تنظیم المدارس (اہلِ سنت)، پاکستان کے جدید نصاب کے عین مطابق

برائے طلباء از 2014ء تا 2016ء

نورانی گائیڈ

حل شدہ پرچہ جات

درجہ خاصہ

1

تنظیم المدارس (اہلِ سُنّت)، پاکستان کے جدید نصاب کے عین مطابق

حل شُدہ پرچہ جات

المعروف

نورانی گائیڈ

برائے طلباء / برائے طالبات

درجہ عامہ سال اوّل	درجہ عامہ سال دوئم	درجہ عالیہ سال اوّل	درجہ عالیہ سال دوئم
درجہ خاصہ سال اوّل	درجہ خاصہ سال دوئم	درجہ عالمیہ سال اوّل	درجہ عالمیہ سال دوئم

شبیر برادرز® زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو

تنظیم المدارس (اہلِ سُنّت)، پاکستان کے جدید نصاب کے عین مطابق

برائے طلباء از 2014 تا 2016ء

حل شُدہ پرچہ جات

مُفتی محمد احمد نورانی دامت برکاتہم عالیہ

درجہ خاصہ ✿ سال اوّل

شبیر برادرز (رجسٹرڈ) زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

نورانی گائیڈ

باہتمام: ملک شبیر حسین

سن اشاعت فروری 2017

قیمت =/160 روپے

شاکر پبلی کیشنز
اردو بازار لاہور
فون: 042-37240084

شبیر برادرز (رجسٹرڈ)
زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

ترتیب

عرضِ ناشر

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّيۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ!

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيۡكَ يَارَسُوۡلَ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصۡحَابِكَ يَا حَبِيۡبَ اللّٰهِ

ہمارے ادارہ کے قیام کے بنیادی مقاصد میں سے ایک یہ بھی تھا کہ قرآن کریم کے تراجم وتفاسیر' کتب احادیث نبوی کے تراجم وشروحات' کتبِ فقہ کے تراجم وشروحات' کتبِ درس نظامی کے تراجم وشروحات اور بالخصوص نصابِ تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان کے تراجم وشروحات کو معیاری طباعت اور مناسب داموں میں خواص وعوام اور طلباء وطالبات کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ مختصر عرصہ کی مخلصانہ سعی سے اس مقصد میں ہم کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں؟ یہ بات ہم قارئین پر چھوڑتے ہیں۔ تاہم بطور فخر نہیں بلکہ تحدیث نعمت کے طور پر ہم اس حقیقت کا اظہار ضرور کریں گے کہ وطن عزیز پاکستان کا کوئی جامعہ' کوئی لائبریری' کوئی مدرسہ اور کوئی ادارہ ایسا نہیں ہے جہاں ہماری مطبوعات موجود نہ ہوں۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

علوم وفنون کی اشاعت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ طلباء وطالبات کی آسانی اور امتحان میں کامیابی کے لیے تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان کے سابقہ پرچہ جات حل کر کے پیش کیے جائیں۔ اس وقت ہم ''نورانی گائیڈ (حل شدہ پرچہ جات)'' کے نام سے تمام درجات کی طالبات کے لیے علمی تحفہ پیش کر رہے ہیں' جو ہمارے قلمی معاون جناب مفتی محمد احمد نورانی صاحب کے قلم کا شاہکار ہے۔ نصابی کتب کا درس لینے کے بعد اس حل شدہ پرچہ جات کا مطالعہ سونے پر سہاگہ کے مترادف ہے اور یقینی کامیابی کا ضامن ہے۔ اس کے مطالعہ سے ایک طرف تنظیم المدارس کے پرچہ جات کا خاکہ سامنے آئے گا اور دوسری طرف ان کے حل کرنے کی عملی مشق حاصل ہوگی۔ اگر آپ ہماری اس کاوش کے حوالے سے اپنی قیمتی آراء دینا پسند کریں' تو ہم ان آراء کا احترام کریں گے۔

آپ کا مخلص: شبیر حسین

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس لأهل السنة باکستان

ثانویہ خاصہ (ایف اے سال اول) سنة 1435ھ 2014ء

﴿پہلا پرچہ: قرآن وحدیث﴾

مقررہ وقت: تین گھنٹے — کل نمبر 100

نوٹ: سوال نمبر 3 اور 6 لازمی ہیں باقی ہر قسم سے کوئی ایک ایک سوال حل کریں۔

القسم الاوّل...... قرآن

سوال نمبر 1: درج ذیل آیات مبارکہ میں سے کسی پانچ کا ترجمہ تحریر کریں؟ (۴۰)

۱- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡٓا اِذَا لَقِيۡتُمۡ فِئَةً فَاثۡبُتُوۡا وَاذۡكُرُوا اللّٰهَ كَثِيۡرًا لَّعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ○

۲- رَضُوۡا بِاَنۡ يَّكُوۡنُوۡا مَعَ الۡخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ فَهُمۡ لَا يَفۡقَهُوۡنَ○

۳- قُلۡ بِفَضۡلِ اللّٰهِ وَبِرَحۡمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلۡيَفۡرَحُوۡا ؕ هُوَ خَيۡرٌ مِّمَّا يَجۡمَعُوۡنَ○

۴- قَالَ قَدۡ اُجِيۡبَتۡ دَّعۡوَتُكُمَا فَاسۡتَقِيۡمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيۡلَ الَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ○

۵- وَلَئِنۡ اَذَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنَّا رَحۡمَةً ثُمَّ نَزَعۡنٰهَا مِنۡهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَئُوۡسٌ كَفُوۡرٌ○

۶- فَاسۡتَقِمۡ كَمَآ اُمِرۡتَ وَمَنۡ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطۡغَوۡا ؕ اِنَّهٗ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ○

سوال نمبر 2: درج ذیل آیات مبارکہ میں سے کسی پانچ کا ترجمہ لکھیں؟ (۴۰)

١ – ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَ اَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ وَ جَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًاo

٢ – وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ؕ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰهُ مَنْشُوْرًاo

٣ – وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًاo

٤ – فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًاo

٥ – وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰىo

٦ – وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰىo

سوال نمبر3: درج ذیل آیت مبارکہ کا ترجمہ تحریر کریں؟ (١٠)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَ يَغْفِرْلَكُمْ ؕ

القسم الثانی ...... حدیث

سوال نمبر4: درج ذیل میں سے پانچ احادیث کا ترجمہ لکھیں؟ ہر ایک حدیث سے کون سا مسئلہ ثابت ہوتا ہے؟ (٤٠)

١ – عن أبی هريرة رضی الله عنه قال ماعاب رسول الله صلی الله عليه وسلم طعاماقط، ان اشتهاه اكله وان كرهه تركه .

٢ – عن أبی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا دعی احدكم فليجب، فان كاصائما فليصل وان كان مفطرا فليطعم .

٣ – عن ابن عباس رضی الله عنهما عن النبی صلی الله عليه وسلم قال البركة تنزل وسط الطعام فكلوا من حافتيه ولا تأكل من وسطه .

٤ – عن أبی هريرة رضی الله عنه قال نهی رسول الله صلی الله عيله

وسلم أن يشرب من فی السقاء أو القربة .

٥ – عن أبی هريرة رضی الله عنه أن رسول الله صلی الله عليه وسلم قال لا ينظر الله يوم القيمة الی من جرازاره بطرا .

٦ – عن أنس رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم مامن مسلم يموت له ثلاثة لم يبلغوا الحنث الا أدخله الله الجنة بفضل رحمته اياه .

سوال نمبر5: درج ذیل میں سے پانچ احادیث مبارکہ کا ترجمہ تحریر کریں اور بتائیں کہ ہر حدیث سے کون سا مسئلہ ثابت ہوتا ہے؟ (٤٠)

١ – عن أبی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم طعام الاثنين كافی الثلاثة، وطعام الثلاثة كافی الأربعة .

٢ – عن أبی موسی الأشعری رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم الاستيذان ثلاث فان أذن لك والافارجع .

٣ – عن جابر أن رسول الله صلی الله عليه وسلم قال اذا وقعت لقمة أحدكم فليأخذها فليمط ماكان بها من أذی ولياكلها .

٤ – عن أنس رضی الله عنه عن النبی صلی الله عليه وسلم أنه نهی أن يشرب قائما قال قتادة فقلنا لأنس فالأكل قال ذالك أشرو أخبث .

٥ – عن أم سلمة رضی الله عنها أن رسول الله صلی الله عليه وسلم قال الذی يشرب فی اٰنية الفضة انما يجرجر فی بطنه نار جهنم .

٦ – عن أبی رافع أسلم مولی رسول الله صلی الله عليه وسلم قال من غسل ميتاً فكتم عليه غفر الله له أربعين مرة .

سوال نمبر6: درج ذیل میں سے کسی پانچ الفاظ کے معانی تحریر کریں؟ (١٠)

تُكَرْكِرُ، الترقة، لاخلاق، العنزقة، نهمته، تائبون، حامدون، عابدون، الطروق، اربعوا

درجہ خاصہ (سال اول) برائے طلباء بابت 2014ء

﴿پہلا پرچہ: قرآن وحدیث﴾

القسم الاوّل...... قرآن

سوال نمبر 1: درج ذیل آیات مبارکہ میں سے کسی پانچ کا ترجمہ تحریر کریں؟

۱- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۝

۲- رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ۝

۳- قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ۝

۴- قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۝

۵- وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ۝

۶- فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ۝

جواب:

۱- اے ایمان والو! جب کافروں کی کسی فوج سے تمہاری مڈھ بھیڑ ہو جایا کرے تو ثابت قدم رہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔

۲- اورانہوں نے پسند کیا کہ ہو جائیں وہ پیچھے رہ جانے والی عورتوں کے ساتھ اور مہر لگا دی گئی ان کے دلوں پر پس وہ سمجھتے نہیں۔

۳- آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیں کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کے ساتھ لوگ خوش ہوں کہ جن کو جمع کرنے کے پیچھے پڑے ہیں یہ ان کے لیے بہتر ہیں۔

۴- تحقیق قبول کی گئی تم دونوں کی دعا پس تم ثابت قدم رہو نہ تم اتباع کرو ان لوگوں کے راستے کی جو جانتے نہیں۔

۵- اور اگر ہم چکھائیں انسان کو رحمت اپنی طرف سے پھر ہم رحمت کو اپنی طرف کھینچ لیں تو نا امید اور ناشکرا ہو جاتا ہے۔

۶- تو آپ ثابت قدم رہیں جیسے کہ آپ کو حکم دیا گیا اور جو توبہ کریں آپ کے ساتھ اور تم حد سے نہ بڑھو۔ بے شک وہ دیکھتا ہے' جو تم عمل کرتے ہو۔

سوال نمبر 2: درج ذیل آیات مبارکہ میں سے کسی پانچ کا ترجمہ لکھیں؟

۱- ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا۝

۲- وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ؕ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا۝

۳- وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا۝

۴- فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا۝

۵- وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى۝

۶- وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى۝

جواب:

۱- پھر تم کو دشمنوں پر غلبہ دے کر دوبارہ تمہارے دن پھیرے اور مال سے اور بیٹوں سے تمہاری مدد کی اور تم کو بڑے جتھے والے بنا دیا۔

۲- اور ہم نے آدمی کی برائی اور بھلائی کو اس کے ساتھ لازم کر دیا اس کے گلے کا ہار بنا

دیا یعنی ہر ایک کی تقدیر ہر ایک کے ساتھ ہے اور قیامت کے دن ہم ان کا نامہ اعمال نکال کر ان کے سامنے پیش کر دینگے جوان کو وہ کھلا ہوا ملے گا۔

۳- اور اس کے لیے کوئی ایسی جماعت نہ ہوئی جو اس کی مدد کرتی اللہ کے سوا اور نہیں تھا وہ انتقام لینے والا۔

۴- لہٰذا ہم نے ارادہ کیا کہ تبدیل کر دے ان کے لیے ان کا رب جو اسے بہتر ہو ستھرا ہو اور زیادہ قریب ہو رشتہ داری میں۔

۵- اور جو شخص اللہ کے حضور آئے ایمان کی حالت میں تحقیق اس نے نیک عمل کیے ہوں۔ پس یہی لوگ ان کے لیے بلند درجے پر ہیں۔

۶- پس جس شخص نے میرے ذکر سے اعراض کیا پس اس کے لیے تنگ زندگی ہے ہم اٹھائیں گے اس کو قیامت کے دن۔

سوال نمبر 3: درج ذیل آیت مبارکہ کا ترجمہ تحریر کریں؟

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْۤ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰۤى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّاۤ اُخِذَ مِنْكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ؕ

جواب:

۱- اے نبی! آپ فرما دیں ان قیدیوں کو جو قبضے میں ہیں کہ اگر اللہ نے تمہارے دلوں میں بھلائی جانی تو وہ تمہیں اس سے بہتر عطا فرمائے گا جو تم سے لیا گیا اور وہ تمہیں بخش دے گا۔

القسم الثانی ...... حدیث

سوال نمبر 4: درج ذیل میں سے پانچ احادیث کا ترجمہ لکھیں۔ ہر ایک حدیث سے کون سا مسئلہ ثابت ہوتا ہے؟

۱- عن أبی هريرة رضی الله عنه قال ماعاب رسول الله صلى الله عليه وسلم طعاماقط ان اشتهاه اكله وان كرهه تركه .

۲- عن أبی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دعى احدكم فليجب فان كاصائما فليصل وان كان مفطر افليطعم .

۳- عن ابن عباس رضى الله عنهما عن النبى صلى الله عليه وسلم قال البركة تنزل وسط الطعام فكلوا من حافتيه ولا تأكل من وسطه .

۴- عن أبی هريرة رضی الله عنه قال نهى رسول الله صلى الله عيله وسلم أن يشرب من فى السقاء أو القربة .

۵- عن أبی هريرة رضی الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا ينظر الله يوم القيمة الى من جرازاره بطرا .

۶- عن أنس رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مامن مسلم يموت له ثلاثة لم يبلغوا الحنث الا أدخله الله الجنة بفضل رحمته اياه .

جواب:

۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے سے عیب نہیں نکالا اگر پسند فرماتے تو تناول فرما لیتے اور اگر ناپسند کرتے تو چھوڑ دیتے۔

مسئلہ: - اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کھانے میں عیب نہیں نکالنا چاہیے۔

۲- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم سے کسی ایک کو دعوت دی جائے تو اسے چاہیے کہ وہ قبول کرے۔ اگر وہ روزے دار ہے تو اس کے لیے دعا کر دے اور اگر روزے دار نہیں تو کھانا کھالے۔

مسئلہ: - دعوت کو قبول کرنا سنت ہے اور وہ بھی ہر حال میں۔

۳- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: برکت کھانے کے درمیان اترتی ہے' لہٰذا تم اس کے

کناروں سے کھاؤ درمیان سے نہ کھاؤ۔

مسئلہ:- اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کھانا ایک طرف سے کھانا چاہیے درمیان سے نہیں۔

۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ وسلم نے مشکیزے سے (منہ لگا کر) پانی پینے سے منع فرمایا۔

مسئلہ:- مشک سے منہ لگا کر پانی نہیں پینا چاہیے ہوسکتا ہے' کیونکہ ممکن ہے اس کے اندر کوئی نقصان دینے والی چیز ہو۔

۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جو اپنے ازار کو تکبر سے کھینچتا ہے۔

مسئلہ:- شلوار یا تہبند ٹخنوں سے اوپر ہونا چاہیے۔

۶- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ وسلم نے فرمایا: نہیں کوئی مسلم کہ اس کے تین (بچے) فوت ہو جائیں اور وہ بالغ نہ ہوئے ہوں مگر اللہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔

مسئلہ:- واضح ہے۔

سوال نمبر 5: درج ذیل میں سے پانچ احادیث مبارکہ کا ترجمہ تحریر کریں اور بتائیں کہ ہر حدیث سے کون سا مسئلہ ثابت ہوتا ہے؟

۱- عن أبی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم طعام الاثنين كافی الثلاثة وطعام الثلاثة كافی الأربعة .

۲- عن أبی موسی الأشعری رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم الاستيذان ثلاث فان أذن لك والافارجع .

۳- عن جابر أن رسول الله صلی الله عليه وسلم قال اذا وقعت لقمة أحدكم فليأخذها فليمط ما كان بها من أذی وليأكلها .

۴- عن أنس رضی الله عنه عن النبی صلی الله عليه وسلم أنه نهی أن يشرب قائما، قال قتادة، فقلنا لأنس فالأكل قال ذالك أشرو أخبث .

۵- عن أم سلمة رضی الله عنها أن رسول الله صلی الله عليه وسلم قال الذی يشرب فی انية الفضة انما يجرجر فی بطنه نار جهنم .

۶- عن أبی رافع أسلم مولی رسول الله صلی الله عليه وسلم قال من غسل ميتاً فكتم عليه غفر الله له أربعين مرة .

جواب:

۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو کا کھانا تین کے لیے کافی ہے، تین کا کھانا چار کے لیے کافی ہے۔

مسئلہ:- اتفاق میں برکت ہے لہٰذا مل کر کھانا کھانا چاہیے۔

۲- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اجازت تین بار لینا ہے۔ اگر اجازت مل جائے تو ٹھیک ہے ورنہ واپس پلٹ جاؤ۔

مسئلہ:- جب کسی کے گھر جائیں تو تین بار دستک دیں پھر اگر کوئی اجازت مل جائے تو ٹھیک ہے ورنہ واپس آ جانا چاہیے۔

۳- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو چاہیے کہ وہ اسے اٹھا لے اور اس سے تکلیف دینے والی چیز کو دور کر کے کھا لے۔

مسئلہ:- لقمہ گرنے سے حرام نہیں ہو جاتا بلکہ اسے اٹھا کر صاف کر کے کھا لینا چاہیے۔

۴- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑا ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کھانے کا کیا حکم ہے؟ تو فرمایا: کھڑا ہو کر کھانا تو پینے سے بھی زیادہ برا

عمل ہے۔

مسئلہ:- کھڑے ہو کر کھانا پینا منع ہے۔

۵-حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بندہ چاندی کے برتن میں پیتا ہے بے شک وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ بھرتا ہے۔

مسئلہ:- چاندی اور سونے کے برتن کو کھانے پینے کے لیے استعمال کرنا منع ہے۔

۶-حضرت ابو رافع اسلم جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں، سے روایت ہے: جس بندے نے میت کو غسل دیا پھر اس نے اس کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس مرتبہ بخشش فرمائے گا۔

مسئلہ:- میت کو غسل دیتے وقت اس کے عیبوں کو ظاہر نہ کرنا چاہیے۔

سوال نمبر 6: درج ذیل میں سے کسی پانچ الفاظ کے معانی تحریر کریں؟

تُکَرْکِرُ، الترۃ، لاخلاق، العنزۃ، نہمتہ، تائبون، حامدون، عابدون، الطروق، اِرْبَعُوْا

جواب:

الفاظ	معانی
۱- تُکَرْکِرُ	وہ دانے پیستی ہے
۲- الترہ	نقص
۳- لاخلاق	نہیں کوئی حصہ
۴- تائبون	توبہ کرنے والے
۵- حامدون	حمد بیان کرنے والے
۶- عابدون	عبادت کرنے والے
۷- طروق	رات کے وقت آنا

الاختبار السنوی النہائی تحت اشراف تنظیم المدارس لأھل السنۃ باکستان

ثانویہ خاصہ (ایف اے سال اول) سنۃ 1435ھ 2014ء

﴿دوسرا پرچہ: فقہ واصول فقہ﴾

مقررہ وقت: تین گھنٹے — کل نمبر 100

نوٹ: پہلا اور آخری سوال لازمی ہے باقی القسم الاول سے دو اور القسم الثانی میں سے ایک سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1: (الف) صحیح اور غلط کی نشاندہی کیجئے (کسی پانچ کی) ہر جز کے 2 نمبر ہیں؟ (۱۰)

۱-مسح رأس میں فرض پیشانی کی مقدار تک مسح کرنا ہے۔

۲-جنون ناقض وضو ہے۔

۳-ایسا پانی جس میں پاک چیز مل جائے اور اس کے اوصاف میں سے کسی ایک کو تبدیل کر دے تو اس سے وضو جائز نہیں۔

۴-مینڈک اگر پانی میں مر جائے تو پانی کو ناپاک کر دیتا ہے۔

۵-عمامہ شریف پر مسح کر لینا وضو میں جائز نہیں۔

۶-مرد کے ستر عورت میں ناف خارج اور گھٹنے شامل ہیں۔

(ب) مختصر جوابات دیجئے؟ (۱۰)

۱-تکبیر تحریمہ میں اللہ اعظم کہنے سے نماز ہو جائے گی؟ اختلاف آئمہ بیان کیجئے۔

۲-اگر کسی نے دوران سجدہ ناک یا پیشانی میں سے کسی ایک پر اقتصار کیا تو کیا سجدہ ہو جائے گا؟

۳-نماز میں قرأت کا ادنیٰ درجہ امام اعظم اور صاحبین کے نزدیک کیا ہے؟

۴-اردو میں ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں: وان نام فاحتلم أوجن أو أغمى عليه أو قهقه استانف الوضوء والصلٰوة ۔

سوال نمبر2: لاتجوز الصلٰوة عند طلوع الشمس ولا عند غروبها الا عصر يومه ولا عند قيامها فى الظهيرة ولا يصلى على جنازة ولا يسجد للتلاوة ويكره أن يتنفل بعد صلٰوة الفجر حتى تطلع الشمس وبعد صلٰوة العصر حتى تغرب الشمس ۔

(۱) عبارت مذکورہ کا ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے؟ (۱۰)

(۲) جن اوقات میں نماز ونوافل جائز نہیں ان کی وضاحت قدوری شریف کی روشنی میں لکھیں؟ (۵)

سوال نمبر3: الزكوة واجبة عروض التجارة كائنة ماكانت اذا بلغت قيمتها نصابا من الورق أو الذهب يقومها بما هو انفع للفقراء والمساكين منهما ۔

(۱) ترجمہ کرتے ہوئے خط کشیدہ کی وضاحت فرمائیں؟ (۱۵)

سوال نمبر4: ومن صلى الظهر فى منزله يوم الجمعة قبل صلٰوة الامام ولا عذر له كره له ذلك وجازت صلٰوته فان بداله أن يحضر الجمعة فتوجه اليها بطلت صلٰوة الظهر عند أبى حنيفة رحمه الله تعالىٰ بالسعى اليها وقال أبو يوسف و محمد رحمهما الله لا تبطل حتى يدخل مع الامام ۔

(i) مذکورہ عبارت کا ترجمہ تحریر کریں؟ (۵)

(ii) مسئلہ مذکورہ میں اختلاف آئمہ بیان کریں؟ مفتی بہ قول کی نشاندہی کریں؟ (۱۰)

القسم الثانی...... اصول فقه

سوال نمبر5: ظاہر نص، مفسر اور محکم کی تعریفات مع امثلہ قلمبند کیجئے؟ (۲۰)

سوال نمبر6: خبر متواتر، مشہور اور واحد کی تعریفات مع امثلہ بیان کیجئے؟ (۲۰)

سوال نمبر7: اداء وقضاء کی تعریف، حکم مع امثلہ بیان کریں؟ (۲۰)

(الف) ثم الاجماع على اربعة اقسام: اجماع کی اقسام اربعہ بیان کیجئے؟ (۱۰)

(ب) شروط صحة القياس خمسة: شروط صحت قیاس مع امثلہ تحریر کریں؟ (۱۰)

(ج) عموم مجاز کسے کہتے ہیں وضاحت کریں اور حقیقت مہجورہ کی تعریف اور مثال لکھیں؟ (۱۰)

☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اول) برائے طلباء بابت 2014ء

﴿دوسرا پرچہ: فقہ و اصول فقہ﴾

نوٹ: 2014ء سے چونکہ فقہ کا نصاب تبدیل ہو چکا ہے، لہٰذا فقہی مسائل کو نظر انداز کرتے ہوئے صرف اصول فقہ سے متعلق سوالات کے جوابات پیش کیے جاتے ہیں۔

اصول فقہ

سوال نمبر 1: ظاہر، نص، مفسر اور محکم کی تعریفات مع امثلہ قلمبند کیجیے؟

جواب: ظاہر اور نص کی تعریفیں:

ظاہر وہ کلام ہے جس کی مراد ظاہر ہو اور سامع کو اس کے سمجھنے کے لیے کسی تامل کی ضرورت نہ ہو اور نص وہ کلام ہے جس کے لیے کلام کو چلایا گیا ہو۔ اس کی مثال ہے جیسے: **فانکحوا ماطاب لکم من النساء مثنٰی و ثلٰث وربٰع** ۔ اس کی مثال میں نص یعنی جس کے لیے کلام چلایا گیا ہے، وہ عدد کا بیان ہے یعنی کلام عدد بیان کرنے کے لیے چلایا گیا ہے اور ظاہر اس بات میں کہ آدمی تین یا چار عورتوں سے نکاح کر سکتا ہے۔

مفسر کی تعریف:

وہ کلام ہے جس کی مراد متکلم کی طرف سے بیان کرنے کی وجہ سے ظاہر ہو، اس حیثیت سے کہ اس کے ساتھ تاویل و تخصیص کا احتمال باقی نہ رہے جیسے: ارشاد ربانی ہے: **فسجد الملٰئکۃ کلھم اجمعون** ۔ اس میں اسم ظاہر ملٰئکۃ ہے مگر اس میں تخصیص کا احتمال باقی ہے کہ سب فرشتوں نے سجدہ کیا یا بعض نے تو جب کہا: **کلھم** تو تخصیص کا احتمال جاتا رہا مگر ابھی بھی تفرقے کا احتمال باقی ہے لیکن جب **اجمعون** کہا تو یہ احتمال بھی ختم ہو گیا۔

محکم کی تعریف:

محکم وہ کلام ہے جس میں مفسر سے زیادہ قوت ہو وہ اس طرح کہ اس کا خلاف بالکل جائز نہیں ہوتا جیسے: "اِنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ"۔

سوال نمبر 2: خبر متواتر، مشہور اور واحد کی تعریفات مع امثلہ بیان کیجیے؟

جواب: خبر متواتر:

وہ حدیث ہے، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بلاشبہ ثابت ہو یعنی جس حدیث کو ہر زمانے میں اتنے لوگ روایت کریں کہ ان کا جھوٹ پر متفق ہونا محال ہو جیسے زکوٰۃ کی مقدار، قرآن پاک کا منتقل ہونا اور رکعات کی تعداد وغیرہ۔

خبر مشہور:

وہ حدیث ہے، جو صحابہ کے زمانہ میں خبر واحد کی طرح ہو لیکن دوسرے اور تیسرے زمانے میں مشہور ہو جائے اور امت اسے قبول کر لے حتیٰ کہ متواتر کی طرح ہو کر ہم تک پہنچے جیسے: **مسح علی الخفین** اور زنا کی صورت میں سنگسار کرنا۔

خبر واحد:

وہ حدیث ہے جسے ایک راوی سے ایک یا ایک جماعت سے ایک جماعت نقل کرے۔ اس میں تعداد کا کوئی اعتبار نہیں جب تک کہ مشہور کی حد کو نہ پہنچے۔

سوال نمبر 3: اداء و قضاء کی تعریف، حکم مع امثلہ بیان کریں؟

جواب: اداء:

عین واجب کو اس کے مستحق کے حوالے کرنا، مثلاً نماز کو اپنے وقت پر ادا کرنا۔

قضاء:

واجب کو اس کے مستحق کے حوالے کرنا، مثلاً کسی آدمی نے گندم کا ایک قفیز غصب کیا پھر وہ ہلاک ہو گیا تو ایک قفیز گندم کا خاص ہوگا اور جب کسی نے بکری غصب کی تو ہلاک

ہونے کی صورت میں قیمت کا ضامن ہوگا۔

اداء کا حکم:

اس کا حکم یہ ہے کہ جب اس انداز میں ادائیگی ہو جائے تو ذمہ داری پوری ہو جاتی ہے۔ ادائے قاصر کا حکم یہ ہے کہ جب مثل کے ساتھ جبر نقصان ہو سکتا ہو تو نقصان پورا کیا جائے گا ورنہ نقصان کا حکم ساقط ہو جائے گا۔ البتہ گناہ باقی رہے گا۔

قضاء کا حکم:

اگر اس نے کسی چیز کو مستحق کے حوالے کرنے اور اس کو سونپنے میں کوتاہی کی تو گناہ گار ہوگا اور اس کی سزا آخرت کی طرف منتقل ہو جائے گی۔

سوال نمبر 4: **ثم الاجماع علی اربعة اقسام:** اجماع کی اقسام اربعہ بیان کیجئے؟

جواب: اجماع کی چار قسمیں ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱- نص یعنی قرآن وسنت کے مقابل نہ ہو۔

۲- اس سے نص کا کوئی حکم تبدیل نہ ہو۔

۳- اصل سے فرع کی طرف جانے والا حکم عقل کے خلاف نہ ہو۔

۴- تعلیل کسی شرعی حکم کے لیے ہو لغوی بات کے لیے نہ ہو۔

۵- فرع کے لیے کوئی نص وارد نہ ہوئی ہو۔

☆☆☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس لأهل السنة باكستان

ثانویہ خاصہ (ایف اے سال اول) سنة 1435ھ 2014ء

﴿تیسرا پرچہ: نحو﴾

مقررہ وقت: تین گھنٹے — کل نمبر 100

نوٹ: اپنی مرضی کے چار سوالات حل کریں۔

سوال نمبر 1: **الکلمة لفظ وضع لمعنی مفرد ۔**

(الف) ترجمہ کریں اور کلمہ کا لغوی واصطلاحی معنی نیز الف لام کی اقسام مع امثلہ تحریر کریں؟ (۱۰)

(ب) لفظ کا لغوی اور اصطلاحی معنی تحریر کریں؟ (۱۰)

(ج) مفرد کے اعرابی احتمالات تحریر کریں؟ (۵)

سوال نمبر 2: **الکلام ما تضمن کلمتین بالاسناد ۔**

(الف) ترجمہ کریں؟ اس میں کتنے احتمال ہیں اور کون سا صحیح اور کون سا باطل ہے؟ (۱۰)

(ب) کافیہ کی روشنی میں اسم کے خواص تحریر کریں نیز خاصہ کی تعریف واقسام تحریر کریں؟ (۱۰)

(ج) معرب ومبنی کی تعریفات اور حکم تحریر کریں؟ (۵)

سوال نمبر 3: **والأصل أن یلی الفعل ۔ فَلِذٰلِكَ جَازَ ضَرَبَ غُلَامَهُ زَيْدٌ وَامْتَنَعَ ضَرَبَ غُلَامُهُ زَيْدًا ۔**

(الف) ترجمہ کریں؟ نیز یہ بحث کس سے متعلق ہے اور علامہ ابن حاجب رحمہ اللہ

تعالیٰ نے ایک مثال کو جائز اور ایک کو ممتنع فرمایا وجہ تحریر کریں؟ (۱۰)

(ب) نکرہ کو مبتدا بنانے کے لیے نکرہ میں تخصیص کی صورتیں مع امثلہ لکھیں؟ (۱۰)

(ج) کتنے مقامات پر خبر کو مبتدا پر مقدم کرنا واجب ہے مثالیں دیکر تحریر کریں؟ (۵)

سوال نمبر 4: (الف) منادٰی کی تعریف اور اعراب لکھیں؟ (۱۰)

(ب) ترخیم منادٰی کی تعریف اور شرائط لکھیں؟ (۱۰)

(ج) مفعول لہ کی تعریف مع مثال لکھیں نیز جمہور اور زجاج کا اختلاف واضح کریں؟ (۵)

سوال نمبر 5: (الف) مستثنیٰ متصل اور منقطع کی تعریفات اور مستثنیٰ مجرور کب ہوتا ہے مثالیں دے کر لکھیں؟ (۱۰)

(ب) اضافت کی اقسام مع تعریفات اور ہر قسم کا فائدہ تحریر کریں؟ (۱۰)

(ج) بدل کی تعریف اور اقسام مع تعریفات و امثلہ لکھیں؟ (۵)

سوال نمبر 6: (الف) ضمیر کی تعریف، اقسام اور کسی ایک قسم کی ضمیریں تحریر کیجئے؟ نیز ضمیر مرفوع متصل کہاں کہاں مستتر ہوتی ہے؟ (۱۰)

(ب) اسماء اشارہ کی تعریف اور اسماء اشارہ تحریر کریں اور حروف خطاب کے ملنے سے اسماء اشارہ کی تعداد کتنی ہو جاتی ہے؟ (۱۰)

(ج) اسماء اصوات کی تعریف اور اسماء اصوات تحریر کریں؟ (۵)

سوال نمبر 7: (الف) معرفہ کی تعریف اور اقسام بیان کریں؟ نیز کن اقسام کو مبہمات کہتے ہیں اور کیوں؟ (۱۰)

(ب) کافیہ کی روشنی میں عل کی تذکیر و تانیث اور جمع قلت کی تعریف اور اوزان تحریر کریں؟ (۱۰)

(ج) فعل متعدی کی تعریف اور اقسام تحریر کریں؟ (۵)

☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اول) برائے طلباء بابت 2014ء

﴿تیسرا پرچہ: نحو﴾

سوال نمبر 1: الکلمة لفظ وضع لمعنی مفرد.

(الف) ترجمہ کریں اور کلمہ کا لغوی و اصطلاحی معنیٰ نیز الف لام کی اقسام مع امثلہ تحریر کریں؟

(ب) لفظ کا لغوی اور اصطلاحی معنیٰ تحریر کریں؟

(ج) مفرد کے اعرابی احتمالات تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ:

کلمہ وہ لفظ ہے، جو معنیٰ مفرد کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

کلمہ کا لغوی معنیٰ: وہ لفظ ہے جو مفید جملہ ہو۔

اصطلاحی معنیٰ: وہ لفظ ہے، جو معنیٰ مفرد کے لیے موضوع ہو۔

الف لام کی اقسام: الف لام کی ابتداءً دو قسمیں ہیں: 1- الف لام اسمی یعنی جو اسم فاعل یا اسم مفعول پر داخل ہو جیسے: الضارب۔ 2- الف لام حرفی یعنی جو اسم فاعل و مفعول کے غیر پر داخل ہو۔ پھر حرفی کی دو قسمیں ہیں: 1- زائدہ یعنی جس کو حذف کرنے سے مقصودی معنیٰ میں کوئی خرابی لازم نہ آئے۔ 2- غیر زائدہ یعنی جس کو حذف کرنے سے معنیٰ میں خرابی لازم آئے۔

غیر زائدہ کی پھر چار قسمیں: 1- الف لام جنسی یعنی وہ الف لام جس سے جنسِ ماہیت کی طرف اشارہ ہو جیسے: الرجل خیر من المرأة۔ 2- الف لام عہد خارجی یعنی جس کا

اشارہ خارج میں معین فرد کی طرف ہو جیسے: فعصی فرعون الرسول ۔3-الف لام عہد استغراقی جس کے مدخول سے تمام افراد مراد ہوں جیسے: ان الانسان لفی خسر ۔ 4-الف لام عہد ذہنی یعنی جس کا اشارہ ذہن میں غیر معین فرد کی طرف ہو جیسے: فأخاف ان یأکله الذئب۔

(ب) لفظ کا لغوی واصطلاحی معنیٰ:

لفظ کا لغوی معنیٰ ہے پھینکنا جبکہ اصطلاح میں لفظ اس چیز کا نام ہے جس کو انسان تلفظ کرے۔

(ج) مفرد کے اعرابی احتمالات:

لفظ مفرد پر تین طرح کا اعراب پڑھ سکتے ہیں:

۱-رفع: تب یہ لفظ کی صفت واقع ہوگا۔

۲-نصب: تب یہ وضع کی ضمیر یا معنی سے حال واقع ہوگا۔

۳-جر: تب یہ معنی کی صفت واقع ہوگا۔

سوال نمبر2: الکلام ما تضمن کلمتین بالاسناد ۔

(الف) ترجمہ کریں؟ ما میں کتنے احتمال ہیں اور کون سا صحیح اور کون سا باطل ہے؟

(ب) کافیہ کی روشنی میں اسم کے خواص تحریر کریں نیز خاصہ کی تعریف واقسام تحریر کریں؟

(ج) معرب ومبنی کی تعریفات اور حکم تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ:

کلام وہ لفظ ہے، جو دو کلموں کو متضمن ہو اسناد کے ساتھ۔

ما میں احتمال: ما میں دو احتمال ہیں: (i) اس کو موصوفہ بھی بنا سکتے ہیں تب ما بعدُ والا جملہ صفت ہوگا (ii) موصولہ بھی بنا سکتے ہیں تب ما بعد والا جملہ صلہ ہوگا۔

(ب) اسم کے خواص:

لام کا داخل ہونا، جر کا داخل ہونا، تنوین کا آخر میں آنا، مضاف ہونا، مسند الیہ ہونا۔ کافیہ میں یہی پانچ خواص مذکور ہیں۔

خاصہ کی تعریف: شیء کا خاصہ وہ ہوتا ہے، جو اسی شیء کے ساتھ خاص ہو غیر میں نہ پایا جائے۔

خاصہ کی اقسام: خاصہ کی دو قسمیں ہیں:

۱-خاصہ شاملہ: جو مختص بہ کے تمام افراد کو شامل ہو جیسے: کاتب القوۃ انسان کے لیے۔

۲-خاصہ غیر شاملہ: جو مختص بہ کے تمام افراد کو شامل نہ ہو جیسے: کاتب بالفعل انسان کے لیے۔

(ج) معرب کی تعریف:

وہ اسم ہے، جو غیر کے ساتھ مرکب ہو اور مبنی الاصل کے مشابہ نہ ہو جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ میں زَیْدٌ۔

حکم: اس کا آخر عوامل کے مختلف ہونے سے مختلف ہو جاتا ہے۔

مبنی کی تعریف: وہ اسم ہے، جو غیر کے ساتھ مرکب نہ ہو جیسے: اکیلا زَیْدٌ یا مبنی الاصل کے مشابہ ہو جیسے: ھٰؤُلَاءِ۔

حکم: اس کا آخر عوامل کے مختلف ہونے کے ساتھ نہیں بدلتا بلکہ ایک ہی حالت پر رہتا ہے۔

سوال نمبر3: والأصل أن یلی الفعل ۔ فَلِذٰلِکَ جَازَ ضَرَبَ غُلَامُهٗ زَیْدٌ وَامْتَنَعَ ضَرَبَ غُلَامُهٗ زَیْدًا ۔

(الف) ترجمہ کریں؟ نیز یہ بحث کس سے متعلق ہے اور علامہ ابن حاجب رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک مثال کو جائز اور ایک کو ممتنع فرمایا وجہ تحریر کریں؟

(ب) نکرہ کو مبتدا بنانے کے لیے نکرہ میں تخصیص کی صورتیں مع امثلہ لکھیں؟

(ج) کتنے مقامات پر خبر کو مبتدا پر مقدم کرنا واجب ہے مثالیں دیکر تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ

فاعل میں اصل یہ ہے کہ وہ فعل کے ساتھ ملا ہوا اسی وجہ سے ضَرَبَ غُلَامُ زَيْدٍ جائز ہے اور ضَرَبَ غُلَامُهُ زَيْدًا منع ہے۔

علامہ موصوف نے یہ بحث فاعل سے متعلق ذکر کی ہے۔

جوازی ترکیب کی وجہ: ضَرَبَ غُلَامُ زَيْدٍ والی ترکیب جائز ہے' کیونکہ اس ترکیب میں ہاضمیر زید کی طرف راجع ہے اور زید چونکہ فاعل ہے۔ لہٰذا رتبے کے لحاظ سے وہ پہلے ہوا اگرچہ لفظوں میں بعد میں ہے۔ اس جگہ صرف لفظاً اضمار قبل الذکر لازم آیا رتبۃً نہیں اور یہ جائز ہے۔

ممنوعی ترکیب کی وجہ: دوسری ترکیب اس لیے منع ہے کہ اس میں غلامہ کی ضمیر زید کی طرف راجع ہے اور زید مفعول ہے۔ مفعول کا رتبہ فاعل کے بعد ہوتا ہے۔ لہٰذا زید رتبے کے لحاظ سے بھی بعد میں ہے اور لفظوں کے اعتبار سے بھی۔ پھر لفظاً اور رتبۃً دونوں طرح اضمار قبل الذکر لازم آگیا جو کہ منع ہے۔

(ب) نکرہ مخصصہ کی صورتیں:

مبتدا میں اصل یہ ہے کہ وہ معرفہ ہو لیکن نکرہ میں جب تخصیص آجائے تو وہ بھی مبتدا واقع ہو سکتا ہے۔ علامہ ابن حاجب نے تخصیص نکرہ کی چھ وجوہ بیان فرمائی ہیں، جو درج ذیل ہیں:

نمبر۱۔ جب نکرہ کی صفت آجائے تو نکرہ خاص ہو جاتا ہے جیسے: وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ۔ اس مثال میں عبد نکرہ ہے اور مبتدا ہے کیونکہ مومن صفت آنے سے خاص ہو گیا۔

نمبر۲۔ متکلم کے علم کے اعتبار سے بھی نکرہ میں تخصیص آجاتی ہے جیسے: أَرَجُلٌ فِي الدَّارِ أَمِ امْرَأَةٌ۔ اس مثال میں رجل نکرہ اور مبتداء واقع ہو رہا ہے' کیونکہ متکلم کو اتنا تو پتہ

ہے کہ گھر میں دونوں میں سے ایک ضرور ہے مگر تعیین کا نہیں پتہ۔ اب وہ سوال کر کے دونوں میں سے ایک کی تعیین طلب کر رہا ہے۔

نمبر۳۔ عموم کے اعتبار سے بھی نکرہ میں تخصیص آجاتی ہے جیسے: مَا أَحَدٌ خَيْرٌ مِّنْكَ۔ اس مثال میں احد نکرہ ہے اور مبتدا واقع ہو رہا ہے' کیونکہ اس میں عموم آگیا۔ جب یہ عام ہو گیا تو تخصیص پیدا ہو گئی' کیونکہ قاعدہ ہے نکرہ جب نفی کے تحت واقع ہو تو عموم کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ جب تمام سے نفی ہو گئی تو تخصیص حاصل ہو گئی۔

نمبر۴۔ صفت مقدر کی وجہ سے بھی نکرہ خاص ہو جاتا ہے جیسے: شَرٌّ أَهَرَّ ذَا نَابٍ۔ اس مثال میں شر نکرہ ہے اور مبتداء واقع ہو رہا' کیونکہ یہ موصوف ہے جبکہ اس کی صفت مقدر ہے۔ اصل عبارت یوں تھی: شَرٌّ عَظِيمٌ شرِ عظیم نے کتے کو بھگایا ہے حقیر نے نہیں۔ لہٰذا اس میں صفت مقدر کی وجہ سے تخصیص پیدا ہو گئی۔

نمبر۵۔ خبر کو مقدم کرنے سے بھی نکرہ خاص ہو جاتا ہے جیسے: فِي الدَّارِ رَجُلٌ۔ اس مثال میں رجل نکرہ ہے اور مبتدا ہے جس میں تقدیم خبر کی وجہ سے تخصیص پیدا ہو گئی ہے۔

نمبر۶۔ متکلم کی طرف نسبت کرنے کی وجہ سے بھی نکرہ میں تخصیص پیدا ہو جاتی ہے جیسے: سَلَامٌ عَلَيْكَ۔ اصل میں سَلَّمْتُ سَلَامًا عَلَيْكَ تھا۔ فعل اور فاعل کو حذف کیا تو سَلَامًا عَلَيْكَ ہو گیا۔ پھر نصب سے رفع کی طرف عدول کیا تو سَلَامٌ عَلَيْكَ بن گیا۔ مطلب یہ ہوا کہ میرا اسلام ہو تم، کسی اور کا نہیں۔ جب متکلم نے سلام کی نسبت اپنی طرف کی تو تخصیص پیدا ہو گئی۔

(ج) تقدیم خبر کے مقامات:

چار جگہیں ایسی ہیں جہاں خبر کو مبتدا پر مقدم کرنا واجب ہے:

نمبر۱۔ جب خبر مفرد ایسی شئی پر مشتمل ہو جو صدر کلام کو چاہے جیسے: أَيْنَ زَيْدٌ۔

نمبر۲۔ جب خبر کی تقدیر مبتدا کو صحیح بنانے والی ہو جیسے: فِي الدَّارِ رَجُلٌ۔

نمبر۳۔ جب خبر کے متعلق کی مبتداء میں ضمیر ہو تو بھی خبر کو مقدم کرنا واجب ہے ورنہ

اضمار قبل الذکر لفظاً و رتبۃً دونوں طرح لازم آئے گا جیسے: عَلَی التَّمْرَۃِ مِثْلُھَا زَیْدًا۔

نمبر۴- جب مبتدا کی خبر اَنَّ سے خبر واقع ہو یعنی اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر مبتدا ہو، تو اس صورت میں بھی خبر کو مقدم کرنا واجب ہے ورنہ اَنَّ کا اُنَّ کے ساتھ التباس لازم آئے گا۔

سوال نمبر 4: (الف) منادی کی تعریف اور اعراب لکھیں؟

(ب) ترخیم منادی کی تعریف اور شرائط لکھیں؟

(ج) مفعول لہ کی تعریف مع مثال لکھیں نیز جمہور اور زجاج کا اختلاف واضح کریں؟

جواب: (الف) منادی کی تعریف:

وہ اسم ہے جس کی توجہ مطلوب ہو اَدْعُوْ کے قائم مقام کسی حرف کے ساتھ۔

اعراب منادی: منادی جب مفرد معرفہ ہو تو علامت رفع پر مبنی ہوگا جیسے: یَا زَیْدُ۔

☆ ماڈی پر جب لام استغاثہ کا ہو تو پھر مجرور ہوگا جیسے: یَا لَزَیْدٍ۔

☆ منادی پر جب الف استغاثہ کا داخل ہو تو مفتوح ہوگا جیسے: یَا زَیْدَاہُ۔

☆ جب منادی مضاف یا مشابہ مضاف ہو یا نکرہ غیر معین ہو تو تب بھی منصوب ہوگا جیسے: یَا عَبْدَ اللّٰہِ، یَا طَالِعًا جَبَلًا، یَا رَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ۔

(ب) ترخیم منادی کی تعریف:

منادی کے آخر سے کسی حرف کو حذف کرنا ترخیم منادی کہلاتا ہے جیسے: یَا حَارُ۔

شرائط ترخیم: نمبر۱- منادی مضاف نہ ہو۔ ۲- منادی مستغاث نہ ہو

نمبر۳- منادی جملہ نہ ہو۔ ۴- منادی علم ہو اور تین حروف سے زائد ہو یا پھر آخر میں تائے تانیث ہو۔ یہ شرائط پائی جائیں گی پھر ترخیم جائز ہے ورنہ نہیں۔

(ج) مفعول لہ کی تعریف:

وہ اسم ہے جس کی وجہ سے فعل مذکورہ واقع ہو جیسے: ضَرَبْتُ تَادِیْبًا۔

اختلاف: جمہور کے نزدیک مفعول لہ ایک مستقل اسم منصوب ہے جبکہ امام زجاج کے

نزدیک مفعول لہ حقیقت میں مصدر یعنی مفعول مطلق ہے۔ گویا امام زجاج کے نزدیک اسمائے منصوبات کی تعداد گیارہ ہے جبکہ جمہور کے نزدیک بارہ۔

سوال نمبر 5: (الف) مستثنیٰ متصل اور منقطع کی تعریفات اور مستثنیٰ مجرور کب ہوتا ہے مثالیں دیکر لکھیں؟

(ب) اضافت کی اقسام مع تعریفات اور ہر قسم کا فائدہ تحریر کریں؟

(ج) بدل کی تعریف اور اقسام مع تعریفات و امثلہ لکھیں؟

جواب: (الف) مستثنیٰ متصل کی تعریف:

جو اِلَّا اور اس کے بھائیوں کے ذریعے متعدد سے نکالا گیا ہو جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا۔

مستثنیٰ منقطع کی تعریف:

جو الا اور اس کے بھائیوں کے بعد مذکور ہو اور اسے متعدد سے نہ نکالا گیا ہو جیسے: جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا۔

مستثنیٰ مجرور:

لفظ غیر، سویٰ اور سواء کے بعد مستثنیٰ مجرور ہوتا ہے اور اکثر نحویوں کے نزدیک حاشا کے بعد بھی مجرور ہوتا ہے۔ جیسے: جَاءَنِی الْقَوْمُ غَیْرُ زَیْدٍ، سِوٰی زَیْدٍ، سَوَاءَ زَیْدٍ، حَاشَا زَیْدٍ۔

(ب) اضافت کی اقسام:

اضافت کی مشہور دو اقسام ہیں:

۱- اضافت معنویہ۔ ۲- اضافت لفظیہ

اضافت معنویہ: مضاف ایسا صیغہ صفت نہ ہو جو اپنے معمول کی طرف مضاف ہو جیسے: غُلَامُ زَیْدٍ۔

فائدہ: اضافت تعریف کا فائدہ دیتی ہے جب کہ مضاف الیہ معرفہ ہو جیسے: غُلَامُ زَیْدٍ

یا پھر تخصیص کا فائدہ دیتی ہے جب مضاف الیہ نکرہ ہو جیسے: غُلَامُ رَجُلٍ۔

اضافت لفظیہ: مضاف ایسا صیغہ صفت ہو جو اپنے معمول کی طرف مضاف ہو جیسے:
ضَارِبُ زَیْدٍ۔

فائدہ: اضافت لفظیہ صرف لفظ میں تخفیف کا فائدہ دیتی ہے۔

(ج) بدل کی تعریف

وہ تابع ہے جو نسبت میں مقصود ہو متبوع مقصود نہ ہو۔

اقسام: بدل کی چار اقسام ہیں:

نمبر۱- بدل الکل: وہ بدل ہے جس کا مدلول مبدل منہ کے مدلول کا کل ہو جیسے:
جَاءَنِیْ اَخُوْکَ زَیْدٌ۔

نمبر۲- بدل البعض: وہ بدل ہے جس کا مدلول مبدل منہ کے مدلول کا بعض ہو جیسے:
ضُرِبَ زَیْدٌ رَأْسُہٗ۔

نمبر۳- بدل الاشتمال: وہ بدل ہے، جو مبدل منہ کا نہ کل ہو نہ جزء بلکہ بدل اور مبدل منہ کے درمیان ایک تعلق ہو جیسے: سُلِبَ زَیْدٌ ثَوْبُہٗ۔

نمبر۴- بدل الغلط: وہ بدل ہے، جو غلطی کے بعد ذکر کیا جائے جیسے: ضَرَبْتُ بِزَیْدٍ حِمَارٍ۔

سوال نمبر 6: (الف) ضمیر کی تعریف، اقسام اور کسی ایک قسم کی ضمیریں تحریر کیجئے نیز ضمیر مرفوع متصل کہاں کہاں مستتر ہوتی ہے؟

(ب) اسماء اشارہ کی تعریف اور اسماء اشارہ تحریر کریں اور حروف خطاب کے ملنے سے اسماء اشارہ کی تعداد کتنی ہو جاتی ہے؟

(ج) اسماء اصوات کی تعریف اور اسماء اصوات تحریر کریں؟

جواب: (الف) ضمیر کی تعریف:

وہ اسم ہے، جو متکلم یا مخاطب یا ایسے غائب کے لیے وضع کیا گیا ہو جس کا پہلے ذکر ہو

چکا ہو۔

اقسام ضمیر: ضمیر یا متصل ہو گی یا منفصل۔

اتصال وانفصال کے اعتبار سے ضمیر کی تین اقسام ہیں: مرفوع، منصوب اور مجرور۔

مرفوع کی پھر دو قسمیں: متصل اور منفصل، اسی طرح منصوب کی بھی دو قسمیں ہیں: متصل اور منفصل اور مجرور کی صرف ایک ہی قسم ہے یعنی متصل۔ گویا کل پانچ قسمیں ہو گئیں: مرفوع متصل، مرفوع منفصل، منصوب متصل، منصوب منفصل، مجرور متصل۔

مرفوع منفصل: ھُوَ، ھُمَا، ھُمْ، ھِیَ، ھُمَا، ھُنَّ، اَنْتَ، اَنْتُمَا، اَنْتُمْ، اَنْتِ، اَنْتُمَا، اَنْتُنَّ، اَنَا، نَحْنُ ۔

محل استتار: تمام اقسام میں صرف ضمیر مرفوع متصل ہی پوشیدہ ہوتی ہے باقی کوئی نہیں۔ ضمیر مرفوع متصل فعل ماضی کے واحد مذکر غائب اور واحد مؤنث غائب میں جبکہ مضارع متکلم میں تو مطلقاً پوشیدہ ہوتی ہے۔ واحد مذکر حاضر میں، واحد مذکر غائب میں اور واحد مؤنث غائب میں اسی طرح صفت میں مطلقاً پوشیدہ ہو گی۔

(ب) اسمائے اشارہ کی تعریف:

وہ اسم ہے، جو مشار الیہ کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

اسمائے اشارہ: ذَا، ذَانِ، ذَیْنِ، تَا، ذِیْ، تِیْ، تِہٖ، ذِہٖ، تِھِیْ، ذِھِیْ، تَانِ، تَیْنِ، اُوْلَآءِ، اُوْلٰی

ان اسماء اشارہ کے ساتھ حروف خطاب بھی متصل ہوتے ہیں اور خطاب کے چھ حروف ہیں: کَ، کُمَا، کُمْ ۔ کِ، کُمَا، کُنَّ ۔ اسمائے اشارہ بھی چھ ہیں۔ تین مذکر کے لیے اور تین مؤنث کے لیے۔ چھ کو چھ میں ضرب دی تو کل 36 ہوئے۔ اب خطاب کے تثنیہ کا صیغہ مشترک کیا تو پانچ ہوئے۔ جمع مذکر اور جمع مؤنث کے لیے اسم اشارہ کا صیغہ بھی ایک جیسا ہے، اس لیے وہ بھی پانچ ہوئے تو پانچ کو پانچ میں ضرب دی تو کل 25 ہوئے۔

(ج) اسمائے اصوات کی تعریف:

یہ وہ لفظ ہے جس کے ساتھ کسی آواز کی حکایت کی جائے یا جس کے ساتھ بہائم کو آواز دی جائے جیسے: غَاقِ، نَخَّ ۔

☆☆☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظيم المدارس لأهل السنة باكستان

الثانوية الخاصة (السنة الاولىٰ) الموافق

سنة 1435ھ 2014ء

﴿چوتھا پرچہ: منطق وعربی ادب﴾

مقررہ وقت: تین گھنٹے — کل نمبر 100

نوٹ: قسم اوّل کا پہلا سوال لازمی ہے باقی قسم اوّل سے ایک اور قسم ثانی سے کوئی دو سوال حل کریں۔

القسم الاوّل...... مرقات

سوال نمبر1: **الاجناس العالية وليس فی العالم شئی خارجا عن هذه الاجناس ويقال لهذه الاجناس العالية المقولات العشر ايضا احدها الجوهر والباقی المولات التسع للعرض .**

(۱) مذکورہ بالا عبارت پر اعراب لگا کر اس کا اردو ترجمہ تحریر کریں؟ (۱۰)

(۲) جوہر اور عرض کی تعریف کریں نیز بتائیں کہ المقولات التسع کون کون سے ہیں؟ (۱۰)

(۳) مرقات کی روشنی میں فصل اور اس کی اقسام کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر2: (۱) تصدیق کی تعریف میں امام رازی اور حکماء کا اختلاف اور فرق واضح کریں؟ (۱۰)

(۲) منطقیوں کے نزدیک حمل اور اس کی اقسام کی تشریح سپرد قلم کریں؟ (۱۰)

(۳) موجبہ کلیہ اور سالبہ کلیہ کی کیا نقیض آتی ہے مثالیں دیکر وضاحت کریں؟ (۵)

سوال نمبر3: (ا) تناقض کی تعریف کرنے کے بعد بتائیں کہ دو قضیوں میں تناقض کے لیے کتنی اور کون کون سی شرائط ہیں؟ (۱۰)

(۲) عکس مستوی کی تعریف تحریر کریں نیز محصورات اربعہ میں سے ہر ایک کا عکس مستوی سپرد قلم کریں؟ (۱۰)

(۳) عکس مستوی کا دوسرا نام تحریر کریں؟ (۵)

القسم الثانی...... تاریخ ادب عربی

سوال نمبر 4: (ا) ادب اسلامی پر اثر انداز ہونے والے اہم عوامل اختصاراً ذکر کریں؟ (۸)

(۲) ادب اسلامی کے سرچشموں کو کتنی اور کون کون سی چیزوں میں محدود کیا جا سکتا ہے؟ کسی دو کی تعریف سپرد قلم کریں؟ (۸)

(۳) ان سات اشخاص کے نام تحریر کریں جن کی طرف قراءات سبع منسوب ہوتی ہیں؟ (۹)

سوال نمبر5: (ا) قرآن کی جمع وتدوین پر تفصیلاً نوٹ تحریر کریں؟ (۸)

(۲) حدیث کا طرز بیان سپرد قلم کریں؟ (۸)

(۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت اور زبان و ادب پر احادیث کے اثرات زینت قرطاس کریں؟ (۹)

سوال نمبر 6: (ا) ہجو نگاری میں اخطل، فرزدق اور جریر کا مسلک اور انکی ہجو نگاری بیان کریں؟ (۸)

(۲) مخضرمین شعراء میں سے کسی دو کے حالات زندگی اور شاعری کا نمونہ سپرد قلم کریں؟ (۸)

(۳) اسلامی شعراء میں سے کسی دو کے حالات زندگی اور شاعری کا نمونہ تحریر کریں؟ (۹)

درجہ خاصہ (سال اول) برائے طلباء بابت سال 2014ء

﴿چوتھا پرچہ: منطق وعربی ادب﴾

القسم الاوّل...... مرقات

سوال نمبر1: اَلْاَجْنَاسُ الْعَالِیَةُ وَلَیْسَ فِی الْعَالَمِ شَیْءٌ خَارِجًا عَنْ هٰذِهِ الْاَجْنَاسِ وَیُقَالُ لِهٰذِهِ الْاَجْنَاسِ الْعَالِیَةِ الْمَقُوْلَاتُ الْعَشْرُ اَیْضًا اِحْدُهُمَا الْجَوْهَرُ وَالْبَاقِی الْمَقُوْلَاتُ التِّسْعُ لِلْعَرَضِ ۔

(ا) مذکورہ بالا عبارت پر اعراب لگا کر اس کا اردو ترجمہ تحریر کریں؟

(۲) جوہر اور عرض کی تعریف کریں نیز بتائیں کہ المقولات التسع کون کون سے ہیں؟

(۳) مرقات کی روشنی میں فصل اور اس کی اقسام کی تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ:

اجناس عالیہ، کائنات کی کوئی شی ان اجناس سے باہر نہیں ہے۔ ان اجناس عالیہ کو مقولات عشر بھی کہا جاتا ہے، ان میں ایک جوہر ہے اور باقی نو مقولات عرض کے لیے ہیں۔

(ب) جوہر اور عرض کی تعریفیں:

جوہر وہ ممکن ہے، جو موجود فی الموضوع نہ ہو بلکہ فی نفسہ قائم ہو جیسے: اجسام جبکہ عرض وہ ممکن ہے، جو موجود فی الموضوع ہو بذات خود قائم نہ ہو جیسے: سواد۔

مقولات تسعہ:

۱-کم۔ ۲- کیف۔ ۳- این۔ ۴- متی۔ ۵- اضافت۔ ۶- ملک۔ ۷-فعل۔ ۸-انفعال۔ ۹-وضع۔

(ج) فصل کی تعریف:

فصل وہ کلی ہے، جو کسی شی پر اَیُّ شَیْءٍ ھُوَ فِیْ ذَاتِہٖ کے جواب میں محمول ہو جیسے: ناطق انسان کے لیے۔

اقسام فصل: تمیز کے اعتبار سے فصل کی دو قسمیں ہیں: ۱۔فصل قریب۔۲۔فصل بعید۔

فصل قریب: وہ فصل ہے، جو ماہیت کو جنس قریب کے مشارکات سے تمیز دے جیسے: ناطق انسان کے لیے۔

فصل بعید: وہ فصل ہے، جو ماہیت کو جنس بعید کے مشارکات سے ممتاز کرے جیسے: حساس انسان کے لیے۔

سوال نمبر 2: (ا) تصدیق کی تعریف میں امام رازی اور حکماء کا اختلاف اور فرق واضح کریں؟

(۲) منطقیوں کے نزدیک حمل اور اس کی اقسام کی تشریح سپرد قلم کریں؟

(۳) موجبہ کلیہ اور سالبہ کلیہ کی کیا نقیض آتی ہے مثالیں دیکر وضاحت کریں؟

جواب: (الف) تصدیق کی تعریف میں اختلاف:

امام رازی کے نزدیک حکم اور تصورات ثلاثہ کے مجموعے کا نام تصدیق ہے جبکہ حکماء کے نزدیک تصدیق اس حکم کا نام ہے، جو تصورات ثلاثہ کے ساتھ ملا ہوا ہو۔

فرق کی وضاحت: امام رازی اور حکماء کے درمیان تصدیق کے بارے میں کئی وجوہ سے فرق کیا جا سکتا ہے:

☆ عند الحکماء تصدیق بسیط ہے جبکہ امام رازی کے نزدیک مرکب۔

☆ حکماء کے نزدیک تصدیق وہ حکم ہے، جو تصورات ثلاثہ سے ملا ہوا ہو جبکہ امام رازی کے نزدیک حکم اور تصورات ثلاثہ کا مجموعہ تصدیق ہے۔

☆ عند الحکماء تصورات ثلاثہ تصدیق کے لیے شرط ہیں جبکہ امام کے نزدیک شطر یعنی جز۔

☆ عند الحکماء تصورات ثلاثہ تصدیق سے خارج اور امام کے نزدیک تصورات ثلاثہ میں داخل ہیں۔

(ب) منطقیوں کے نزدیک حمل اور اس کی اقسام کی تشریح سپرد قلم کریں؟

قضیہ جملہ کی تعریف اور اس کی اقسام:

حمل کی تعریف: دو متغائر چیزوں کے مفہوم کا متحد ہو جانا وجود کے اعتبار سے، حمل کہلاتا ہے مثلاً: زَیْدٌ کَاتِبٌ۔ اس مثال میں زید کا مفہوم کاتب کے مفہوم کا مغائر ہے لیکن یہ دونوں چیزیں وجود واحد میں موجود ہیں۔

اقسام حمل: حمل کی دو اقسام ہیں:

۱۔حمل بالاشتقاق: اگر ایک شی ء کا دوسری پر حمل فی یا ذو یا لام کے واسطہ سے ہو، اس کو حمل بالاشتقاق کہتے ہیں مثلاً: زَیْدٌ فِی الدَّارِ، اَلْمَالُ لِزَیْدٍ خَالِدٌ ذُوْ مَالٍ۔

۲۔حمل بالمواطات: ایک شی ء دوسری شی ء پر بغیر مذکورہ واسطوں کے محمول ہو، اسے حمل بالمواطات کہتے ہیں۔ مثلاً: عَمْرٌو طَبِیْبٌ اور بَکْرٌ فَصِیْحٌ۔

(ج) موجبہ کلیہ کی نقیض

موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ آتی ہے جیسے: کُلُّ اِنْسَانٍ حَیَوَانٌ کی نقیض بَعْضُ الْاِنْسَانِ لَیْسَ بِحَیَوَانٍ آتی ہے۔

سالبہ کلیہ کی نقیض: سالبہ کلیہ کی نقیض موجبہ جزئیہ آتی ہے جیسے: لَا شَیْءَ مِنَ الْاِنْسَانِ بِحَجَرٍ کی نقیض اَلْاِنْسَانُ حَجَرٌ آتی ہے۔

سوال نمبر 3: (ا) تناقض کی تعریف کرنے کے بعد بتائیں کہ دو قضیوں میں تناقض کے لیے کتنی اور کون کون سی شرائط ہیں؟

(۲) عکس مستوی کی تعریف تحریر کریں نیز محصورات اربعہ میں سے ہر ایک کا عکس مستوی سپرد قلم کریں؟

(۳) عکس مستوی کا دوسرا نام تحریر کریں؟

جواب: (الف) تناقض کی تعریف:

دو قضیوں کا ایجاب وسلب میں اس طرح مختلف ہونا کہ ان دونوں میں سے ہر ایک کا صدق اپنی ذات کے اعتبار سے دوسرے کے کذب کا تقاضا کرے یعنی ان میں سے اگر ایک سچا ہو تو دوسرا ضرور جھوٹا ہوگا۔

شرائط تناقض: دو قضیوں میں تناقض کے لیے آٹھ چیزوں میں متحد ہونا شرط ہے اور وہ آٹھ چیزیں اس شعر میں مذکور ہیں:

در تناقض ہشت وحدت شرط دان — وحدت موضوع و محمول و مکان
وحدت شرط و اضافت جزء و کل — قوت و فعل است در آخر زمان

(ب) عکس مستوی کی تعریف:

قضیہ کی جزء اوّل کو جزء ثانی اور ثانی کو اوّل کی جگہ اس طرح رکھنا کہ صدق اور کیف باقی رہے۔

محصورات اربعہ کا عکس مستوی:

۱- سالبہ کلیہ کا عکس مستوی سالبہ کلیہ ہی آتا ہے جیسے: لَا شَیْءَ مِنَ الْاِنْسَانِ بِحَجَرٍ کا عکس مستوی لَا شَیْءَ مِنَ الْحَجَرِ اِنْسَانٌ آتا ہے۔

۲- سالبہ جزئیہ کا عکس مستوی نہیں آتا، کیونکہ عکس مستوی میں صدق کا باقی رہنا ضروری ہے جبکہ سالبہ جزئیہ کا عکس سچا نہیں رہتا۔

۳- موجبہ کلیہ کا عکس مستوی موجبہ جزئیہ آتا ہے جیسے: کُلُّ اِنْسَانٍ حَیَوَانٌ کا عکس مستوی بَعْضُ الْحَیَوَانِ اِنْسَانٌ آتا ہے۔

۴- موجبہ جزئیہ کا عکس مستوی موجبہ جزئیہ ہی آتا ہے جیسے: بَعْضُ الْحَیَوَانِ اِنْسَانٌ کا عکس مستوی بَعْضُ الْاِنْسَانِ حَیَوَانٌ آتا ہے۔

عکس مستوی کا دوسرا نام: عکس مستوی کو عکس مستقیم بھی کہتے ہیں۔

القسم الثانی...... تاریخ ادب عربی

سوال نمبر 4: (۱) ادب اسلامی پر اثر انداز ہونے والے اہم عوامل اختصاراً ذکر کریں؟

(۲) ادب اسلامی کے سرچشموں کو کتنی اور کون کون سی چیزوں میں محدود کیا جا سکتا ہے؟ کسی دو کی تعریف سپرد قلم کریں؟

(۳) ان سات اشخاص کے نام تحریر کریں جن کی طرف قرأت سبع منسوب ہوتی ہیں؟

جواب: (الف) ادب اسلامی پر اثر انداز ہونے والے عوامل:

ایرانیوں نے جب جنوبی عرب اور یمن پر قبضہ کر لیا تو جزیرہ عرب یعنی حجاز کا پیٹ آتشِ حیات سے اس طرح جوش مار رہا تھا جس طرح بند منہ والے برتن میں پانی کھولتا ہو۔ ان دونوں علاقوں کی تمام سرگرمیاں معطل ہو گئیں اور انقلاب عرب کا سیلاب تیزی سے بڑھنے لگا، خصوصاً مکہ میں کہ وہ ہر طرح کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ تھا۔ مکہ چونکہ تجارتی منڈی اور مذہبی آماجگاہ تھا۔ اس لیے جہاں اطراف سے لوگ عرب آتے، میلے لگتے، حرمت والے مہینوں کا احترام کرتے اور نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے۔ ہر طرح کی جنگ سے منقطع ہو جاتے۔ تمام تحریکوں کی باگ ڈور قریش کے ہاتھ میں تھی۔ ان کے دوسرے قبیلوں سے اچھے تعلقات تھے۔ لہٰذا لوگوں نے قریش کی زبان اور ان کے ادب کو اپنے اوپر لازم کر لیا جس وجہ سے مختلف لہجے متحد ہو گئے۔ ادھر یہودی مدینہ اور یمن میں ہر طرح کی سرگرمیوں میں سود خوری عام کر رہے تھے اور طرح طرح کی سازشیں کرتے۔ شعراء شعروں میں ایک دوسرے پر فخر کرتے جس سے ایک طرف تو قبائل کے درمیان دشمنی بڑھتی اور دوسری طرف اخلاق و عادات میں اتحاد کے اسباب بھی پیدا ہوتے گئے۔ عربی ذہنیت بدل چکی تھی۔

اسلام نے عربی ذہنیت کو یکسر بدل دیا اور پوری قوت سے جہالت پر دھاوا بول دیا۔ جاہلیت میں ایک دوسرے پر زیادتی کا رواج عام تھا۔ اسلام نے ان تمام برائیوں کا خاتمہ کر دیا اور انسان کے لیے اعلیٰ اخلاق مقرر کر دیے۔ ان میں اہم یہ تھا کہ خدا کے سامنے جھک جانا، اس کے احکام کو بجا لانا، قناعت و عاجزی کا اظہار کرنا، غرور و تکبر سے بچنا اور صبر کرنا۔ اس طرح

قومی عصبیت جاتی رہی۔ جس سے ذہنی سوچ اور فکر اور قول وفعل بدل گئے۔ شعر وشاعری کا دائرہ تنگ ہوتا گیا اور خطابت سمٹ کر قرآن کے جھنڈے تلے آگئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں جاہلانہ عصبیت کا خاتمہ، بنوامیہ کے دور میں اس کا پھر سے ابھر جانا، دینی روح کی نشو ونما، عربی ذہنیت میں انقلاب، غیر اقوام کا زبان، عادات اور اعتقادات اور آداب میں عربوں پر اثر انداز ہونا پھر مزید برآں قرآن و حدیث کا اسلوب، جاہلی شاعری اور صحیح اور مستند روایتیں۔ یہ سب ادب اسلامی پر اثر انداز ہونے والے اہم اور مختصر عوامل ہیں۔

(ب) ادب اسلامی کے سرچشمے

ادب اسلامی کے سرچشمے چار ہیں:

۱- قرآن پاک۔ ۲- حدیث شریف۔ ۳- جاہلی ادب۔ ۴- غیر ملکی ادب سے متعلق امور

قرآن کی تعریف:

قرآن وہ کتاب ہے، جو اللہ کی طرف سے اس کے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اترا۔ یہ کتاب پاک چھٹی صدی عیسوی کے اواخر اور ساتویں صدی کے اوائل میں اتری۔ تاریخ ادب کے لیے قرآن پاک کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔ یہ سابقہ امتوں اور ان کی تہذیب، علوم وفنون کا سرچشمہ، احکام خداوندی کا منبع ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا بین ثبوت ہے۔

حدیث شریف:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وفعل کی حکایت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق صحابہ کی باتیں حدیث کہلاتی ہیں۔

(ج) قراء کرام:

سات اشخاص کی طرف قراءات سبع منسوب ہے:

۱- ابو عمر ابن علا۔ ۲- عبداللہ بن کثیر ۳- نافع بن نعیم۔ ۴- عبداللہ بن عامر ۵- عاصم بن بہدلہ اسدی۔ ۶- حمزہ بن حبیب الزیات۔ ۷- علی بن حمزہ کسائی۔

سوال نمبر 5: (۱) قرآن کی جمع وتدوین پر تفصیلاً نوٹ تحریر کریں؟

(۲) حدیث کا طرز بیان سپرد قلم کریں؟

(۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت اور زبان وادب پر احادیث کے اثرات زینت قرطاس کریں؟

جواب: (الف) قرآن کی تدوین:

قرآن پاک زمانہ رسالت میں مرتب تھا لیکن کسی کتاب میں نہیں بلکہ کھجوروں کی شاخوں، پتھروں اور ہڈیوں پر۔ جنگ یمامہ میں 70 ستر صحابہ کرام شہید ہوئے تو حضرت عمر نے حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہما) کو تدوین قرآن کا مشورہ دیا تو انہوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ جو کام حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کیا وہ میں ہرگز نہیں کر سکتا، لیکن بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مشورے سے زید بن ثابت کو جمع قرآن کا حکم دیا۔ چنانچہ انہوں نے جہاں سے پایا اوراق میں جمع کر دیا۔ یہ نسخہ حضرت ابوبکر کے بعد حضرت عمر اور ان کے بعد حضرت حفصہ کے پاس رہا (رضی اللہ عنہم) زمانہ عثمان میں لوگوں نے الگ الگ قرأتیں قائم کر لیں اور اپنی قرأتوں پر فخر کرنے لگے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خطرہ لاحق ہوا کہ اختلاف کہیں بڑھ نہ جائے تو انہوں نے لغت قریش میں قرآن جمع کرنے کا حکم دیا۔ لہٰذا چند صحابہ کرام نے یہ کام مکمل کیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پہلی قرأتوں کو جلوا دیا اور اپنے لکھائے ہوئے قرآن کے سات نسخے تحریر کیے جنہیں مکہ، بحرین، کوفہ، شام، بصرہ اور یمن میں ایک ایک نسخہ بھجوا دیا۔ ایک نسخہ مدینہ پاک میں رکھا گیا۔

(ب) حدیث کا طرز بیان:

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن باطنی اور ظاہری پر مشتمل ہونے کے ساتھ ساتھ قرآنی آیات کے بالکل موافق ہے، بلکہ حدیث ہی قرآن کی تفسیر ہے۔ کلام کی ہر خوبی حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نظر آتی ہے۔ تشبیہ وتمثیل اور حکیمانہ مقولے پر تو حضور کو

بہت ہی دسترس حاصل تھی جو غیر کو نہ تھی۔ آپ نے فرمایا: "المؤمن هين لين كاجمل الانف" مومن نکیل پڑے اونٹ کی طرح نرم خو اور اطاعت گزار ہوتا ہے۔

(ج) احادیث کے اثرات:

احادیث صحیحہ کی تعداد گو کم ہے لیکن ان پر فصاحت و بلاغت کی لہریں ثبت ہیں، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قریش میں پیدا ہوئے۔ بنو سعد میں دودھ پیا اور قرآن پر کامل عبور رکھتے تھے۔ عربوں کے کلام پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مکمل عبور حاصل تھا۔ حدیث پاک اپنی ظاہری چمک دمک، عبارت کی ترتیب و روانی، واضح اور مناسب الفاظ حسب حال کے مطابق بیان لانے میں اور مخاطب کے مطابق عبارت لانے میں ممتاز ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر طرح کے مخاطب کے حال کے مطابق گفتگو فرماتے۔ کبھی غریب الفاظ ترک فرما دیتے کبھی مسجع و مقفیٰ کلام کا التزام فرماتے۔ ان تمام باتوں سے آپ کی خوش اخلاقی، اعلیٰ تربیت، زور بلاغت، فصاحت اور قوت اثر اندازی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

سوال نمبر 6: (ا) ہجو نگاری میں اخطل، فرزدق اور جریر کا مسلک اور انکی ہجو نگاری بیان کریں؟

(۲) مخضرمین شعراء میں سے کسی دو کے حالات زندگی اور شاعری کا نمونہ سپرد قلم کریں؟

(۳) اسلامی شعراء میں سے کسی دو کے حالات زندگی اور شاعری کا نمونہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) اخطل:

اخطل عیسائی ادیب اور بنو امیہ کا شاعر تھا۔ اس نے اپنی شاعری کی ابتداء ہجو سے کی۔ ابتدائی عمر میں اس نے اپنے باپ، بیوی کی ہجو کی، جوانی میں کعب بن جعیل کی ہجو کی اور اس کو بے عزت کر دیا۔ اسی وجہ سے جوانی میں ہی اخطل (بے وقوف) کا لقب مل گیا۔ ایک دفعہ یزید نے کعب بن جعیل کو کہا: انصار کی ہجو کر اس نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ انہوں نے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پناہ دی تھی اس لیے تم اخطل سے کہو۔ یزید نے پھر اخطل سے

انصار کی ہجو کروائی۔ اس کے بعد اس پر بہت مشکل آ گئی۔ اس کے دین میں عیسائیت کا رنگ غالب تھا۔ اس نے کافی لوگوں کی ہجو کی۔ اس کی ہجو کے الفاظ پاک اور مہذب ہوتے تھے وہ اخلاقی حدود سے تجاوز نہ ہوتا۔

فرزدق:

فرزدق بھی اخطل کی طرح بصرہ میں ہجو کہتا تھا۔ بد خلقی اور طبیعت میں سختی کے باعث اپنے ہی خاندان والوں کی ہجو کرتا۔ وہ لوگ جب اپنے باپ سے شکایت کرتے تو اس کی خوب پٹائی ہوتی۔ پھر وہ لوگوں کی اس قدر ہجو کرنے لگا کہ لوگ گورنر زیاد کے پاس جانے لگے۔ جب زیاد نے اس کو طلب کیا تو وہ بھاگ گیا۔ پھرتا پھراتا مدینہ آ گیا اور وہاں زیاد سے بچنے کے لیے سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کی پناہ لی۔ زیاد مرا تو وطن واپس آ گیا۔ تقدیر نے اسے جریر کے ساتھ ہجو گوئی میں مشغول کر دیا' پھر تمام توجہ اس کی طرف رہی۔ اس کا کلام فحش اور بیہودہ پن کے باوجود حکمت سے خالی نہ تھا۔

جریر:

اس نے بھی نوعمری میں ہی اخطل اور جریر کی طرح ہجویہ شاعری شروع کر دی۔ قبیلہ کی گمنامی، باپ کی ناداری اور اخلاق کی درشتی نے اس کو ہجو گوئی میں بہت مدد دی۔ اس نے غسان سلیطی کو میدان ہجو میں لاجواب کیا۔

ادھر فرزدق کی جریر کے ساتھ کوئی رنجش تھی۔ ان دونوں کے درمیان مقابلہ شروع ہو گیا۔ اخطل نے اس مقابلہ میں فرزدق کو جریر پر فوقیت دی تو جریر نے اس کی بھی ہجو کر ڈالی۔ پھر ہر طرف سے اس پر ہجو کی بارش شروع ہو گئی۔ 80 شاعروں نے اس سے مقابلہ کیا سب پر غالب رہا سوائے فرزدق اور اخطل کے۔ یہ دونوں اس کا مقابلہ کرتے رہے اور ثابت قدم رہے۔

ہجویہ شاعری میں ان کا مسلک:

ہجو میں ان کا وہی پرانا طرز تھا جو پہلے سے چلتا رہا تھا۔ البتہ ان کے طبقے، ماحول اور

طبائع کے مختلف ہونے کی وجہ سے ہجو میں کچھ فرق پایا جاتا تھا۔ اخطل اپنے مدمقابل مردانہ صفات پر حملہ کرتا۔ اس کی ہجو میں گندے اور شرمناک مضامین شامل نہ ہوتے۔ فرزدق تو نہایت ہی بے شرمی اور بدکاری کی باتیں کرتا۔ اپنی ہجو میں نہایت شرمناک باتیں کرتا۔ کھلے الفاظ میں نام لے لے کر عریاں مضامین اس کی ہجو میں شامل ہوتے۔ یہ ہجو میں اس قدر گر گیا تھا کہ اس کو انسانیت گوارہ نہیں کر سکتی تھی۔ جریر جو بے لگام اور منہ پھٹ تھا، کوئی چیز مانع نہ تھی۔ وہ تو بازاری چرواہا تھا۔ اللہ نے اس کو تیز ذہن، عمدہ اسلوب میں پختگی اور قافیہ میں روانی عطا کی تھی۔ اس نے شخصی اور خاندانی ہجو کو نہایت تکلیف دہ اور مضبوط بنایا۔ یہ وہ پہلا شخص ہے جس نے ہجو میں عامیانہ اور متبذل اسلوب اختیار کیا۔ یہ ہجو میں حیرت انگیز طریقے ایجاد کرتا۔

(ب) مخضرمین شعراء کے حالات زندگی

حضرت خنساء:

خنساء آپ کا لقب ہے آپ کا نام تماخر بنت عمرو بن شد تھا۔ بہت صاحب جمال خوبصورت تھیں۔ درید قبیلہ ہوازن کے سردار تھے ان سے نکاح کا پیغام دیا تو انہوں نے انکار کر دیا اور اپنی قوم میں شادی کر لی۔ ان کے دو بھائی معاویہ اور صخر فوت ہو گئے تو انہوں نے نہایت جزع وفزع کے ساتھ دونوں کے مرثیے پڑھے۔ بعد میں وہ اپنی قوم سمیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر مسلمان ہو گئیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اشعار بہت پسند کیے۔ مگر مسلمان ہونے کے باوجود ان کی جاہلیت کی عادت یعنی مرثیہ گوئی اور بے صبری نہ گئی۔ روتے روتے ان کی آنکھیں ختم ہو گئیں۔ بڑھاپے میں ان کو صبر کی دولت ملی اور وہ دین میں اتنی راسخ ہو گئیں کہ اپنے چار بیٹوں کو جنگ قادسیہ میں آمادہ کیا اور ان کی شہادت پر خدا کا شکر ادا کیا۔ بالآخر 44ھ کو فوت ہو گئیں۔

نمونہ کلام

اپنے بھائی صخر کے مرثیے میں کہتی ہیں:

اعینی جودًا ولا تجمدا   الا تبکیان لصخر الندی

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ:

آپ کی ولادت مدینہ پاک میں ہوئی۔ زمانہ جاہلیت میں پرورش پائی۔ شعر گوئی میں زندگی گزاری۔ شاہان زمانہ کی دل کھول کر مدح کی۔ ان کے عطیوں سے سرفراز ہوئے۔ جب رسالت مآب کا دور مدینہ میں شروع ہوا تو انصار میں یہ بھی مسلمان ہو گئے اور اپنی زندگی حضور کی مدح سرائی میں گزار دی۔ قریش جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کرتے تو آپ نے حضور کی اجازت سے ان کی ہجو کی اور انہیں چپ کروا دیا۔ اس طرح آپ کی مقبولیت میں اضافہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ حضرت جبریل علیہ السلام کے ذریعے آپ کی مدد فرماتا۔ حضور آپ کے لیے چادر بچھاتے تاکہ کفار کی ہجو کا جواب دیں۔ چونکہ آپ کا کفیل بیت المال تھا اس لیے ساری بقیہ زندگی عزت کے ساتھ گزاری۔ عزت کیوں نہ ملتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کا پہرہ دیتے تھے۔ آخری عمر میں آپ کی بینائی ختم ہو گئی بالآخر 54ھ میں 120 سال کی عمر میں خالق حقیقی سے جا ملے۔

نمونہ کلام

واحسن منك لم ترقط عینی   واجمل منكلم تلد النساءُ
خلقت مبرأً من كل عیبٍ   كانك قد خلقت كما تشاءُ

(ج) اسلامی شعراء

ا۔ عمرو بن ربیعہ:

ان کی پیدائش مدینہ منورہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کی رات ہوئی۔ لوگ کہتے تھے کہ کتنا بڑا حق اٹھ گیا اور اس کی جگہ بڑا باطل آ گیا۔ اس کے باپ عبداللہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے ثلاثہ کے گورنر تھے، جو بہت ہی مالدار تھے۔ لہٰذا عمرو نے نہایت ہی عیش وعشرت میں زندگی گزاری۔ شعر گوئی کے علاوہ اس کا کوئی مشغلہ نہ تھا۔ بچپن میں شاعری شروع کر دی تھی۔ اپنی شاعری میں نامانوس طریقہ اختیار کر لیا اور اشعار محض

عورتوں کی تعریف میں کہتا۔ اس سلسلے میں اس حد تک پہنچ گیا کہ کوئی بھی شریف عورت حج کرنے آتی یہ اس کے پیچھے لگ جاتا، اس کے احرام وطواف کا وصف بیان کرتا۔ اس کی اس حرکت کی وجہ سے شریف الطبع عورتوں نے حج ادا کرنا چھوڑ دیا۔ جب حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ کا دور مبارک آیا تو انہوں نے اسے جلاوطن کر دیا۔ پھر اس نے سچی توبہ اور زہد اختیار کر لیا۔

نمونہ کلام:

اپنے ایک غزلیہ قصیدے میں کہتا ہے:

نحن الی نعم فلا الشمل جامع ولا   الحبل موصول ولا

انت فقصر

۲۔ طرماح بن حکیم:

یہ پہلی صدی کے نصف آخر میں دمشق میں پیدا ہوئے اور شام میں گمنامی کی زندگی گزاری۔ حتیٰ کہ جوان ہوئے اور کوفہ آیا۔ یہاں اس کی ملاقات ایک ارزقی شیخ سے ہوئی، جو ایک خاص شان رکھتا تھا۔ اس شیخ نے اس کے سامنے اپنا عقیدہ رکھا اور اسے دعوت دی تو اس نے قبول کر لی۔ آخر دم تک اس پر قائم رہا۔ پھر اس کی ملاقات کمیت بن زید اسدی سے ہوئی۔ اس کے ساتھ بہت دوستانہ تعلق قائم ہو گئے حالانکہ ان کے مذہب، نسب اور وطن الگ الگ تھے۔ طرماح نے بھی دوسرے شعراء کی طرح امراء کے عطیوں پر زندگی گزاری۔ جو اسے دیتا اس کی تعریف کرتا اور جو نہ دیتا اس کی ہجو کرتا۔ طرماح کو اس کی خودداری کے ساتھ ساتھ اپنی شاعری پر بھی فخر تھا۔ خطابت میں اس کو بہت ملکہ حاصل تھا۔

نمونہ کلام

قل فی شط نهروان اعتماضی

ودعانی هوی العیون اعراض

☆☆☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس لأهل السنة باكستان

الثانوية الخاصة (السنة الاولیٰ) الموافق

سنة 1435ھ 2014ء

﴿پانچواں پرچہ: سیرت وتاریخ﴾

مقررہ وقت: تین گھنٹے   کل نمبر 100

نوٹ: القسم الاول اور القسم الثانی دونوں سے پانچ، پانچ سوالات حل کریں۔

القسم الاوّل...... سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم

سوال نمبر 1: برکات نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک جامع نوٹ تحریر کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 2: تعمیر کعبہ پر سیرت رسول عربی کی روشنی میں تحقیقی مضمون لکھیں؟ (۱۰)

سوال نمبر 3: رضاعت وشق صدرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر مضمون تحریر کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 4: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد قصی، عبد مناف اور ہاشم کے حالات زندگی تحریر کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 5: واقعہ ہجرت تحریر کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 6: مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعمیر پر نوٹ تحریر کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 7: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح مؤاخات قائم فرمایا تحریر کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 8: اذان کی ابتدا اور تحویل قبلہ کے واقعات کو تحریر کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 9: غزوۂ احد کو اپنے الفاظ میں مختصراً قلمبند کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 10: والیان ملک جن کو خطوط ارسال کیے گئے کسی چار والیان کے نام اور کسی ایک کا خط عربی یا اردو میں تحریر کریں؟ (۱۰)

القسم الثانی...... تاریخ الخلفاء

سوال نمبر 1: خلفاء اربعہ کے نام، کنیت، لقب، تاریخ وصال اور مدت خلافت تحریر کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 2: سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کس کس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا مال تصدق کیا؟ (۱۰)

سوال نمبر 3: سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت آیت و احادیث سے ثابت کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 4: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے پر موافقۃ قرآن سے چار مثالیں دیں؟ (۱۰)

سوال نمبر 5: شہادت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر مختصراً مضمون تحریر کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 6: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور فتنۂ خوارج پر نوٹ تحریر کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 7: ہر خلیفہ رضی اللہ عنہ کی شان میں ایک حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم تحریر کریں؟ (۱۰)

☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اول) برائے طلباء بابت 2014ء

﴿پانچواں پرچہ: سیرت و تاریخ﴾

القسم الاوّل...... سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم

سوال نمبر 1: برکات نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک جامع نوٹ تحریر کریں؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے بالواسطہ اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو پیدا کیا۔ اسی نور کو خلق آدم کا واسطہ ٹھہرایا اور عالم ارواح ہی میں اس روح کو وصف نبوت سے سرفراز کیا۔ چنانچہ ایک روز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ کو نبوت کب ملی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: میں اس وقت نبی تھا جب آدم علیہ السلام کی روح نے جسم سے تعلق نہ پکڑا تھا۔ بعد ازاں اسی عالم میں اللہ تعالیٰ نے دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کی روحوں سے وہ عہد لیا جو: واذ اخذ اللہ میثاق النبیین کی آیت میں مذکور ہے۔ جس وقت ان پیغمبروں کی روحوں نے عہد مذکور کے مطابق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت و امداد کا اقرار کر لیا تو نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان سے ان روحوں میں وہ قابلیتیں پیدا ہو گئیں کہ دنیا میں اپنے اپنے وقت میں ان کو منصب نبوت عطاء ہوا اور ان کے معجزات ظہور میں آئیں۔ اگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ثابت نہ ہوتی تو تمام انبیاء سابقین کی نبوتیں باطل ہو جاتیں۔ جس طرح کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور از ہر منبع انوار الانبیاء تھا اسی طرح آپ کے جسم اطہر کا مادہ بھی لطیف ترین اشیاء سے تھا۔ چنانچہ حضرت کعب بن احبار رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کرنا چاہا تو جبریل امین کو حکم دیا کہ سفید مٹی لاؤ۔ پس جبرائیل امین بہشت کے فرشتوں کے ساتھ زمین پر اترے اور حضرت کی قبر شریف کی جگہ سے مٹھی بھر خاک سفید چمکتی دمکتی اٹھا لائے۔ پھر وہ مشت خاک سفید بہشت کے چشمہ تسنیم کے پانی سے گوندھی گئی یہاں

تک کہ سفید موتی کی مانند ہوگئی جس کی بڑی شعاع تھی۔ بعد ازاں فرشتے اس کو لے کر عرش وکرسی کے گرد اور آسمانوں اور زمین میں پھرے، یہاں تک کہ تمام فرشتوں نے آپ کو آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے پہچان لیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان کی پشت میں نور محمدی کو رکھ دیا اور اس نور کے انوار ان کی پیشانی میں یوں نمایاں تھے جیسے آفتاب آسمان اور چاند اندھیری رات میں اور ان سے عہد لیا گیا کہ یہ نور پاک پشتوں سے پاک رحموں میں منتقل ہوا کرے۔ اسی واسطے جب بھی آپ حضرت حواء سے مقاربت کا ارادہ کرتے تو انہیں پاکیزہ رہنے کی تاکید فرماتے اور اسی نور کی برکت سے آپ کے آباؤ اجداد کو شرک اور غیر اللہ کی ریاضت کی نجاست سے پاک رکھا گیا۔

سوال نمبر 2: تعمیر کعبہ پر سیرت رسول عربی کی روشنی میں تحقیقی مضمون لکھیں؟

جواب: جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک پینتیس سال کی ہوئی تو قریش نے کعبہ کو از سر نو بنایا۔ علامہ ازرقی (متوفی 223ھ) نے تاریخ مکہ میں لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پتھروں سے جو تعمیر کی تھی اس کا طول وعرض حسب ذیل تھا: ارتفاع 9 گز (19 ہاتھ) طول سامنے کی طرف حجر اسود رکن شامی تک 23 گز (32 ہاتھ) عرض میزاب شریف کی طرف (رکن شامی سے رکن عربی تک) 22 گز (22 ہاتھ) طول پچھواڑے کی طرف رکن غربی سے رکن یمانی تک (31 گز) 31 ہاتھ عرض رکن یمانی سے حجر اسود تک (20 گز) 20 ہاتھ اس عمارت کو حضرت ابراہیم علیہ السلام تعمیر فرما رہے تھے اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کندھوں پر پتھر لا دکر لا رہے تھے۔ جب حجر اسود کے قریب پہنچے تو باپ نے بیٹے سے کہا: جاؤ ایک پتھر لاؤ میں اس کو دیوار میں نصب کردوں تا کہ لوگ یہاں سے طواف شروع کریں۔ اتنے میں جبرائیل امین جنت سے حجر اسود لے آتے ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اس پتھر کو دیوار میں نصب فرما دیتے ہیں۔ تعمیر کے وقت دروازہ زمین کے برابر تھا اب اونچا کردیا گیا ہے اور اس وقت کعبہ کے چوکھٹ، بازو اور چھت بھی نہ تھی بعد میں عمالقہ وجرہم قصی نے اپنے اپنے وقتوں میں اس کی تجدید کی۔ پہلے کعبہ کی دیواریں اتنی مضبوط نہ تھیں۔ ایک دفعہ مکہ میں پانی آگیا جس وجہ سے کعبہ کی دیواریں ہٹ

گئیں تو پھر قریش نے پرانی عمارت کو ڈھا کر نئی اور مضبوط چھت اور دیواریں بنائیں۔
جب دیواریں حجر اسود تک پہنچیں تو قبائل میں سخت جھگڑا ہوگیا کہ ہر ایک قبیلہ یہ چاہتا تھا کہ حجر اسود کو ہم نصب کریں گے اور دوسرا چاہتا تھا کہ ہم نصب کریں گے۔ معاملہ تلواروں تک پہنچ گیا اور ایک قبیلے والوں نے خون کے ایک پیالے میں اپنی انگلیاں ڈبو کر چاٹ لیں اور قسم کھالی کہ یا تو قتل کردیں گے یا قتل ہو جائیں گے، تو ابو مغیرہ مخزومی نے یہ رائے دی کہ کل جو شخص اس مسجد کے باب بنی شیبہ میں سے سب سے پہلے داخل ہوگا وہ ہی اس پتھر کو نصب کرے گا۔ سب نے اس رائے کو پسند کیا تو صبح کے وقت سب سے پہلے داخل ہونے والے ہمارے پیارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے تو انہوں نے کہا: یہ امین ہے، ہم پسند کرتے ہیں کہ یہ ہی حجر اسود کو دیوار میں نصب کریں تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب قبیلے والے ایک ایک سردار کو چن لیں اور حجر اسود کو ایک چادر میں رکھا اور سب نے ایک ایک کنارہ اس چادر کا پکڑ لیا اور انہوں نے اس چادر کو بلند کیا اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کو اپنے ہاتھوں سے دیوار میں نصب کیا اور وہ سب خوش ہوگئے۔

قریش نے اس تعمیر میں بہت تبدیلیاں کیں۔ پہلے کعبہ کا ارتفاع 9 گز تھا اب اٹھارہ گز کر کے عمارت کو مضبوط بنا دیا ہے۔

سوال نمبر 3: رضاعت وشق صدرِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر مضمون تحریر کریں؟

جواب: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی والدہ ماجدہ نے کئی دن دودھ پلایا پھر اس کے بعد ابولہب کی آزاد کردہ لونڈی نے یہ عمل کیا۔ پھر حضرت حلیمہ نے اس ذمہ کو سرانجام دیا۔ قریش میں دستور تھا کہ لوگ اپنے شیر خوار بچوں کو بدوی آبادی میں بھیج دیا کرتے تھے تاکہ بچے بدوؤں میں پل کر فصاحت اور عرب کی خصوصیات حاصل کریں اور مدت رضاعت کے بعد عوضانہ دے کر واپس لے آتے تھے۔ اس لیے شہر میں دو دفعہ سال کے اندر عورتیں جاتیں اور بچوں کو لا کر ان کی پرورش کرتی تھیں۔ چنانچہ ایک دفعہ حلیمہ سعدیہ بھی دس عورتوں کے ساتھ شہر میں آئیں اور یہ سال بہت قحط سالی کا تھا۔ حلیمہ کے پاس ایک اونٹنی تھی جو بھوک کے مارے دودھ بھی نہ دیتی تھی اور نہ ہی تیز چل سکتی تھی۔ جاتے وقت تو آپ

کی اونٹنی تمام عورتوں کی اونٹنیوں سے سست تھی لیکن جب آپ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر آئیں تو آتے وقت آپ کی اونٹنی سب اونٹنیوں سے آگے تھی۔ دوسری عورتیں کہنے لگیں کہ حلیمہ اونٹنی اور لائی ہو یا کیا معاملہ ہے؟ تو حلیمہ سعدیہ نے فرمایا: اونٹنی تو وہی ہے لیکن سوار اور ہے۔ اس طرح آپ کی قسمت جاگی اور آپ کو بہاریں مل گئیں۔

شق صدر کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ آپ کا شق صدر چار دفعہ ہوا۔ پہلی دفعہ جب آپ کا شق صدر ہوا کی عمر دو سال کی تھی۔ دوسری دفعہ جب آپ کی عمر مبارک 10 کی تھی۔ تیسری دفعہ غار ثور میں اور چوتھی دفعہ جب آپ معراج شریف پر تشریف لے جانے لگے تھے۔ ایک دن آپ اپنے رضاعی بھائی عبداللہ کے ساتھ گھر کی بیک سائیڈ پر تھے کہ اچانک دو فرشتے آئے اور انہوں نے آپ کو لٹا کر آپ کا پیٹ چاک کیا تو اس پر عبداللہ جو کہ آپ کا بھائی تھا وہ بھاگا اور گھر جا کر کہنے لگا کہ ماں جی! میرے رضاعی بھائی کو دو شخصوں نے لٹا کر اس کا پیٹ پھاڑ لیا اور وہ سفید لباس میں تھے۔ اس پر حضرت حلیمہ اور آپ کے شوہر بھاگے اور جا کر دیکھا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے تھے تو حضرت حلیمہ نے پوچھا کہ بیٹا آپ کو کیا ہوا تھا تو فرمایا: دو شخص آئے کہ انہوں نے سفید لباس پہنے ہوئے تھے اور آ کر انہوں نے مجھے لٹایا اور میرا پیٹ پھاڑ دیا۔

سوال نمبر 4: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد قصی، عبد مناف اور ہاشم کے حالات زندگی تحریر کریں؟

جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد کے حالات زندگی:

قصی بن کلاب: آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جد خامس ہیں۔ نہایت عزت و اقتدار کے مالک تھے۔ ان کا اصل نام "زید" تھا۔ باپ کا نام کلاب اور والدہ کا نام فاطمہ تھا۔ کلاب کی وفات کے بعد والدہ نے بنو عذرہ کے ربیعہ بن حرام نامی شخص سے نکاح کرلیا۔ چونکہ ربیعہ بن حرام شام کا باشندہ تھا' وہ اپنی بیوی کے ساتھ "زید" (جو ابھی بچے تھے) کو بھی شام لے گیا۔ ربیعہ نے اپنی اہلیہ فاطمہ سے کہہ دیا تھا کہ جوان ہونے کے بعد

زید اپنے خاندان میں مکہ آجائے گا۔ زید اپنے (مکہ) سے دور ملک شام میں لے جائے گئے تھے' اس لیے انہیں "قصی" (دوری والا) کہا جانے لگا۔ جوان ہونے کے بعد قصی اپنے خاندان میں مکہ آ گئے۔ انہوں نے حلیل خزاعی کی لڑکی سے شادی کرلی۔ حلیل اس وقت کعبہ کا متولی تھا۔ حلیل کی وفات کے بعد کعبہ کی تولیت آپ کے ہاتھ آئی۔ قصی قبیلہ خزاعہ کو بیت المال سے فارغ کر دیا۔ قریش کو وادیوں' گھاٹیوں اور پہاڑوں میں آباد کیا۔ قصی کا اہم کارنامہ "دارالندوہ" کا قیام ہے۔ جھنڈا کی تیاری اور نکاح وغیرہ کی تقریبات اسی ادارہ میں منعقد ہوتی تھیں۔ کعبہ کے متولی ہونے کے علاوہ غریب حجاج اور زائرین کے خورونوش کا اہتمام بھی وہ ہی کرتے تھے۔ سقایت کے لیے قصی نے چمڑے کے حوض تیار کرائے تھے جو ایامِ حج میں حجاج کرام کے لیے منیٰ میں رکھے جاتے تھے۔ یہ پانی اونٹوں پر لاد کر لایا جاتا تھا۔ علاوہ ازیں یہ حوض کعبہ کے پاس حجاج کے لیے رکھے جاتے تھے۔ ایک دفعہ ایام حج میں قریش کو جمع کر کے یوں خطاب کیا: تم خدا کے گھر کے متولی ہو' حجاج خدا کے مہمان اور اس کے گھر کے زائرین ہیں۔ وہ دوسرے مہمانوں کی نسبت تمہاری میزبانی کے زیادہ حقدار ہیں۔ اس لیے تم ایام حج میں ان کے کھانے پینے کے لیے کچھ مقرر کرو"۔ اس خطاب کے بعد قریش نے سالانہ کچھ رقم مقرر کی اور غریب حجاج کے لیے طعام ونوش کا اہتمام ہونے لگا۔ یہ تمام اعزازات قریش کے پاس تھے لیکن ان کی امارت قصی کے پاس تھی۔ قصی کا دوسرا اہم کارنامہ حجاج کرام کے لیے منیٰ میں روشنی کا اہتمام کرنا تھا۔

۲- عبد مناف: قصی کے چار لڑکے تھے: (۱) عبدالدار (۲) عبد مناف (۳) عبدالعزیٰ (۴) عہد۔ دو لڑکیاں تھیں: (۱) تمحر (۲) برہ۔ لڑکوں میں زیادہ معزز و اشرف عبدناف تھے' جو شکل وصورت' جذبہ خدمت خلق اور مہمان نوازی کے اعتبار سے آپ والد قصی کے مظہر تھے۔ آپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جد رابع تھے۔ اصل نام "مغیرہ" تھا۔ پیشانی میں نورِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی چمک نمایاں تھی جس وجہ سے "قمر البطحی" کہلاتے تھے۔ قصی بوڑھے ہوئے تو اپنے بڑے لڑکے "عبدالدار" سے فرمایا: میں تمہیں مرتبہ ومقام کے لحاظ سے دوسرے بھائیوں کے برابر کرتا ہوں۔ پھر انہوں نے حرم کے تمام

مناصب ان کے سپرد کر دیے اور بروقت احترامِ پدری کے پیش نظر کسی نے بھی لب کشائی نہ کی۔ان کی وفات کے بعد بھائیوں میں اختلافات پیدا ہو گئے۔عبد مناف کے چار لڑکے تھے: (۱) ہاشم (۲) عبدالشمس (۳) مطلب (۴) نوفل۔

سب بھائیوں میں ہاشم سب سے زیادہ معزز و اشرف تھے۔

۳-ہاشم: خاندانی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے آپ بھی تولیت کعبہ اور سقایت وغیرہ کے مناصب پر فائز ہوئے۔آپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جدِ ثالث تھے۔ حجاج کرام کے لیے خورونوش کا اہتمام کرتے تھے۔حتیٰ کہ جانوروں اور حیوانات کو بھی خوراک فراہم کرنے میں دلچسپی لیتے تھے۔آپ کا اصل نام ''عمرو'' تھا اور علو مرتبہ یک بنا پر ''عمرو العلاء'' کہلاتے تھے۔ایامِ حج میں کعبہ سے پشت لگا کر آپ نے اپنے خاندان قریش سے یوں خطاب فرمایا: اے گروہِ قریش! تم خدا کے گھر کے پڑوسی ہو۔خدا نے بنی اسماعیل سے تم کو تولیت کعبہ کا شرف بخشا ہے اور تم کو اس کے پڑوس کے لیے خاص کیا ہے۔ خدا کے گھر کے زائرین تمہارے پاس آتے ہیں اور کعبہ کی تعظیم کرتے ہیں۔پس یہ خدا کے مہمان ہیں۔خدا کے مہمانوں کی میزبانی کا حق سب سے زیادہ تم پر ہے۔لہٰذا تم ان کا احترام واکرام کررو۔ خدا کی قسم! اگر اس مقصد کے لیے میرے پاس دولت و سرمایہ ہوتا تو میں تمہیں کبھی تکلیف نہ دیتا۔آپ کی پیشانی سے نورِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم چمکتا تھا اور لوگ احترام کی وجہ سے آپ کی دست بوسی کرتے تھے۔آپ نے بنو عدی میں سلمٰی بنت عمرو کے ساتھ نکاح کیا۔آپ کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام ''شیبہ'' رکھا گیا۔پچیس سال کی عمر میں ملک شام میں انتقال کیا اور وہیں مدفون ہوئے۔

سوال نمبر 5: واقعہ ہجرت تحریر کریں؟

جواب: جب قریش آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے پر متفق ہوئے تو جبرائیل امین نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ قریش کا آپ کو قتل کرنے کا منصوبہ ہے، لہٰذا آج رات آپ اپنے بستر پر نہ سوئیں تو اسی دن دوپہر کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے اجازت لینے کے بعد اندر داخل ہوئے تو

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہمراہی کی اجازت مانگی تو آپ نے قبول فرمایا۔پھر آپ اپنے گھر تشریف لے گئے اور جب رات ہوئی تو کفار نے آپ کے گھر کو چاروں اطراف سے گھیر لیا اور کہنے لگے کہ جب آپ سو جائیں گے تو ہم آپ کو فوراً قتل کر دیں گے۔نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر میں موجود تھے۔آپ نے حضرت علی سے فرمایا: اے علی تم میرے بستر پر سو جاؤ اور صبح لوگوں کی امانتیں دے کر مدینے آ جانا۔پھر آپ نے اپنے گھر کے صحن سے مٹھی بھر مٹی لی اور سورۃ یٰسین کی پہلی چند آیات پڑھتے ہوئے قریش کی طرف پھینک دی اور قریش کے درمیان سے صاف نکل گئے۔قریش کو ایک آدمی نے بتایا کہ حضرت تو آپ کے سروں پر مٹی ڈال کر چلے گئے ہیں۔انہوں نے جب اپنے سروں پر ہاتھ مارا تو واقعی ہی ان کے سروں پر مٹی تھی۔جب انہوں نے اندر جا کر دیکھا تو بستر پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سوتے ہوئے پایا اور علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تیرا دوست کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے نہیں علم۔پھر قریش نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے نشانات کے مطابق غار ثور میں پہنچے۔نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ رات کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہی غارِ ثور میں تشریف لے آئے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو کندھوں پر بٹھا کر غارِ ثور میں پہنچایا تھا۔پہلے غار میں خود داخل ہوئے اور غار کی صفائی کی اور اپنی قمیص کے ٹکڑوں کے ساتھ سب سوراخ بند کیے اور دو سوراخ بچ گئے تھے۔آپ نے ان پر اپنے قدموں کی ایڑیوں کو رکھا اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اندر بلایا اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی گود میں سر رکھ کر سو گئے۔الغرض قریش جب غارِ ثور پر پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے فوراً مکڑی کو حکم دیا کہ غار کے دروازے پر جال بنا تو مکڑی نے جالا تن دیا اور کبوتری نے انڈے دے دیے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہہ رہے تھے کہ کہیں کفار نے آپ کے قدموں کی طرف دیکھ لیا تو وہ ہمیں دیکھ لیں گے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! غم نہ کر اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔تین راتیں غارِ ثور میں ٹھہرنے کے بعد پھر آپ مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔

سوال نمبر 6: مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعمیر پر نوٹ تحریر کریں؟

جواب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ناقہ جہاں بیٹھا وہ جگہ دو نجاری یتیموں سہیل اور سہل کی تھی جن کے ولی حضرت اسعد نجاری خزرجی تھے۔ وہ اس زمین میں کھجوریں خشک کرنے کے لیے پھیلا دیا کرتے تھے۔ اس کے ایک حصہ میں حضرت اسعد نے نماز کے لیے جگہ مختص کی تھی اور باقی جگہ پر قبریں اور گڑھے تھے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد وسیع بنانے کا اسی جگہ پر ارادہ فرمایا اور ان یتیموں کو بلایا اور فرمایا: قیمت پر ہم زمین خریدنا چاہتے ہیں تو انہوں نے کہا: ہم ویسے ہی نذرانہ پیش کرتے ہیں لیکن نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول نہ فرمایا اور عوض دے کر زمین خریدی اور وہاں سے قبریں اکھڑوا کر ہڈیاں کہیں اور جگہ دفن کروائیں، گڑھے برابر فرما دیے اور تعمیر کا کام شروع ہوا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی کام کیا اور اپنی چادر میں اینٹیں اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے اور یوں فرما رہے تھے: خدایا بیشک اجر آخرت کا اجر ہے تو انصار مہاجرین پر رحم فرما۔

یہ مسجد نہایت سادہ تھی، بنیادیں تین ہاتھ تک پتھر کی تھیں اور دیواریں کچی اینٹوں کی تھیں اور ستون کھجور کے تھے۔ قبلہ بیت المقدس کی طرف رکھا گیا۔ تین دروازے تھے ایک جانب کعبہ اور دو دائیں بائیں تو جب قبلہ بدل کر کعبہ کی طرف ہوا تو خانہ کعبہ کی طرف سے دروازہ بند کر کے اس کے مقابل شمالی جانب نیا دروازہ بنایا۔ چھت پر چونکہ مٹی کم تھی اور جب بارش آتی تو کیچڑ ہو جاتا اور نمازی جب بھی آتے تو اپنے کپڑوں میں کنکریاں اٹھا کر لاتے اور اپنی جگہ پر بچھا کر نماز پڑھتے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ خوب ہے اور کنکروں کا فرش بنا دیا۔

سوال نمبر 7: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح مؤاخات قائم فرمایا تحریر کریں؟

جواب: مہاجرین اپنے وطن سے بے سروسامان نکلے تھے اس لیے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد جامع کی تعمیر کے بعد مہاجرین و انصار میں رشتہ داری اور اخوت قائم کیا تاکہ مہاجرین غربت، وحشت اور اہل وعیال کی مفارقت محسوس نہ کریں اور ایک دوسرے سے مدد ملے۔ مہاجرین کی تعداد پینتالیس یا پچاس تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر دو گروہ

میں سے دو مردوں کو بلا کر فرماتے تھے کہ یہ اور تم بھائی ہو۔ یہ آپ کا فرمانا ہی تھا کہ وہ درحقیقت بھائی بھائی بن گئے۔ چنانچہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد بن ربیع انصاری کو بھائی بنایا تو حضرت عبدالرحمٰن نے کہا: اے میرے بھائی میں انصار میں سے سب سے زیادہ امیر ہوں اور میں اپنا نصف مال آپ کو دیتا ہوں، میری دو بیویاں ہیں اور آپ کو ان دونوں میں سے جو پسند آئے وہ مجھے بتا دو میں اس کو طلاق دے دیتا ہوں اور عدت گزرنے پر آپ اس سے شادی کر لینا۔ حضرت سعد بن ربیع نے کہا: تیرا مال اور تیری بیویاں تجھے مبارک ہوں مجھے کسی تجارت کا رستہ بتا دو تو حضرت عبدالرحمٰن نے بنی قینقاع کے بازار کا راستہ بتایا تو آپ ہر روز تجارت کی غرض سے جاتے اور کچھ دام شام کو لاتے چند دنوں میں ہی آپ امیر ہو گئے اور دوسرے کئی مہاجرین نے بھی تجارت کا کام شروع کر دیا۔

سوال نمبر 8: اذان کی ابتدا اور تحویل قبلہ کے واقعات کو تحریر کریں؟

جواب: جب مدینہ منورہ میں جامع مسجد تیار ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خیال آیا کہ مسلمانوں کو نماز کے لیے کس طرح جمع کیا جائے تو آپ نے اصحاب سے مشورہ کیا۔ اس پر صحابہ نے مختلف آراء پیش کیں۔ بعض نے کہا: آگ جلا کر اونچی کر دی جائے مسلمان اس کو دیکھ کر جمع ہو جایا کریں گے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مشابہت مجوس کی وجہ سے اس طریقہ کو پسند نہ کیا۔ بعض نے کوئی رائے دی اور بعض نے کوئی الغرض حضرت عبداللہ بن زید کو خواب میں سارا طریقہ کار بتلا دیا گیا تو انہوں نے اپنا خواب بارگاہ رسالت میں پیش کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حق ہے اس کے بارے میں مجھے وحی مل چکی ہے۔ آپ نے فرمایا: اے عبداللہ! یہ کلمات بلال کو سکھا دو اور بلال ہی آذان پڑھیں گے کیونکہ ان کی آواز آپ سے بلند اور نرم و شیریں ہے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

واقعہ تحویل قبلہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے مکہ میں کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے اور

ہجرت کے بعد بحکم الٰہی بیت المقدس آپ کا قبلہ مقرر ہوا۔ چنانچہ آپ نے سولہ یا سترہ ماہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی۔ یہودیوں نے آپ پر طعن کیا کہ آپ کرتے تو ہماری مخالفت ہیں لیکن قبلہ میں ہمارے تابع ہیں؟ اس لیے آپ کی آرزو تھی کہ ملت ابراہیمی کی طرح قبلہ بھی ابراہیمی ہی ہو۔ مدت مذکورہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس آرزو کو پورا کیا اور آپ کا قبلہ کعبہ شریف کر دیا گیا۔ اس تحویل کی غرض یہ ہے کہ نصف رجب بروز دوشنبہ کو آپ نماز ظہر پڑھا رہے تھے۔ مسجد بنی سلمہ میں تیسری رکعت کے رکوع میں آپ نے وحی الٰہی کے ذریعے نماز میں ہی اپنا رخ کعبہ کی طرف کر لیا' اس مسجد کو مسجد قبلتین بھی کہتے ہیں۔ ایک نمازی جو شامل جماعت عصر کے وقت مسجد بنی حارثہ میں گیا اور ان کو قبلہ کی اطلاع کی تو انہوں نے بھی نماز کے اندر ہی رخ کعبہ کی طرف کر لیا اور دوسرے روز قباء میں بھی نماز کی حالت میں خبر پہنچی تو انہوں نے بھی اپنا رخ کعبہ کی طرف کر لیا۔ تبدیلی کا یہ عمل یہودیوں پر بہت سخت گراں گزرا اور اعتراض کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اعتراض کا پھر جواب دیا کہ مشرق و مغرب بلکہ جہات ستہ سب خدا کی ہیں اس کو کسی خاص جہت سے خصوصیت نہیں ہے۔

سوال نمبر 9: غزوۂ احد کو اپنے الفاظ میں مختصراً قلمبند کریں؟

جواب: ماہ شوال میں غزوۂ احد وقوع میں آیا۔ جب قریش بدر میں شکست فاش کھا کر مکہ میں آئے تو ابوسفیان کے قافلے کا تمام مال دار الندوہ میں رکھا ہوا پایا۔ عبداللہ بن ابی ربیعہ اور ابوجہل وغیرہ ابوسفیان جو کہ ابھی تک مسلمان نہیں ہوا تھا۔ اس کے پاس آ کر کہنے لگا کہ اپنے مال کے ذریعے ہماری مدد کرو تا کہ ہم ایک لشکر تیار کر کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بدلہ لیں۔ سب نے اس رائے کو بخوشی قبول کیا اور قریش نے ایک بڑی سرگرمی سے تیاری کی اور قبائل عرب کو بھی جنگ کی دعوت دی۔ مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کی بھی ایک جماعت تھی۔ ان میں سے کچھ ناچنے والی اور کچھ گانے والی بھی شامل تھیں۔ قریش کے سرداروں کی عورتیں بھی ان کے ساتھ تھیں۔ قریش کی کل تعداد تین ہزار تھی جن میں سے سات سو زرہ پوش تھے۔ ان کے ساتھ دو سو گھوڑے، تین ہزار اونٹ اور پندرہ عورتیں تھیں۔

مسلمانوں کی تعداد ایک ہزار تھی۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کی ہزار کی جمعیت کے ساتھ روانہ ہوئے فجر کے وقت مقام باغ شوط میں پہنچ کر نماز فجر ادا کی اور وہاں سے مسلمانوں میں سے تین سو منافق علیحدہ ہو کر واپس آ گئے۔ وہاں سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سات سو کی جمعیت کے ساتھ احد کی طرف روانہ ہوئے اور جا کر جنگ کی اور کافر بھاگ گئے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے 50 سے زائد صحابہ کو پہاڑ کی چوٹی پر کھڑا کیا تھا اور فرمایا: جب تک جنگ ختم نہ ہو جائے تب تک تم نے نیچے نہیں آنا۔ جب مسلمانوں کو فتح ہوئی جو پہاڑ کے اوپر صحابہ کھڑے تھے وہ پہاڑ سے نیچے اتر کر مال غنیمت کو جمع کرنے کے لیے دوڑے۔ چونکہ دوسرے صحابہ مال غنیمت جمع کر رہے تھے وہ بھی پہاڑ سے اتر آئے چند ایک صحابہ نے ان کو منع کیا اور کہا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب تک میں نہ کہوں تم نے نیچے نہیں آنا۔ لہٰذا تم نیچے نہ جاؤ لیکن اس کے باوجود وہ اتر گئے۔ جس وجہ سے ابوسفیان نے موقع پا کر پہاڑ کے نیچے سے حملہ کیا اور مسلمان جو پہاڑ کے اوپر تھے ان کو شہید کر دیا۔ اس جنگ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک بھی شہید ہوئے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ان صحابہ کرام سے ناراض ہوئے جنہوں نے مال کے خیال میں آ کر پہاڑ کو چھوڑ دیا لیکن اس کے باوجود مسلمانوں کو فتح ہوئی اور کفار کو شکست۔ اللہ تعالیٰ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے سے ان صحابہ کرام کو بھی معاف کر دیا جنہوں نے آپ کے حکم کی کچھ خلاف ورزی کی تھی۔ اس طرح لہٰذا مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔

سوال نمبر 10: والیان ملک جن کو خطوط ارسال کیے گئے کسی چار والیان کے نام اور کسی ایک کا خط عربی یا اردو میں تحریر کریں؟

جواب: والیان کے نام

(۱) ہوزہ بن علی الحنفی۔ (۲) خسرو پرویز بن ہرمز بن نوشیراں شاہ۔ (۳) قیصر روم
(۴) اصحمہ نجاشی شاہ۔

خط

ہوزہ بن علی الحنفی یمامہ کی طرف خط یوں لکھا گیا:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ من محمد رسول الله الى هوة بن على
سلام على من اتبع الهدى واعلم دينى سيظهرانى انتهى الخف
والحافر فا سلم تسلم اجعل ماتحت يديك، محمد رسول الله

القسم الثانی ...... تاریخ الخلفاء

سوال نمبر 1: خلفاء اربعہ کے نام، کنیت، لقب، تاریخ وصال اور مدت خلافت تحریر کریں؟

جواب: خلفائے اربعہ کے نام درج ذیل ہیں:

(۱) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ (۲) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔
(۳) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ۔ (۴) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ۔

حضرت ابوبکر صدیق کا اسم گرامی عبداللہ بن ابی قحافہ ہے اور آپ کا لقب صدیق ہے کیونکہ آپ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بغیر تردد کے تصدیق کی تھی اور آپ کی کنیت ابوبکر تھی۔

آپ کا وصال بعمر ۶۳ سال منگل کی رات ۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۳ھ کو ہوا۔ مدت خلافت دو یا اڑھائی سال کی ہے۔

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ کا لقب امیر المؤمنین تھا اور آپ کا وصال ۲۶ ذی الحجہ ۲۳ھ کو بروز بدھ ہوا۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا دور خلافت گیارہ سالوں پر محیط ہے۔

مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ حضرت عثمان غنی ہیں۔ آپ کا نام ونسب یوں ہے:
حضرت عثمان بن عفان بن ابوالعاص بن امیہ۔

آپ کی کنیت ابوعمر تھی لیکن اسلام لانے کے بعد حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے جب آپ کے صاحبزادے عبداللہ کی ولادت ہوئی تو آپ کی کنیت ابوعبداللہ رکھ دی گئی۔ آپ کا وصال جمعہ کے دن ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ کو ہوا۔ آپ نے بارہ سال خلافت کی۔

مسلمانوں کے خلیفہ چہارم حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ کی کنیت اور لقب ابوتراب تھا اور آپ کا وصال ۱۹ رمضان ۴۰ھ کو ہوا اور آپ نے پانچ سال خلافت کی۔

سوال نمبر 2: سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کس کس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا مال تصدق کیا؟

جواب: حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنا سارا مال آپ پر صدقہ کر دیا اور صدقہ اس طرح کیا کہ ایک دفعہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مال خرچ کرنے کا حکم دیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنا نصف مال لے آئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنا پورے کا پورا مال لے آئے اور خرچ کر دیا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ابوبکر گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کر آئے؟ آپ نے عرض کی گھر والوں کے لیے اللہ اور اللہ کا رسول کافی ہے۔ اس طرح آپ نے اپنا سارا مال آپ پر صدقہ کیا۔

سوال نمبر 3: سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت آیت واحادیث سے ثابت کریں۔

جواب: آپ کی خلافت کے بارے میں قرآنی آیات:

يَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ والی آیت سے آپ کی خلافت ثابت ہے۔ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ والی آیت میں مُخَلَّفِيْنَ سے مراد قبیلہ بنوحنیفہ ہے اور اُولِىْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ والی آیت سے خلافت ابوبکر مراد ہے۔

آپ کی خلافت کے بارے میں احادیث مبارکہ:

امام ترمذی وحاکم نے حذیفہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کو چاہیے کہ میرے بعد ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی اتباع کریں۔

ابوالقاسم بغوی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے لکھا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خود فرماتے سنا ہے: میرے بعد بارہ خلفاء ہوں گے اور ابوبکر تھوڑا عرصہ زندہ رہیں گے۔ اس حدیث کی صحت پر سب کا اتفاق ہے۔

سوال نمبر 4: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے پر موافقۃ قرآن سے چار مثالیں دیں؟

جواب: شیخین نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری رائے سے اتفاق کیا۔

(۱) ایک مرتبہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کاش ہم مقام ابراہیم پر نماز پڑھتے تو فوراً آیت مبارکہ نازل ہوئی: وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى

(۲) ایک دفعہ میں نے کہا: یا رسول اللہ! امہات المؤمنین کے سامنے ہر طرح کے نیک اور بد مرد آتے ہیں تو آپ انہیں پردے کا حکم دیں! فوراً آیت حجاب مبارکہ نازل ہوئی۔

(۳) نشہ کی حالت میں نماز پڑھنے کی آیت کا نزول:

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ جس میں میسر کو حرام قرار دیا گیا۔

(۴) آپ نے فرمایا: یہودی سرپھری قوم ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہی حکم نازل فرما دیا۔

سوال نمبر 5: شہادت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر مختصراً مضمون تحریر کریں؟

شہادت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے ابتدائی چھ سالوں میں لوگوں کے ساتھ مثالی حسن سلوک کیا تھا اور لوگوں کو آپ سے کبھی کوئی شکایت نہ ہوئی بلکہ نرم مزاجی کی وجہ سے حضرت صدیق اکبر اور ضحرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما سے بھی زیادہ عوام میں محبوب تھے' کیونکہ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کے مزاج میں قدرے شدت تھی۔ جبکہ آپ میں اس کا نام ونشان نہ تھا۔ چھ سال بعد آپ نے اپنے بعض اعزاء واقارب کو مختلف مناصب پر تعینات کر دیا اور بیت المال سے مالی امداد کی جس کے نتیجہ میں لوگ آپ سے متنفر ہونے لگے اور طرح طرح اعتراضات کرنے لگے۔ دن بدن یہی مخالفت تحریک کی شکل اختیار کر گئی اور آپ کے خلاف شورش برپا ہوگیا۔ بالآخر بلوائیوں نے آپ کو چالیس

دن تک محاصرے میں رکھنے کے بعد ۳۵ھ میں شہید کر دیا۔

سوال نمبر 6: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور فتنۂ خوارج پر نوٹ تحریر کریں؟

جواب: کوفہ پہنچ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے خارجیوں نے علیحدگی اختیار کر لی اور کہا: ہمیں اللہ کے سوا کسی دوسرے کی حکومت قبول نہیں۔ اس کے بعد تمام خارجی کوفہ کے مشہور مقام حروراء میں بغاوت کے لیے جمع ہوئے۔ جہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بھیجا جنہوں نے خارجیوں سے بحث مباحثہ کر کے ان کو شکست دی۔ غرضیکہ تمام خارجی وہاں سے چلے گئے اور ان میں کچھ خارجی مقام نہروان میں مقیم ہوئے جو مسافروں کی آمد ورفت میں مزاحمت کرتے، ان کا مال لوٹتے اور انہیں تکلیفیں دیتے تھے۔ چنانچہ ۳۸ھ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نہروان پہنچ کر خارجیوں کو موت کے گھاٹ اتارا۔

سوال نمبر 7: ہر خلیفہ رضی اللہ عنہ کی شان میں ایک حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم تحریر کریں؟

جواب: ابوبکر کی شان میں حدیث مبارکہ: حضرت ابوارویٰ دوسی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں دربارِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر تھا میں ابوبکر اور عمر فاروق حاضر ہوئے۔ تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کا لاکھ شکر ہے جس نے تم دونوں کو میرا معاون اور مددگار بنایا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شان میں حدیث مبارکہ: امام ترمذی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ شیاطین، جنات اور برے آدمی سب کے سب عمر سے دور بھاگ رہے ہیں۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شان میں حدیث مبارکہ: شیخین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی آمد پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے ٹھیک کیے اور فرمایا: میں اس شخص سے کیوں حیاء نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شان میں حدیث مبارکہ: شیخین نے سعد بن ابی وقاص کے حوالے سے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جنگ تبوک میں جانے سے روکا تو آپ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے بچوں اور خواتین میں اپنا خلیفہ بنا کر تشریف لے جا رہے ہیں؟ اس پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! میں تم کو اس طرح چھوڑ کر جا رہا ہوں جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے بھائی ہارون کو چھوڑ کر گئے تھے اور فرق صرف اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

☆☆☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس لأهل السنة باکستان

الثانویة الخاصة (السنة الاولیٰ) الموافق

سنة 1435ھ 2014ء

﴿چھٹا پرچہ: بلاغت﴾

مقررہ وقت: تین گھنٹے — کل نمبر 100

نوٹ: پہلا سوال لازمی ہے باقی چھ میں سے چار سوال حل کریں؟

سوال نمبر 1: **الاستعارة هی مجاز علاقته المشبهة کقوله تعالی "کتاب انزلناه الیك لتخرج الناس من الظلمات الی النور . ای من الضلال الی الهدی . فقد استعملت الظلمات والنور فی غیر معنا هما الحقیقی والعلاقة المشبهة بین الضلال والظلام والهدی والنور والقرینة ماقبل ذلك .**

(ا) عبارت پر اعراب لگا کر اردو میں ترجمہ کریں؟ (10)

(۲) استعارہ کی اقسام مع تعریفات امثلہ تحریر کریں؟ (10)

سوال نمبر 2: "سرقة الکلام انواع"۔

(ا) سرقة الکلام کا مفہوم واضح کریں؟ (6)

(۲) اس کی اقسام میں سے انتحال، اغارہ اور المام کی تعریفات مع امثلہ سپرد قلم کریں؟ (14)

سوال نمبر 3: جناس کی تمام اقسام پر محیط، مثالوں سے مزین نوٹ لکھیں؟ (20)

سوال نمبر 4: کوئی سے چار محسنات معنویہ بمع تعریفات وامثلہ سپرد قلم کریں؟ (20)

سوال نمبر 5: (ا) مجاز مرسل کی تعریف لکھیں؟ (4)

(۲) مجاز مرسل کے علاقات بمع امثلہ سپرد قلم کریں؟ (16)

سوال نمبر 6: اغراض تشبیہ بمع امثلہ سپرد قلم کریں؟ (20)

سوال نمبر 7: اصطلاحات کی تعریفات لکھیں؟ (20)

بیان۔ تشبیہ۔ کنایہ۔ مجاز عقلی۔ سجع۔ عکس۔ مبالغہ کنایہ۔ استعارہ تمثیلیہ۔ تلویح۔ تصدیر

☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اول) برائے طلباء بابت 2014ء

چھٹا پرچہ: بلاغت

سوال نمبر 1: اَلْاِسْتِعَارَۃُ ھِیَ مَجَازٌ عَلَاقَتُہ الْمُشَبَّھَۃُ کَقَوْلِہٖ تَعَالٰی "کِتَابٌ اَنْزَلْنَاہُ اِلَیْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ ۔ اَیْ مِنَ الضَّلَالِ اِلَی الْھُدٰی ۔ فَقَدْ اُسْتُعْمِلَتِ الظُّلُمَاتُ وَالنُّوْرُ فِیْ غَیْرِ مَعْنَا ھُمَا الْحَقِیْقِیّ وَالْعَلَاقَۃُ الْمُشَبَّھَۃُ بَیْنَ الضَّلَالِ وَالظَّلَامِ وَالْھُدٰی وَالنُّوْرِ وَالْقَرِیْنَۃُ مَاقَبلَ ذٰلِكَ ۔

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) استعارہ کی اقسام مع تعریفات امثلہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ

استعارہ وہ مجاز ہے جس میں تشبیہ والا علاقہ ہو جیسے: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: یہ کتاب ہے جس کو ہم نے نازل کیا آپ کی طرف تاکہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالیں یعنی گمراہی سے ہدایت کی طرف۔ تحقیق استعال کیا گیا ظلمات اور نور کو ان کے حقیقی معنی کے غیر میں یعنی ضلال او وظلام کے درمیان۔ ہدایت اور نور کے درمیان علاقہ مشابہت کا ہے اور قرینہ اس کا ماقبل ہے۔

(ب) استعارہ کی اقسام:

طرفین کے اعتبار سے استعارہ کی دو قسمیں ہیں:

نمبر ا: استعارہ تصریحیہ:

وہ استعارہ ہے جس کا لفظ بہ صراحۃ مذکور ہو جیسے:

"فامطرت لؤلؤا من نرجس وسقت
وردا وعصت علی العناب بالبرد"

اس شعر میں شاعر نے موتی، نرگس، گلاب، عناب اور اولے کو بالترتیب آنسو، آنکھوں، رخساروں، انگلیوں کے پورے اور دانتوں کے لیے استعارہ کیا ہے۔ اس میں مشبہ بہ واضح طور پر مذکور ہے۔

نمبر۲: استعارہ مکنیہ:

وہ ہے جس میں مشبہ بہ محذوف ہو لیکن اس کے لوازمات میں سے کسی چیز سے اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہو جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وَاخۡفِضۡ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَةِ" اس آیت میں پرندے کو جھکنے کے لیے استعارہ کیا گیا پھر اس کو حذف کر کے اس کے لوازم یعنی پروں نے دلالت کی ذُل کے لیے۔ پروں کو ثابت کرنا ہی عند البلغاء استعارہ تخییلیہ ہے۔

سوال نمبر 2: "سرقۃ الکلام انواع۔"

(۱) سرقۃ الکلام کا مفہوم واضح کریں؟

(۲) اس کی اقسام میں سے انتحال، اغارہ اور المام کی تعریفات مع امثلہ سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) سرقۃ الکلام:

سرقہ کا مطلب یہ ہے کہ کسی کا مال چوری کرنا لیکن اس جگہ دوسرے کے کلام کو چوری کرنا مراد ہے؟

انتحال کی تعریف:

ناثر یا شاعر دوسرے شخص کے الفاظ کو تبدیل کیے بغیر اس کے مضمون کو اپنے کلام کے ساتھ ملالے یا پھر مترادف الفاظ سے بدل کر اپنے کلام کے ساتھ ملائے یا پھر دوسرے شخص کے الفاظ کو ان کی ضد کے ساتھ بدل دے' یہ سب انتحال کی صورتیں ہیں جیسے: عبداللہ بن

زبیر شاعر نے معن بن اوس کے دو شعر لیے اور دعویٰ کیا کہ وہ اس کے اپنے ہیں۔ وہ شعر یہ ہیں:

اذا انت لم تنصف اخاك وجدته   علی طرف الهجران ان كان يعقل

ويركب حد السيف من تضمه   اذا لم يكن عن شفرة السيف مرحل

اغارہ کی تعریف:

پہلے کلام کا معنی لیا جائے اور الفاظ بدل دیے جائیں اور دوسرا کلام پہلے کلام کے مقابلے میں دوسرے درجے کا یا اس کے مساوی ہو جیسے: شاعر ابوتمام کا شعر ہے:

هيهات لاياتى الزمان بمثله   ان الزمان بمثله لبخيل

ابوالطیب متنبی نے اس میں اس طرح کہا:

اعدى زمان سخاؤه فسخابه   ولقد يكون به الزمان بخيلا

یہاں دوسرا مصرعہ ابوتمام کے دوسرے مصرعے سے ماخوذ ہے۔

المام کی تعریف:

یعنی سرقہ کرنے والا صرف معنی لے اور دوسرا قول پہلے قول کے مقابلہ میں کم درجہ رکھتا ہو یا اس کے مساوی ہو جیسے: ایک شخص نے اپنے بیٹے کے مرثیہ میں کہا:

والصبر لحمد فی المواطن كلها   الا عليك فانه لالحمد

ابوتمام نے چوری کرتے ہوئے اس قول میں کہا:

وقد كان يدعى لابس الصبر حازمًا   فاصبح يدعى حازماً حين يجزع

سوال نمبر3: جناس کی تمام اقسام پر محیط، مثالوں سے مزین نوٹ لکھیں؟

جواب: جناس کی دو صورتیں ہیں: ۱- جناس تام ۲- جناس غیر تام

پھر جناس تام کی چار قسمیں ہیں:

نمبر۱- متماثل: یعنی ایک نوع کے دو لفظوں کے درمیان اتحاد ہو تو متماثل ہے جیسے:

لم نلق غيرك انساناً يلاذبه   فلا برحت لعين الدهر انساناً

یہاں لفظ انسان دو دفعہ آیا ہے اور دونوں ہی ایک نوع یعنی اسم ہیں اور حرکات و سکنات وترتیب حروف میں بھی ایک جیسے ہیں۔

نمبر۲-مستوفی: اگر دونوں لفظوں کی انواع مختلف ہوں تو وہ مستوفی ہے جیسے:

فدارهم مادمت فی دارهم ۔ وارضهم مادمت فی ارضهم

اس شعر میں دار فعل ہے اور دوسرا اسم، پہلا ارض فعل ہے اور دوسرا اسم ۔شکل وصورت تو ایک جیسی ہے مگر انواع میں فرق ہے۔

نمبر۳-متشابہہ: اگر دو ایسے لفظوں کے درمیان جناس تام ہو جن میں سے ایک مرکب اور دوسرا مفرد اور خط میں متحد ہوں جیسے:

اذا ملك لم يكن ذاهبة   فدعه فدولته ذاهبه

اس میں پہلا ذاهبة مرکب ہے جبکہ دوسرا ذاهبة مفرد ہے' کیونکہ وہ اسم فاعل ہے۔

مفروق: اگر دو ہم جنس لفظوں میں سے ایک مرکب اور دوسرا مفرد ہو لیکن کتابت میں متحد نہ ہوں تو مفروق ہے۔جیسے

كلكم قد اخذ الجام ولا جام لنا   ماالذی فی ضر مدید الجام لو جا ملنا

پہلا جام لنا مرکب ہے اور دوسرا مفرد اور کتابت بھی مختلف ہے۔

غیر تام کی بھی چار صورتیں ہیں:

نمبر۱-محرف: صرف ہیئت میں دو لفظ مختلف ہوں جیسے: جبة البرد جنة البرد

نمبر۲-مطرف: جب دو لفظ صرف تعداد حروف میں مختلف ہوں اور لفظ کی زیادتی شروع میں ہو جیسے: والتفت الساق بالساق الی ربك یومئذ المساق ۔ اس میں مساق کے شروع میں میم زیادہ ہے۔

نمبر۳-مذیل: اگر آخر میں حرف زائد ہو تو مذیل جیسے:

یمدون من اید عواص عواصم   تصول باسیاف قواض قواضب

اس میں عواصم اور قواضب کے آخر میں میم اور باء کا اضافہ ہے۔

مضارع: اگر دونوں حروف مختلف ہوں لیکن مخارج کے اعتبار سے دوری نہ ہو جیسے:

ينهون، ينؤن .

نمبر۴-جناس قلب: اگر صرف ترتیب میں فرق ہو جیسے: نیل ولین۔

سوال نمبر 4: کوئی سے چار محسنات معنویہ بمع تعریفات وامثلہ سپرد قلم کریں؟

جواب: نمبر۱-توریہ: ایسا لفظ ذکر کیا جائے جس کے دو معنی ہوں ایک قریب والا اور ایک بعید والا لیکن مراد بعید والا ہو، جس پر کوئی خفیہ قرینہ دال ہوتا ہے۔

جیسے "وهو الذی یتوفاکم باللیل ویعلم ماجرحتم بالنهار"

اس مثال میں لفظ جرح کے دو معانی ہیں قریب والا یعنی زخمی کرنا اور بعید والا یعنی گناہوں کا ارتکاب کرنا۔ یہاں یہی معنی مراد ہے۔

نمبر۲-ابہام: کلام میں ایسا لفظ بولنا جو دو متضاد جہتوں کا احتمال رکھتا ہو جیسے:

بارك الله للحسن   ولبوران فی التحسن

یا امام الهدیٰ ظفرت   ولكن بینت من

اس میں بینت من میں دو متضاد احتمال ہیں کہ عظمت کی وجہ مدح ہوگی یا حقارت کی وجہ سے مذمت ہوگی۔

نمبر۳-طباق: ایسے دو معنوں کو جمع کرنا جو ایک دوسرے کے مقابلہ میں ہو جیسے وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ۔ اس میں ایقاظ اور رقود ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

نمبر۴-مقابلہ: دو یا زیادہ معانی لائے جائیں پھر ان معانی کے مقابل ان کے الفاظ لائیں جائیں جیسے: فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلاً وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا۔

اس میں ضحک، بکاء کے اور قلیل، کثیر کے مقابلے میں ہیں۔

سوال نمبر 5: مجاز مرسل کی تعریف اور علاقات بمع امثلہ لکھیں؟

جواب: تعریف: وہ مجاز جس میں تشبیہ کا علاقہ نہ ہو۔

علاقاتِ مجاز مرسل:

۱-علاقہ سبب: جیسے: عظمت یدفلان

۲-مسببیت جیسے: امطرت السماء نباتا

۳- جزئیت کا علاقہ جیسے: ارسلت العیون لتطلع علی احوال العدو

۴- علاقۂ کلیت جیسے: یجعلون اصابعهم فی اذانهم

۵- علاقۂ ماکان کا اعتبار یعنی ماضی کا اعتبار جیسے: واتوا الیتامی اموالهم

۶- مایکون یعنی مستقبل کا اعتبار کرنا جیسے: انی ارانی اعصر خمرًا

۷- علاقۂ محلیت: جیسے: قرر المجلس ذالك

۸- علاقۂ حالیت: جیسے: ففی رحمة الله هم فیها خالدون

سوال نمبر 6: اغراض تشبیہ بمع امثلہ سپرد قلم کریں؟

جواب: تشبیہ کی درج ذیل اغراض ہوتی ہیں:

نمبر۱: کبھی امکان مشبہ کا بیان مقصود ہوتا ہے۔ جیسے:

فان تفق الانام وانت منهم

فان المسك بعض دم الغزال

شاعر متنبی نے جب دعویٰ کیا کہ اس کا ممدوح یعنی سیف الدولہ چند خصوصیات کی وجہ سے دوسروں سے ممتاز ہے تو اس نے اپنے دعویٰ کو ثابت کرنے کے لیے کستوری سے تشبیہ دی، جس کی اصل غزل کا خون ہے۔

نمبر۲: دوسری غرض مشبہ کے حال کو بیان کرنا ہے جیسے:

کانك شمس والملوك کواکب

اذا طلعت لم يد سنهن کواکب

اس میں ممدوح کو سورج اور بادشاہوں سے تشبیہ دے کر اس کا مقام بیان کر دیا۔

نمبر۳: تیسری غرض مشبہ کے حال کی مقدار بیان کرنا ہے جیسے:

فیها اثنتان واربعون حلوبة   سورا کخافیة الغراب الاشحم

اس میں اونٹنیوں کی سیاہی کو بیان کرنے کے لیے کوے سے تشبیہ دی۔

نمبر۴: مشبہ کے حال کی تقریر بیان کرنا ہے جیسے:

ان القلوب اذا تنافر ودها   مثل الزجاجة کسرها لایجبر

اس میں دلوں کی محبت کو شیشے سے تشبیہ دی یہ بیان کرنے کے لیے کہ پہلی محبت کا اپنی حالت پر آنا مشکل ہے۔

نمبر۵: پانچویں غرض مشبہ کی تزین کرنا ہے جیسے:

سوداء واضحة الجبین کمقلة الظبی الغریر۔ اس میں محبوبہ کے حسن کو ثابت کرنے کے لیے ہرن کی آنکھ سے تشبیہ دی۔

نمبر۶: مشبہ کی قباحت کو بیان کرنا ہے جیسے:

واذا اشار محدثا فکانه   قرد یقهقهه او عجوز تلطم

سوال نمبر 7: اصطلاحات کی تعریفات لکھیں؟

جواب: بیان: وہ علم ہے جس میں تشبہ، مجاز اور کنایہ کی بحثیں ہوں۔

تشبیہ: ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ کسی وصف میں کسی حرف کے ساتھ کسی غرض کے لیے ملانا۔

کنایہ: وہ لفظ ہے جس سے اس کا لازم معنیٰ مراد لیا جائے جبکہ صریح معنی مراد لینا بھی جائز ہو۔

مجاز عقلی: فعل یا شبہ فعل کا اسناد اس چیز کی طرف کرنا جس کے لیے وہ فعل یا شبہ فعل ہیں۔

سجع: نثر کے آخر میں دو فاصلوں کے درمیان موافقت کو سجع کہتے ہیں۔

عکس: کلام کے کسی جزء کو مقدم کر کے الٹا کر دینا۔

مبالغہ: کسی وصف کے بارے میں دعویٰ کرنا کہ وہ شدت یا ضعف میں اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ عقل اسے بعید یا محال سمجھتی ہو۔

کنایہ: تعریف گزر گئی۔

تلویح: اگر کنایہ میں واسطے زیادہ ہوں تو اسے تلویح کہتے ہیں۔

تنظیم المدارس (اهل سنت) پاکستان

سالانہ امتحان شہادۃ الثانویۃ الخاصہ (ایف اے، سال اول)

برائے طلباء سال ۱۴۳۶ھ/2015ء

﴿پہلا پرچہ: قرآن وحدیث﴾

مقررہ وقت: تین گھنٹے — کل نمبر 100

نوٹ: تمام سوالات حل کریں۔

القسم الاوّل...... قرآن پاک

سوال نمبر1: درج ذیل میں سے کسی پانچ آیات مقدسہ کا ترجمہ تحریر کریں؟ ۴۰

۱- يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

۲- وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ۝

۳- قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاۗءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۝

۴- قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ۭ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ۝

۵- رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاۗءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝

۶- اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَ

يَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ۭ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ۝

۷- فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِيْٓ اِنِّىْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ۝

سوال نمبر2: درج ذیل میں سے صرف پانچ کے جواب تحریر کریں؟ (۱۰)

۱- حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کہاں رہتی تھی؟ نینوا، موصل، دمشق

۲- حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی طوفان کے بعد پہاڑ پر اتری؟ احد، جودی، رحمت

۳- حضرت یوسف علیہ السلام کتنے بھائی تھے؟ ۱۰، ۱۱، ۱۲

۴- اصحاب کہف کس بادشاہ کے ظلم سے بھاگے؟ بید روس، دقیانوس، ساریئوس

۵- شاہ مصر نے خواب میں کتنی گائیں دیکھیں؟ ۵، ۷، ۱۱

۶- حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کس مہینے میں ہوا؟ ربیع الاول، رجب، رمضان

۷- فرعون کا لشکر کہاں غرق ہوا؟ بحر قلزم، بحر فارس، بحر روم

القسم الثانی...... حدیث شریف

سوال نمبر3: درج ذیل میں سے دو احادیث مبارکہ کا ترجمہ تحریر کریں؟ (۱۰)×
۱۰=۲۰

۱- وعن ابی الیقظان عمار بن یاسر رضی الله عنه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان طول صلوٰة الرجل وقصر خطبته مئنة من فقهه فاطیلوا الصلاة واقصروا الخطبة

۲- عن ابی هریرة رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من کان یؤمن باالله والیوم الاخر فلیکرم ضیفه ومن کان یؤمن باالله والیوم

الاخر فليصل رحمه ومن كان يؤمن باالله واليوم الاخر فليقل خيرا او ليصمت

٣- عن انس رضی الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتى منى فاتى الجمرة فرماها ثم اتى منزله بمنى ونحر ثم قال للحلاق خذ، واشار الى جانبه الايمن ثم الايسر ثم جعل يعطيه الناس

سوال نمبر 4: درج ذیل میں سے کسی ایک حدیث پر اعراب لگا کر اس کا ترجمہ تحریر کریں؟ (١٠)×١٠=٢٠

١- عن ابی یوسف عبدالله بن سلام رضی الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يآيها الناس افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا الارحام وصلوا والناس نيام تدخلوا الجنة بسلام

٢- عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عيله وسلم من شهد الجنازة حتى يصلى عليها فله قيراط ومن شهدها حتى تدفن فله قيراطان قيل ما القير اطان؟ قال مثل الجبلتين العظيمين

سوال نمبر 5: درج ذیل میں سے پانچ الفاظ کے معانی لکھیں؟ (١٠)

الثكل . الكمان . اللهوات . الايضاع . الكرسف . الترة . الوعثاء . التعريس

☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اول) برائے طلباء بابت 2015ء

﴿پہلا پرچہ: قرآن وحدیث﴾

القسم الاوّل...... قرآن پاک

سوال نمبر 1: درج ذیل میں سے کسی پانچ آیات مقدسہ کا ترجمہ تحریر کریں؟

١- يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

٢- وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ۝

٣- قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۝

٤- قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ۭ قُلْ آللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ۝

٥- رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝

٦- اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ۭ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ۝

۷- فَكُلِىْ وَاشْرَبِىْ وَ قَرِّىْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِىْٓ اِنِّىْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ۝

جواب: ترجمہ آیات:

۱- غیب کی خبر بتانے والے محبوب فرما دیں اس شخص کے لیے جو تمہارے قبضہ میں قیدیوں سے اگر اللہ عزوجل جان لیتا تمہارے دلوں میں بھلائی کو وہ عطاء کرتا تمہیں اس سے بہتر جو تم سے لیا گیا۔ وہ بخش دے گا تمہیں اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے۔

۲- اور اگر وہ راضی ہوتے اس سے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے عطاء کیا اور وہ کہتے کافی ہے ہمیں اللہ عنقریب عطاء فرمائے گا اللہ ہمیں اپنا فضل اور اس کا رسول۔ بے شک ہم اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت کرنے والے ہیں۔

۳- محبوب فرما دیں اے لوگو! تحقیق آیا تمہارے پاس حق تمہارے رب کی طرف سے، پس جس نے ہدایت پائی پس سوائے اس کے نہیں وہ ہدایت حاصل کرتا ہے اپنے لیے اور جو گمراہ ہوا تو سوائے اس کے نہیں ہے اس کی گمراہی اس پر ہے اور نہیں ہوں میں تم پر نگہبان۔

۴- تم فرماؤ بھلا تم بتاؤ وہ جو اللہ عزوجل نے تمہارے لیے رزق اتارا اس میں تم نے اپنی طرف سے حرام وحلال ٹھہرا لیا! تم فرماؤ کہ کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کی اجازت دی یا تم اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو؟

۵- اے میرے رب تو مجھے نماز کو قائم کرنے والا بنا دے اور میری اولاد کو بھی۔ اے ہمارے رب! تو قبول فرما میری دعا کو۔ اے ہمارے رب! تو بخش دے مجھے اور میرے والدین اور مؤمنین کو جس دن حساب قائم ہوگا۔

۶- وہ مقبول بندے ہیں، جن سے کافر پوچھتے ہیں، وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں کہ ان میں سے کون زیادہ مقرب ہے۔ اس کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں، بے شک تمہارے رب کا عذاب ڈرانے والی چیز

ہے۔

۷- پس تو کھا، تو پی اور تو آنکھ ٹھنڈی رکھ۔ پھر اگر تو کسی آدمی کو دیکھے تو کہہ دینا کہ میں نے آج رمضان کا روزہ مانا ہے تو آج ہرگز کسی آدمی سے بات نہ کروں گی۔

سوال نمبر 2: درج ذیل میں سے صرف پانچ کے جواب تحریر کریں؟

۱- حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کہاں رہتی تھی؟ نینوا، موصل، دمشق

۲- حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی طوفان کے بعد پہاڑ پر اتری؟ احد، جودی، رحمت

۳- حضرت یوسف علیہ السلام کتنے بھائی تھے؟ ۱۰، ۱۱، ۱۲

۴- اصحاب کہف کس بادشاہ کے ظلم سے بھاگے؟ بیدروس، دقیانوس، سارینوس

۵- شاہ مصر نے خواب میں کتنی گائیں دیکھیں؟ ۵، ۷، ۱۱

۶- حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کس مہینے میں ہوا؟ ربیع الاول، رجب، رمضان

۷- فرعون کا لشکر کہاں غرق ہوا؟ بحر قلزم، بحر فارس، بحر روم

جواب:

۱- حضرت یونس علیہ السلام کی قوم نینوا میں رہتی تھی۔

۲- حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی طوفان کے بعد جودی پہاڑ پر اتری تھی۔

۳- حضرت یوسف علیہ السلام بارہ بھائی تھے۔

۴- اصحاب کہف دقیانوس بادشاہ کے ظلم سے بھاگے تھے۔

۵- شاہ مصر نے خواب میں سات گائیں دیکھی تھیں۔

۶- حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ماہ رجب میں ہوئی۔

۷- فرعون کا لشکر بحر قلزم میں غرق ہوا تھا۔

القسم الثانی ...... حدیث شریف

سوال نمبر 3: درج ذیل میں سے دو احادیث مبارکہ کا ترجمہ تحریر کریں؟

۱- وعن ابی الیقظان عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ قال سمعت

رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان طول صلوٰة الرجل وقصر خطبته مئنة من فقهه فاطيلوا الصلاة واقصروا الخطبة

٢- عن ابى هريرة رضى الله عنه ان النبى صلى الله عليه وسلم قال من كان يؤمن باالله واليوم الاخر فليكرم ضيفه ومن كان يؤمن باالله واليوم الاخر فليصل رحمه ومن كان يؤمن باالله واليوم الاخر فليقل خيرا او ليصمت

٣- عن انس رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتى منى فاتى الجمرة فرماها ثم اتى منزله بمنى ونحر ثم قال للحلاق خذ، واشار الى جانبه الايمن ثم الايسر ثم جعل يعطيه الناس

جواب: ترجمہ

۱- ابو یقظان عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: مرد کا نماز کو لمبا کرنا اور اپنے خطبہ کو مختصر کرنا یہ اس کے فقیہ ہونے کی دلیل ہے، تم نماز کو لمبا کیا کرو اور خطبہ کو مختصر کرو۔

۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر یقین رکھتا ہے پس اسے چاہیے کہ مہمان کی عزت کرے، جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے پس اسے چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے اور جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے پس چاہیے کہ وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے منیٰ میں تو آپ جمرہ کے پاس تشریف لے گئے پس آپ نے پتھر مارے (کنکریاں) اس کو پھر آپ تشریف لائے اپنی جگہ منیٰ میں اور آپ نے قربانی کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلاق کو حکم فرمایا: تو حلق کرتو آپ نے اشارہ فرمایا سر کی دائیں جانب پھر بائیں

جانب پھر آپ نے مقرر فرمایا: وہ عطاء کرے موئے مبارک لوگوں میں۔

سوال نمبر 4: درج ذیل میں سے کسی ایک حدیث پر اعراب لگا کر اس کا ترجمہ تحریر کریں؟

١- عَنْ اَبِىْ يُوْسف عبدالله بن سلام رضى الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَآاَيُّهَا النَّاسُ اِفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ

جواب: ترجمہ:

حضرت ابو یوسف عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! تم سلام پھیلاؤ، تم کھانا کھلاؤ، تم صلہ رحمی کرو رشتہ داروں سے اور نماز پڑھو اس وقت میں کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں تو تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔

٢- عن ابى هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عيله وسلم من شهد الجنازة حتى يصلى عليها فله قيراط ومن شهدها حتى تدفن فله قيراطان قيل ما القيراطان؟ قال مثل الجبلتين العظيمين

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص حاضر ہوا نماز جنازہ میں حتیٰ کہ اس پر نماز بھی پڑھ لی تو اس کے لیے ایک قیراط (ثواب) ہے اور جو شخص جنازے میں تدفین تک حاضر رہے اس کے لیے دو قیراط ہیں۔ عرض کی گئی کہ قیراطان سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: قیراطان سے مراد دو بڑے پہاڑ ہیں۔

سوال نمبر 5: درج ذیل میں سے پانچ الفاظ کے معانی لکھیں؟

جواب:

الفاظ	معانی
الثکل	گم کرنا
الکمان	چھپنا
اللھوات	گوشت کا ٹکڑا
الایضاع	بمعنی اسراع (جلدی)
الکرسف	روئی
الترة	نقص
الوعثاء	مشقت
التعریس	رات میں چلنا

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اهل سنت) پاکستان

سالانہ امتحان شہادۃ الثانویۃ الخاصہ (ایف اے، سال اول)

برائے طلباء سال ۱۴۳۶ھ/2015ء

﴿دوسرا پرچہ: فقہ واصول فقہ﴾

مقررہ وقت: تین گھنٹے　　　　کل نمبر 100

نوٹ: دونوں حصوں سے دو دو سوال حل کریں۔

حصہ اوّل: فقہ

سوال نمبر1: فاذا بیع المکیل او الموزون بجنسه مثلا بمثل جاز البیع وان تفاضلالم یجز

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ کرتے ہوئے ربا کی تعریف قلمبند کریں؟

(ب) صاحب کتاب نے کسی شے کے مکیلی یا موزونی ہونے کا جو ضابطہ بیان کیا ہے وہ تحریر فرمائیے؟

(ج) اقالہ، مرابحہ اور صرف کی تعریف بیان کریں؟۹

سوال نمبر2: الشفعة واجبة للخلیط فی نفس المبیع

(الف) شفعہ کے مستحقین ترتیب وار لکھیں؟ نیز کس کی موجودگی میں کون محروم رہتا ہے؟ وضاحت کریں؟

(ب) شفیع کو جب مشفوعہ کے فروخت ہونے کا پتہ چلے تو اسے کون کون سے کام کرنا ہوں گے؟ تفصیلاً لکھیں۔

(ج) اگر مشفوعہ زمین یا مکان ایک ہو اور شفیع زیادہ ہوں تو تقسیم کا طریقہ کار کیا ہو

گا؟ ۷

سوال نمبر 3: ولا ینعقد نکاح المسلمین الا بحضور شاھدین......

(الف) نکاح کے گواہوں کے لیے کیا کیا شرائط ہیں؟ تفصیلاً لکھیں۔

(ب) الطلاق علی ثلاثۃ اوجہ کتاب میں مذکورہ اقسام ثلاثہ کی وضاحت کریں؟ ۹

(ج) ظہار کی تعریف، اس کا حکم اور کفارہ زینت قرطاس کیجئے؟ ۷

﴿حصہ دوم: اصول فقہ﴾

سوال نمبر 4: فضد الظاھر الخفی وضد النص المشکل وضد المفسر المجمل وضد المحکم المتشابہ

(الف) متقابلات میں سے ہر ایک کی تعریف کریں اور کسی دو کی مثال بھی بیان فرمائیں؟

(ب) فیجوز العصر عند الاحمرار اداء ولا یجوز قضاء عبارت کی وضاحت کریں؟

سوال نمبر 5: حکم المؤول وجوب العمل بہ مع احتمال الخطاء

(الف) ترجمہ کریں اور مؤول کا حکم مثال کے ساتھ بیان کریں؟

(ب) البیان علی سبعۃ انواع بیان کی انواع سبعہ تحریر کریں؟ کسی دو کی وضاحت مع امثلہ بیان کریں؟

سوال نمبر 6: (الف) خبر واحد جن جن مواضع میں حجت بنتی ہے وہ مثال کے ساتھ لکھیں؟

(ب) اجماع، عموم مجاز، خبر مشہور اور کنایۃ کی تعریفات بیان کیجئے؟ (۱۵)

☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اول) برائے طلباء بابت 2015ء

﴿دوسرا پرچہ: فقہ واصول فقہ﴾

حصہ اول: فقہ

سوال نمبر 1: فاذا بیع المکیل او الموزون بجنسہ مثلا بمثل جاز البیع وان تفاضلالم یجز

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ کرتے ہوئے ربا کی تعریف قلمبند کریں؟

جواب: ترجمہ: پس جب مکیلی چیز کی بیع اس کی جنس کے ساتھ ہو یا موزون کی اس کی جنس کے ساتھ تو برابر برابر کی بیع جائز ہے اوران دونوں میں کمی وزیادتی کے ساتھ ہو تو بیع جائز نہیں۔

ربا کی تعریف: ربا کا لغوی معنی ہے مطلقاً زیادتی۔

ربا کی دو قسمیں ہیں: ۱- ربا البیع ۲- ربا القرض۔

ربا القرض کی تعریف: ربا القرض یہ ہے کہ کوئی آدمی کچھ درہم یا دینار اس شرط پر قرض دار کو دے کہ وہ لیے ہوئے قرض سے زیادہ ادا کرے گا۔

ربا البیع کی تعریف: ربا البیع یہ ہے کہ کیلی یا وزنی چیز کو اس کی جنس کے عوض زیادتی کے ساتھ فروخت کرنا یا کیلی یا وزنی چیز کو اس کی جنس یا غیر جنس کے عوض ادھار پر بیچنا۔

(ب) صاحب کتاب نے کسی شے کے مکیلی یا موزونی ہونے کا جو ضابطہ بیان کیا ہے وہ تحریر فرمائیے:

جواب: جس چیز کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تصریح فرمادی کہ اس میں بطور کیل کے زیادتی کرنا حرام ہے تو وہ چیز ہمیشہ کے لیے مکیلی رہے گی، خواہ لوگوں نے

اس میں کیل کرنا چھوڑ دیا ہو۔ جیسے: گندم، کھجور، جو، نمک وغیرہ۔ جس چیز کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تصریح فرمادی کہ اس میں بطور وزن زیادتی کرنا حرام ہے تو وہ چیز ہمیشہ وزنی رہے گی خواہ لوگوں نے اس میں وزن کرنا چھوڑ دیا ہو۔ جیسے: سونا، چاندی وغیرہ۔ جس چیز کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تصریح نہیں فرمائی تو وہ لوگوں کی عادت پر محمول ہے۔ اگر متعاقدین کسی چیز کی بیع کریں گے تو اس میں عرف عام کا اعتبار ہو گا۔ اگر لوگ وزن کر کے فروخت کرتے ہوں تو وہ وزنی ہوگی، اگر لوگ ناپ کر فروخت کرتے ہوں تو وہ کیلی ہوگی اور اگر عدد کے اعتبار سے فروخت کرتے ہوں تو عددی ہوگی۔

(ج) اقالہ، مرابحہ اور صرف کی تعریف بیان کریں؟

جواب: اقالہ کی تعریف: متعاقدین کا عقد کو ختم کردینا، اقالہ کہلاتا ہے اقالہ دونوں کی رضامندی سے پہلی قیمت کے عوض جائز ہے۔

مرابحہ کی تعریف: پہلی مرتبہ خریدنے سے جس چیز کا مالک ہوا تھا اس کو پہلے ثمن پر کچھ نفع کے ساتھ بیچنا مرابحہ کہلاتا ہے۔

صرف کی تعریف: ثمن کو ثمن کے عوض بیچنا چاہیے وہ ثمن خلقی ہو یا غیر خلقی۔

سوال نمبر2: الشفعة واجبة للخليط فى نفس المبيع

(الف) شفعہ کے مستحقین ترتیب وار لکھیں؟ نیز کس کی موجودگی میں کون محروم رہتا ہے؟ وضاحت کریں؟

جواب: شفعہ کے مستحقین تین قسم کے لوگ ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱-شريك فى النفس المبيع . ۲-شريك حق المبيع .

۳-جار ملاصق (پڑوسی)

اگر کسی آدمی نے زمین بیچی تو حق شفعہ سب سے پہلے شریک فی نفس المبیع کو ملے گا، اگر وہ حق شفعہ ترک کردے تو پھر حق شفعہ حق بیع میں شریک کو ملے گا اور اگر یہ بھی حق شفعہ ترک کردے تو پھر حق شفعہ جار ملاصق کو ملے گا۔

خلاصہ یہ ہے کہ حق شفعہ میں پہلا نمبر شریک فی النفس المبیع کا ہے، بعدازاں شریک

فی حق المبیع کا ہے اور آخر میں جار ملاصق کا ہے۔

شریک فی النفس المبیع کے ہوتے ہوئے دوسرے دونوں محروم رہیں گے۔

حق المبیع میں شریک کے ہوتے ہوئے پڑوسی محروم رہے گا۔

(ب) شفیع کو جب مشفوعہ کے فروخت ہونے کا پتہ چلے تو اسے کون کون سے کام کرنا ہوں گے؟ تفصیلاً لکھیں۔

جواب: شفیع کو جب مشفوعہ کے فروخت کا علم ہو تو اس کو تین کام کرنا ہوں گے:

۱-طلب مواثبت: یعنی جس مجلس میں شفیع کو مشفوعہ کی بیع کا علم ہوا تو اسی مجلس میں شفیع اپنا شفعہ طلب کرلے۔

۲-طلب تقریر: یعنی اگر بیع بائع کے قبضہ میں ہو اور بائع اسی مجلس علم میں موجود ہو تو اسی مجلس میں وگرنہ بائع کے پاس جاکر شفیع اپنے شفعہ پر گواہ بنالے اس کا طریقہ یہ ہے کہ شفیع یوں کہے کہ یہ بیع فلاں نے خریدی ہے، میں اس کا شفیع ہوں اور میں مجلس علم شفعہ طلب کرچکا ہوں۔

اگر مبیع بائع نے مشتری کے حوالے کردی تو مشتری کے پاس یا مبیع اگر زمین ہو تو اس پر جاکر شفیع مذکورہ طریقے سے گواہ بنائے۔ طلب تقریر کے بعد شفعہ پکا ہوجاتا ہے۔

۳-طلب تملیک: طلب مواثبت اور طلب تقریر کے بعد شفیع قاضی کی عدالت میں مطالبہ کرے گا۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ قاضی کے سامنے شفیع یوں کہے کہ فلاں شخص نے فلاں زمین خریدلی اور فلاں سبب سے میں اس کا شفیع ہوں، میں نے طلب مواثبت اور طلب تقریر بھی کرلیا ہے اور مشتری نے مبیع میرے حوالے نہیں کی، لہٰذا آپ بیعہ کا میرے حوالے کرنے کا مشتری یا بائع کو حکم دیں۔

(ج) اگر مشفوعہ زمین یا مکان ایک ہو اور شفیع زیادہ ہوں تو تقسیم کا طریقہ کار کیا ہوگا؟

جواب: ارض مشفوعہ پر کئی لوگوں نے شفعہ کیا اور یہ سب شفعہ کے حقدار بھی ہیں تو اس صورت میں ان کے درمیان ارض مشفوعہ شرکاء کی تعداد کے اعتبار سے تقسیم ہوگی۔ شرکاء کی ملکیتوں کا اعتبار نہیں کیا جائے گا یعنی جس کی زمین زیادہ ہے اس کو زیادہ حصہ ملے اور جس

کی زمین کم ہے اس کو کم ملے، ایسا نہیں ہوگا۔

سوال نمبر 3: **ولا ینعقد نکاح المسلمین الا بحضور شاھدین......**

(الف) نکاح کے گواہوں کے لیے کیا کیا شرائط ہیں؟ تفصیلاً لکھیں۔

جواب: نکاح کے گواہوں کے لیے ایک شرط یہ ہے کہ نکاح کے وقت موجود ہوں۔
دوسری شرط یہ ہے کہ وہ دونوں گواہ آزاد ہوں' لہٰذا غلام کی موجودگی معتبر نہیں۔
دونوں بالغ ہوں' بچوں کی موجودگی معتبر نہیں۔ دونوں عقلمند ہوں' مجنون کی گواہی معتبر نہیں
دونوں مرد ہوں یا ایک مرد ہو اور دو عورتیں خواہ عادل ہوں یا غیر عادل یا تہمت لگانے میں
ان پر سزا جاری ہو چکی ہو' نکاح ہو جائے گا۔

اگر مسلمان مرد کا نکاح مسلمان عورت سے ہو رہا ہو تو بالاتفاق گواہوں کا مسلمان ہونا
ضروری ہے۔ اگر مسلمان مرد کا نکاح کسی کتابیہ غیر مسلمہ سے ہو رہا ہو تو اس صورت میں
اختلاف ہے۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اب بھی گواہوں کا مسلمان ہونا ضروری ہے
لیکن شیخین رحمہم اللہ کے نزدیک اسلام ضروری نہیں دو ذمیوں کی موجودگی میں نکاح ہو
جائز ہے۔

(ب) **الطلاق علی ثلاثة اوجه** کتاب میں مذکورہ اقسام ثلاثہ کی وضاحت کریں؟

جواب: طلاق کی تین اقسام ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱- طلاق سنت۔ ۲- طلاق احسن۔ ۳- طلاق بدعت۔

طلاق احسن: طلاق احسن یہ ہے کہ عورت کو ایسے طہر میں ایک طلاق دینا جس میں
خاوند نے اس سے وطی نہ کی ہو۔ طلاق دینے کے بعد نہ اس کو مزید طلاق دے اور نہ ہی اس
سے وطی کرے بلکہ اس کو چھوڑ دے کہ وہ عدت مکمل کر لے۔

طلاق سنت: طلاق سنت یہ ہے کہ عورت کو مرد تین طہروں میں تین طلاقیں دے ہر
ایک طہر میں ایک ایک طلاق دے بشرطیکہ ان تین طہروں میں مرد عورت سے وطی نہ کرے۔

طلاق بدعت: طلاق بدعت یہ ہے کہ عورت کو مرد ایک طہر میں مختلف الفاظ سے تین

طلاقیں دے یا ایک ہی کلمہ سے تین طلاقیں دے۔

حکم: تینوں صورتوں میں طلاق واقع ہو جاتی ہے لیکن پہلی دو صورتوں میں مرد گناہ گنار
نہیں ہوتا۔ آخری صورت یعنی طلاق بدعت دینے سے مرد گناہ گار ہوتا ہے۔

(ج) ظہار کی تعریف، اس کا حکم اور کفارہ زینت قرطاس کیجئے؟

جواب: ظہار کی تعریف: ظہار کا لغوی معنیٰ ہے اپنی پیٹھ کسی طرف کرنا۔
اور اصطلاحی معنیٰ ہے اپنی زوجہ کو اپنی محرمہ مؤبدہ کے کسی ایسے جزء کے ساتھ تشبیہ دینا
جس کی طرف دیکھنا حرام ہے جیسے: خاوند اپنی بیوی سے کہے تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی
طرح ہے۔

ظہار کا حکم: خاوند جب اپنی بیوی سے ظہار کرے تو یہ عورت خاوند پر کفارہ ظہار ادا
کرنے تک حرام ہو جاتی ہے کہ اس سے وطی نہیں کر سکتا ہے۔ دواعی وطی یعنی چھونا، بوسہ لینا
وغیرہ کر سکتا ہے۔ اگر خاوند کفارہ ظہار ادا کر دے تو یہ عورت خاوند کے لیے ازدواجی تعلقات
کے ساتھ حلال ہو جاتی ہے۔ اگر خاوند نے کفارہ ظہار ادا کرنے سے پہلے بیوی سے وطی کر لی
تو یہ گناہ گار ہوگا، اس پر استغفار کرے گا۔ ایک کفارہ کے سوا اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

کفارۂ ظہار: کفارہ ظہار تین چیزیں ہیں:

۱- غلام آزاد کرنا۔ ۲- مسلسل دو ماہ کے روزے رکھنا۔
۳- ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانا۔

مظاہر کے پاس اگر غلام ہو اور وہ غلام آزاد کرنے کی ہمت رکھتا ہو تو غلام آزاد کرے
ورنہ دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے۔ اگر یہ بھی نہیں کر سکتا تو پھر ساٹھ مساکین کو کھانا
کھلائے۔

حصہ دوم: اصول فقہ

سوال نمبر 4: **فضد الظاهر الخفی وضد النص المشکل وضد المفسر المجمل وضد المحکم المتشابه**

(الف) متقابلات میں سے ہر ایک کی تعریف کریں اور کسی دو کی مثال بھی بیان فرمائیں۔

جواب: متقابلات میں سے ہر ایک کی تعریف اور دو کی مثال:

ظاہر کی تعریف: ظاہر اس اسم کا نام ہے جس کی مراد سامع کے لیے محض سننے سے کسی تامل کے بغیر ظاہر ہو جائے۔

نص کی تعریف: امر نص وہ ہے جس کے لیے کلام کو چلایا گیا ہو۔

ظاہر اور نص کی مثال: فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ

اس آیت مبارکہ میں نص یعنی جس کے لیے کلام چلایا گیا ہے وہ بیان عدد ہے یعنی کلام کو چلایا گیا ہے عدد بیان کرنے کے لیے اور ظاہر اس بات میں ہے کہ آدمی کو دو، تین یا چار عورتوں سے نکاح کی اجازت ہے۔

مفسر کی تعریف: مفسر وہ امر ہے جس کی مراد ظاہر ہو متکلم کی طرف سے بیان کرنے کی وجہ سے اس حیثیت سے کہ اس کے ساتھ تاویل و تخصیص کا احتمال باقی نہ رہے۔

مثال: فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۔

اس آیت مبارکہ میں اسم ملائکہ ظاہر ہے مگر اس میں تخصیص کا احتمال باقی تھا کہ تمام ملائکہ نے سجدہ کیا یا بعض نے تو لفظ کُلُّھُمْ کہنے سے تخصیص ختم ہوگئی مگر ابھی بھی تفرقہ کا احتمال باقی تھا کہ تمام ملائکہ نے اکٹھے سجدہ کیا یا بعض نے پہلے سجدہ کیا اور بعض نے بعد میں تو لفظ اَجْمَعُوْنَ نے اس احتمال کو ختم بھی کر دیا۔

محکم کی تعریف: محکم وہ ہے جس میں مفسر سے زیادہ قوت ہوتی ہے، اس طرح کہ اس کا خلاف بالکل جائز نہیں ہوتا۔

خفی کی تعریف: خفی وہ امر ہے جس کی مراد چھپی ہوئی ہو کسی عارضہ کی وجہ سے نہ کہ صیغہ کی وجہ سے۔

مشکل کی تعریف: مشکل وہ ہے جس میں خفی سے زیادہ خفاء ہوتا ہے۔

مجمل کی تعریف: مجمل وہ ہے جو کئی وجوہ کا احتمال رکھتا ہو اور اس طرح ہوتا ہے کہ اس

کی مراد ظاہر نہیں ہوتی مگر متکلم کی طرف سے بیان دینے کے ساتھ۔

متشابہ کی تعریف: متشابہ وہ امر ہے جس میں خفاء ہی خفاء ہو یعنی مجمل سے بھی زیادہ خفاء ہوتی ہے۔

(ب) فیجوز العصر عند الاحمرار اداء ولا یجوز قضاء عبارت کی وضاحت کریں؟

جواب: اس عبارت سے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ یہ مسئلہ بیان فرما رہے ہیں کہ سورج کے سرخ ہونے کے وقت یعنی مکروہ وقت میں عصر کی اداء نماز تو پڑھنا جائز ہے لیکن قضاء نماز مکروہ وقت میں پڑھنا جائز نہیں۔ عصر کی اداء نماز اس لیے پڑھ سکتے ہیں کہ یہ نماز پہلے نہیں پڑھی گئی تو وجوب اداء بڑھتے بڑھتے یہاں تک پہنچ گیا۔ لہٰذا اب وجوب بھی ناقص اور ادائیگی بھی ناقص ہے جبکہ پچھلی کوئی نماز اس وقت میں نہیں پڑھ سکتے' کیونکہ وہ کامل وقت میں واجب ہوئی تھی اور یہ وقت ناقص ہے۔ لہٰذا اب اداء کرنا اداء کامل نہیں ہوگا۔

سوال نمبر 5: حکم المؤول وجوب العمل به مع احتمال الخطاء

(الف) ترجمہ کریں اور مؤول کا حکم مثال کے ساتھ بیان کریں؟

جواب: ترجمہ: غلطی کے احتمال کے ساتھ اس پر عمل کرنا واجب ہوتا ہے۔

مؤول کا حکم مثال کے ساتھ:

مؤول کا حکم یہ ہے کہ اس پر عمل کرنا واجب ہوتا ہے خطاء کے احتمال کے ساتھ۔

مثال: وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ، میں لفظ قروء کو حیض پر محمول کرنا تاویل کے قبیلہ سے ہے۔ چنانچہ ہم نے خاص کی بحث میں کہا ہے کہ لفظ: قُرُوْءٍ حیض اور طہر میں مشترک ہے لیکن ہم نے لفظ ثلاثۃ کے قرینہ اور ارشاد نبوی: طلاق الامة ثنتان وعدتها حيضتان کے قرینہ سے اس کی تاویل حیض کے ساتھ کی ہے۔

(ب) البیان علی سبعة انواع بیان کی انواع سبعہ تحریر کریں؟ کسی دو کی وضاحت مع امثلہ بیان کریں؟

جواب: بیان کے سات طریقے ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱- بیان تقریر۔ ۲- بیان تفسیر۔ ۳- بیان تغییر

۴- بیان ضرورت۔ ۵- بیان حال۔ ۶- بیان عطف۔ ۷- بیان تبدیل۔

ان میں سے دو کی وضاحت

بیان تقریر: بیان تقریر یہ ہے کہ لفظ کا معنی ظاہر ہو لیکن اس میں کسی دوسرے معنی کا احتمال بھی ہو تو متکلم ظاہری معنی کے ساتھ اپنی مراد کو واضح کردے۔ یوں اس کے بیان سے ظاہر کا حکم بھی پکا ہو جائے گا اس کو بیان تقریر کہتے ہیں۔

مثال: جب کسی شخص نے کہا: **لفلان علی الف،** تو اس میں امانت اور غیر امانت دونوں کا احتمال تھا۔ لہٰذا جب اس نے کہا: **لفلان علی الف ودیعة** تو امانت کا مفہوم جو ظاہر کا تقاضا بھی پکا ہو گیا۔

بیان تغییر: بیان تغییر کا مطلب یہ ہے کہ متکلم اپنے بیان کے ساتھ اپنے ہی کلام کا معنی بدل دے یعنی اسے معلق کردے یا اس میں استثناء کردے۔

جیسے ایک شخص نے اَنْتَ حُرٌّ کہہ کر **ان دخلت الدار** کہا یا **لفلان علی الف الا مائة** کہا، پہلی صورت میں غلام بغیر کسی شرط کے آزاد ہو رہا تھا لیکن متکلم نے **ان دخلت الدار** کہہ کر خود اپنے کلام کا مفہوم بدل دیا اور اسے مشروط کر دیا۔

دوسری صورت میں اس پر ایک ہزار لازم ہوتا تھا اب اس نے **الا مائة** کہہ کر پہلے کلام کو بدل دیا یعنی ہزار میں سے ایک سو روپیہ کم دیا۔

سوال نمبر 6: (الف) خبر واحد جن جن مواضع میں حجت بنتی ہے وہ مثال کے ساتھ لکھیں؟

جواب: خبر واحد چار مقامات پر اعمال میں حجت ہے:

۱- خالص اللہ تعالیٰ کا حق جو سزا نہ ہو۔

اس کی مثال یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کے چاند کے سلسلے میں ایک دیہاتی کی گواہی قبول فرمائی ہے' کیونکہ رمضان کے روزے فرض ہیں

یہ خالص اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔

۲- خالص بندے کا حق جس میں کسی دوسرے پر کوئی چیز لازم کی جاتی ہو، اس کی مثال یہ ہے کہ خبر دینے والوں کی تعداد جو کم از کم دو ہے' ان کا عادل ہونا شرط جیسے مال وغیرہ کے جھگڑے ہیں۔

۳- خالص بندے کا حق جس میں کچھ لازم نہ ہوتا ہو کہ ایک آدمی کی خبر قبول کی جائے گی چاہے وہ عادل ہو یا فاسق اس کی مثال معاملات ہیں۔

۴- خالص بندے کا حق جس میں کسی وجہ سے کچھ لازم کرنا ہو۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک گنتی یا عدالت میں سے ایک ایک بات شرط ہے اور اس کی مثال کسی کو معزول کرنا یا کسی پر پابندی لگانا ہے۔

(ب) اجماع، عموم مجاز، خبر مشہور اور کنایہ کی تعریفات بیان کیجئے؟

جواب: اجماع کی تعریف: اجماع کا لغوی معنی پختہ ارادہ اور اتفاق ہے۔

اصطلاح شرح میں اجماع کا معنی ہے: **اتفاق علماء کل عصر من اهل السنة ذوی العدالة والاجتهاد علی حکم۔**

ہر زمانے کے عادل اور مجتہد علماء اہل سنت کا کسی حکم پر متفق ہو جانا، اجماع کہلاتا ہے۔

عموم مجاز کی تعریف: ذہن کا حقیقی معنیٰ کی طرف جانے سے پہلے مجاز کی طرف منتقل ہو جانا مثلاً کوئی شخص قسم کھاتا ہے کہ میں گندم نہیں کھاؤں گا۔ امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک صرف گندم کھانے سے وہ حانث ہوگا گندم کی روٹی کھانے سے حانث نہیں ہوگا۔ صاحبین فرماتے ہیں کہ خواہ وہ گندم کھائے یا گندم کی روٹی کھائے دونوں صورتوں میں حانث ہو جائے گا۔

خبر مشہور کی تعریف: خبر مشہور وہ خبر ہے' جو پہلے دور یعنی عصر صحابہ میں خبر واحد کی طرح ہو لیکن دوسرے اور تیسرے زمانے میں مشہور ہو جائے۔ امت اسے قبول کرلے یہاں تک کہ ہم تک متواتر کی طرح ہو کر پہنچے۔

کنایہ کی تعریف: کنایہ وہ لفظ ہے جس کا معنیٰ پوشیدہ ہو۔

تنظیم المدارس (اهل سنت) پاکستان

سالانہ امتحان شہادۃ الثانویۃ الخاصہ (ایف اے، سال اول)

برائے طلباء سال ۱۴۳۶ھ/2015ء

﴿تیسرا پرچہ: نحو﴾

مقررہ وقت: تین گھنٹے کل نمبر 100

نوٹ: آخری سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی تین سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1: **الكلمة لفظ وضع لمعنى مفرد**

(الف) الكلمة لفظ مبتدا اور خبر ہیں، ان میں تذکیر وتانیث کی مطابقت کیوں نہیں؟ وضاحت کریں؟ (۱۰)

(ب) لفظ کا لغوی واصطلاحی معنی تحریر کریں؟ (۱۰)

(ج) مفرد کی اعرابی صورتیں اور ہر صورت کے اعتبار سے معنی تحریر کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 2: (الف) کلام کی ترکیب کے عقلاً کتنے احتمالات ہیں اور ان میں سے کتنے احتمال صحیح ہیں اور کتنے باطل؟ ۱۰

(ب) ومن خواصه دخول اللام ۔خاصہ کی تعریف اور اقسام لکھیں اور صاحب کافیہ نے اسم کے جو خواص ذکر کیے ہیں تحریر کریں؟ (۱۰)

(ج) **حكمه ان يختلف آخره باختلاف العوامل ۔**

مذکورہ عبارت میں عوامل جمع کا صیغہ اور جمع کم از کم تین کے لیے آتا ہے تو کیا معرب کے آخر میں تبدیلی کے لیے اس پر تین عامل آتے ہیں؟ ۱۰

سوال نمبر 3: (الف) فاعل کو رفع دینے والے فعل کو وجوباً اور جوازاً حذف کرنے کے مقامات مع امثلہ تحریر کریں؟ (۱۰)

(ب) مفعول مطلق کی تعریف کریں نیز اس کے فعل کو وجوباً، سماعاً حذف کرنے کے مقامات تحریر کریں؟ (۱۰)

(ج) ما يرفع الابهام المستقر عن ذات مذكورة او مقدرة ترجمہ کریں اور بتائیں یہ کس کی تعریف ہے؟ (۱۰)

سوال نمبر 4: (الف) ولا يسوغ المنفصل الا لتعذر المتصل ۔ضمیر متصل کے تعذر کے مقامات مع امثلہ تحریر کریں؟ (۱۰)

(ب) اضافت کی اقسام اور ہر قسم کا فائدہ مثالیں دے کر تحریر کریں؟ (۱۰)

(ج) تاکید کی تعریف اور اقسام مع امثلہ لکھیں؟ (۱۰)

سوال نمبر 5: کسی پانچ کے صحیح جواب لکھیں؟ (۱۰)

۱-لائے نفی جنس کی خبر......ہوتی ہے۔مرفوع، منصوب، مجرور

۲-مفرد مجرور ہونے کی صورت میں......ہوگا۔لفظ سے حال، معنی سے صفت، وضع سے حال

۳-والعامل ما به يتقوم المعنى ۔يتقوم ......کے معنی میں ہے۔يقوم، يحصل، يتقرب

۴-حضاجر ......ہے۔منصرف، غیر منصرف، کوئی نہیں۔

۵-مفعول بہ کو حذف کرنا......واجب ہے۔چار مقام پر، پانچ مقام پر، چھ مقام پر

۶-کلمہ کی تقسیم میں صاحب کافیہ نے پہلے......کو رکھا۔اسم، فعل، حرف

☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اول) برائے طلباء بابت 2015ء

﴿تیسرا پرچہ: نحو﴾

سوال نمبر 1: الكلمة لفظ وضع لمعنى مفرد

(الف) الکلمۃ لفظ مبتدا اور خبر ہیں، ان میں تذکیر وتانیث کی مطابقت کیوں نہیں؟ وضاحت کریں؟

جواب: الکلمۃ لفظ یہ مبتدا اور خبر ہیں اور ان دونوں میں تذکیر وتانیث کی مطابقت کا پایا جانا وہاں ضروری ہوتا ہے جہاں خبر مشتق ہو یعنی اسم فاعل اور اسم مفعول وغیرہ۔ اس جگہ خبر مشتق نہیں لہٰذا مطابقت ضروری نہیں ہے۔

(ب) لفظ کا لغوی واصطلاحی معنیٰ تحریر کریں؟

جواب: جواب حل شدہ پرچہ 2014ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ج) مفرد کی اعرابی صورتیں اور ہر صورت کے اعتبار سے معنیٰ تحریر کریں؟

جواب: جواب حل شدہ پرچہ 2014ء میں ملاحظہ کریں۔

سوال نمبر 2: (الف) کلام کی ترکیب کے عقلاً کتنے احتمالات ہیں اور ان میں سے کتنے احتمال صحیح ہیں اور کتنے باطل؟

جواب: ترکیب کلام میں عقلاً چھ احتمال ہیں اور وہ یہ ہیں: ۱- دو اسموں سے۔ ۲- دو فعلوں سے۔ ۳- دو حرفوں سے۔ ۴- ایک اسم اور ایک فعل سے۔ ۵- ایک اسم اور ایک حرف سے۔ ۶- ایک فعل اور ایک حرف سے۔

ان چھ احتمالات میں سے دو احتمال صحیح ہیں یعنی دو اسموں سے، ایک اسم اور ایک فعل سے کیونکہ ترکیب کلام میں اسناد یعنی مسند اور مسند الیہ کا پایا جانا ضروری ہے۔ لہٰذا یہ ان دو

صورتوں کے علاوہ باقی صورتوں میں نہیں پائے جاتے۔ ان دو صورتوں میں کلام درست ہو گی اور باقی چار یعنی ایک اسم ایک حرف سے، دو فعلوں سے، ایک فعل ایک حرف سے اور دو حروف سے کلام درست نہیں ہو گی کیونکہ ان صورتوں میں مسند الیہ اور مسند نہیں پائے جاتے لہٰذا یہ چار صورتیں باطل ہیں۔

(ب) ومن خواصه دخول اللام۔ خاصہ کی تعریف، اقسام لکھیں اور صاحب کافیہ نے اسم کے جو خواص ذکر کیے ہیں تحریر کریں؟

جواب: جواب حل شدہ پرچہ 2014ء میں ملاحظہ کریں۔

(ج) حکمه ان يختلف آخره باختلاف العوامل۔

مذکورہ عبارت میں عوامل جمع کا صیغہ اور جمع کم از کم تین کے لیے آتا ہے تو کیا معرب کے آخر میں تبدیلی کے لیے اس پر تین عامل آتے ہیں؟

جواب: عوامل جمع کا صیغہ ہے اور اس پر الف لام جنسی ہے تو قاعدہ ہے کہ جب الف لام جنس کا جمع پر داخل ہو تو اس کو مفرد کے معنیٰ میں بدل دیتا ہے تو معرب پر ایک ہی عامل آنے کی وجہ سے اس کا آخر تبدیل ہو جائے گا تین عوامل کا آنا ضروری نہیں۔

سوال نمبر 3: (الف) فاعل کو رفع دینے والے فعل کو وجوباً اور جوازاً حذف کرنے کے مقامات مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب: وجوباً حذف کرنے کی صورت: فاعل کو رفع دینے والے فعل کو وجوبی طور پر حذف اس وقت کیا جاتا ہے جہاں فعل کی تفسیر کو بیان کیا جا رہا ہو تا کہ مفسر اور تفسیر کا اجماع لازم نہ آئے جیسے: اِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ میں، ان کے بعد احد مرفوع ہے اور یہ فاعل ہے فعل مقدر استجارك کا۔ اس جگہ قرینہ یہ ہے کہ ان شرطیہ فعل پر داخل ہوتا ہے اور اس جگہ اسم پر داخل ہے۔ لہٰذا پتہ چلا کہ اس جگہ فعل مقدر ہے، جو کہ استجارك ہے اور اس کو حذف کر دیا، کیونکہ اس کی آگے تفسیر ہو رہی ہے۔

کبھی فاعل اور فعل دونوں کو حذف بھی کیا جاتا ہے جب کوئی قرینہ پایا جائے جیسے: نَعَمْ اس شخص کے جواب میں جس نے کہا: اَقَامَ زَيْدٌ، تو نَعَمْ کہا جائے اس جگہ قرینہ

سوال ہے۔

جوازاً حذف کرنے کی صورت: فاعل کو رفع دینے والے فعل کو جوازی طور پر حذف اس وقت کیا جاتا ہے جب کوئی قرینہ پایا جائے جیسے کہ کوئی شخص کہے: مَنْ قَامَ، تو اس کے جواب میں کہا جائے: زَیْدٌ تو اس جگہ فعل کو حذف کر دیا گیا قرینہ پائے جانے کی وجہ سے اور وہ قرینہ سوال ہے۔

قرینہ کی دو صورتیں ہیں نمبر ا سوال محقق یعنی جو لفظوں میں مذکور ہو جیسے: مذکورہ مثال میں ہے۔ نمبر ۲ سوال مقدر یعنی جو لفظوں میں مذکور نہ ہو بلکہ پوشیدہ ہو جیسے: شاعر کا شعر ہے:

لیبك یزید ضارع لخصومة

ومختبط مما تطیح الطوائح

ترجمہ: ''تا کہ یزید کو رویا جائے، روئے اس کو غریب جھگڑے کے وقت اور وہ شخص جس کو زمانے کے حوادثات نے گھیر لیا''۔ اس جگہ لفظ ضارع مرفوع ہے فعل مقدر کی وجہ سے جو کہ یبکی ہے۔ جب شاعر نے کہا: یزید کو رویا جائے تو سامع کے ذہن میں یہ سوال ہو سکتا ہے کہ اس کو کون روئے تو شاعر نے فعل مقدر کے ساتھ جواب دیا جو کہ یبکی ہے اور اس کو ضارع اور مختبط روئے۔ اس جگہ قرینہ سوال مقدر ہے۔

(ب) مفعول مطلق کی تعریف کریں نیز اس کے فعل کو وجوباً، سماعاً حذف کرنے کے مقامات تحریر کریں؟

جواب: مفعول مطلق کی تعریف:

مفعول مطلق وہ مصدر منصوب ہے جس کو مذکورہ فعل کے فاعل نے کیا ہو اور وہ مذکورہ فعل کے ہم معنی ہو جیسے: ضَرَبْتُ ضَرْبًا۔

مفعول مطلق کے فعل کو وجوباً سماعاً حذف کرنے کی صورتیں:

مفعول مطلق کے فعل کو وجوباً سماعاً حذف اس جگہ کیا جائے گا جہاں حذف فعل کا کوئی قاعدہ اور ضابطہ نہ ہو بلکہ عرب والوں سے سنا کہ وہ اس جگہ حذف کر دیتے ہیں۔ ایسی سات

جگہیں ہیں:

۱- سَقْیًا — اصل میں ہے: سَقَاكَ اللّٰهُ سَقْیًا ہے

۲- رَعْیًا — اصل میں ہے: رَعَاكَ اللّٰهُ رَعْیًا ہے

۳- خَیْبَةً — اصل میں ہے: خَابَ خَیْبَةً ہے

۴- جَدْعًا — اصل میں ہے: جَدَعَ جَدْعًا ہے

۵- حَمْدًا — اصل میں ہے: حَمِدْتُ حَمْدًا ہے

۶- شُكْرًا — اصل میں ہے: شَكَرْتُ شُكْرًا ہے

۷- عَجَبًا — اصل میں ہے: عَجِبْتُ عَجَبًا ہے

(ج) ما یرفع الابهام المستقر عن ذات مذکورة او مقدرة کا ترجمہ کریں اور بتائیں یہ کس کی تعریف ہے؟

جواب: جو ذات مذکورہ یا ذات مقدرہ سے پیدا ہونے والے ابہام کو دور کرے۔

یہ تمیز کی تعریف ہے یعنی تمیز وہ اسم ہے جو ذات مذکورہ یا ذات مقدرہ سے پیدا ہونے والے ابہام کو دور کرے۔

سوال نمبر 4: (الف) ولا یسوغ المنفصل الا لتعذر المتصل۔ ضمیر متصل کے تعذر کے مقامات مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب: ایسی چھ جگہیں ہیں جہاں ضمیر متصل کو لانا متعذر رہتا ہے پھر ضمیر منفصل کو لایا جاتا ہے۔

پہلی جگہ: جب ضمیر اپنے عامل پر مقدم ہو جیسے: اِیَّاكَ نَعْبُدُ اب اس جگہ ضمیر متصل لانا متعذر ہے تو ضمیر منفصل لے کر آئے ہیں۔ اگر ضمیر منفصل نہ لاتے تو حصر والا معنی فوت ہو جاتا۔

دوسری جگہ: جب ضمیر اور اس کے عامل کے درمیان کسی غرض کی وجہ سے فاصلہ آ جائے جیسے: وَمَا ضَرَبَكَ اِلَّا اَنَا اس جگہ اگر ہم ضمیر منفصل نہ لائیں تو تخصیص والا معنی فوت ہو جائے گا۔

تیسری جگہ: جب ضمیر کے عامل کو حذف کر دیا گیا ہو جیسے: إِيَّاكَ وَالْأَسَدَ اس جگہ ضمیر منفصل نہ لائیں تو پھر خرابی لازم آئے گی کہ ضمیر متصل فعل کے ساتھ متصل ہوئی ہے تو جب اس جگہ فعل ہے ہی حذف ہے تو پھر ضمیر متصل کیسے لائی جاسکتی ہے؟ پھر منفصل ہی لائی جاسکتی ہے۔

چوتھی جگہ: جب ضمیر کا عامل معنوی ہو جیسے: أَنَا زَيْدٌ کیونکہ اس کا اتصال فعل لفظی کے ساتھ ہوتا ہے نہ کہ معنوی کے ساتھ۔

پانچویں جگہ: جب ضمیر مرفوع کا عامل حرف ہو تو اس وقت ضمیر منفصل لائیں گے جیسے: وَمَا أَنْتَ قَائِمًا تو یہاں پر ضمیر مرفوع متصل نہیں لاسکتے' کیونکہ ضمیر مرفوع متصل فعل کے ساتھ متصل ہوتی ہے نہ کہ حرف کے ساتھ۔

چھٹی جگہ: وہ ضمیر ہے جس کی طرف صیغہ صفت مسند ہو اور وہ صیغہ صفت اس کے غیر پر جاری ہو جس کے لیے وہ لایا گیا جیسے: زَيْدٌ عَمْرٌو ضَارِبُهُ هُوَ تو یہاں پر ضمیر منفصل کو لے کر آئیں گے' کیونکہ ضَارِبٌ میں جو هُوَ ضمیر تھی اس کا اتصال عمرو کے ساتھ زیادہ قریب ہے تو پھر احتمال تھا کہ ضمیر عمرو کی طرف لوٹ رہی ہے حالانکہ یہ ضمیر زید کی طرف لوٹ رہی ہے۔ اس احتمال سے بچنے کے لیے ضمیر منفصل لے کر آئیں گے۔ جن جگہوں میں یہ احتمال نہیں پایا جاتا ان میں بھی ضمیر کو لے کر آئیں گے تا کہ قاعدہ ایک ہو جائے جیسے: هِنْدٌ زَيْدٌ ضَارِبَتُهُ هِيَ۔

(ب) اضافت کی اقسام اور ہر قسم کا فائدہ مثالیں دے کر تحریر کریں؟

جواب: جواب حل شدہ پرچہ 2014ء میں ملاحظہ کریں۔

(ج) تاکید کی تعریف اور اقسام مع امثلہ لکھیں؟

جواب: تاکید کی تعریف: تاکید وہ تابع ہے' جو متبوع کے حال کو پختہ کرے نسبت الی الحکم الی المتبوع اور شمولیت میں نسبت کی مثال جیسے: جَاءَنِي جَاءَنِي زَيْدٌ

شمولیت کی مثال جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ۔

تاکید کی اقسام: تاکید کی دو قسمیں ہیں:

۱-تاکید لفظی ۔۲-تاکید معنوی

تاکید لفظی کی تعریف و مثال: وہ تاکید ہے جس میں لفظ اوّل کا تکرار اور یہ اسماء، افعال، حروف، مفرد، مرکب تمام میں جاری ہوتی ہے جیسے: زَيْدٌ زَيْدٌ قَائِمٌ وغیرہ

تاکید معنوی کی تعریف اور مثال: وہ تاکید ہے جس میں لفظ اوّل کا تکرار نہ ہو بلکہ معنی کا تکرار ہو یہ تاکید مخصوص الفاظ میں ہوتی ہے جیسے: جَاءَنِي زَيْدٌ نَفْسُهُ ۔ اس کے آٹھ الفاظ ہیں، جو درج ذیل ہیں:

نَفْسٌ، عَيْنٌ، كِلْتَا وَكِلَا، كُلٌّ، أَجْمَعُ، أَكْتَعُ، أَبْتَعُ، أَبْصَعُ ۔

سوال نمبر5: کسی پانچ کے صحیح جواب لکھیں؟

۱-لائے نفی جنس کی خبر......ہوتی ہے۔ مرفوع، منصوب، مجرور

۲-مفرد مجرور ہونے کی صورت میں......ہوگا۔ لفظ سے حال، معنی سے صفت، وضع سے حال

۳-والعامل ما به يتقوم المعنى -يتقوم ...... کے معنی میں ہے۔ يقوم، يحصل، يتقرب

۴-حضاجر ...... ہے۔ منصرف، غیر منصرف، کوئی نہیں۔

۵-مفعول بہ کو حذف کرنا......واجب ہے۔ چار مقام پر، پانچ مقام پر، چھ مقام پر

۶-کلمہ کی تقسیم میں صاحب کافیہ نے پہلے......کو رکھا۔ اسم، فعل، حرف

جواب:

۱-مرفوع ۔۲-معنی سے صفت ۔۳-يحصل ۔۴-غیر منصرف ۔۵-چار مقام پر۔
۶-اسم۔

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان

سالانہ امتحان شہادۃ الثانویۃ الخاصہ (ایف اے، سال اول)

برائے طلباء سال ۱۴۳۶ھ/2015ء

﴿چوتھا پرچہ: منطق وعربی ادب﴾

مقررہ وقت: تین گھنٹے — کل نمبر 100

نوٹ: دونوں قسموں میں سے دو دو سوال حل کریں۔

القسم الاوّل ...... المرقاۃ

سوال نمبر 1:

۱-علم کا اطلاق کتنے معانی پر ہوتا ہے؟ تحریر کریں؟ (10)

۲-مرقاۃ کی روشنی میں فن منطق کے معلمین کے اسماء ترتیب وار بیان کریں؟ (10)

۳-علم کی کتنی قسمیں ہیں نام اور تعریفات مثالوں کے ساتھ لکھیں؟ (5)

سوال نمبر 2:

۱-قضیہ کی کیا تعریف ہے اس کی ابتداءً کتنی قسمیں ہیں ان کی تعریفات مثالوں کے ساتھ لکھیں؟ (10)

۲-قیاس اقترانی کے نتیجہ دینے کی کتنی اور کون سی شکلیں ہیں نیز تمام شکلوں میں کون سی شکل افضل ہے اور کیوں؟ (10)

۳-قضیہ شرطیہ کے دونوں اجزاء کے کیا نام ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟ (5)

سوال نمبر 3:

۱-سور کسے کہتے ہیں؟ حملیہ محصورہ موجبہ کلیہ، موجبہ جزئیہ، سالبہ کلیہ اور سالبہ جزئیہ کا

سور مع امثلہ تحریر کریں؟ (10)

۲-صناعاتِ خمسہ سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کریں؟ (10)

۳-حواس باطنہ کتنے اور کون کون سے ہیں؟ (5)

القسم الثانی ...... تاریخ ادب عربی

سوال نمبر 4:

۱-تاریخ ادب کے لیے مطالعہ قرآن کی اہمیت بیان کیجئے؟ (10)

۲-اسلوب قرآن مجید کی وضاحت کیجئے؟ (10)

۳-مدنی سورتوں کے مضامین سپرد قلم کریں؟ (5)

سوال نمبر 5:

۱-حدیث مبارک کی تدوین پر نوٹ لکھیں؟ (10)

۲-حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک کلام میں عربی ادب کی خوبیاں بیان کریں؟ (10)

۳-طبقاتِ شعراء کتنے ہیں؟ ہر طبقہ سے دو دو شعراء کے نام تحریر کریں؟ (5)

سوال نمبر 6:

۱-حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی تحریر کریں؟ (10)

۲-اہل عرب میں انشاء پردازی کیسے آئی؟ تفصیلاً بیان کریں؟ (10)

۳-حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ایک خطبہ کا اقتباس مختصراً لکھیں؟ (5)

☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اول) برائے طلباء بابت 2015ء

﴿چوتھا پرچہ: منطق وعربی ادب﴾

حصہ اوّل...... منطق

سوال نمبر 1: ۱-علم کا اطلاق کتنے معانی پر ہوتا ہے؟ تحریر کریں؟

۲-مرقاۃ کی روشنی میں فن منطق کے معلمین کے اسماء ترتیب وار بیان کریں؟

۳-علم کی کتنی قسمیں ہیں نام اور تعریفات مثالوں کے ساتھ لکھیں؟

جواب: ۱- علم کا اطلاق پانچ معانی پر ہوتا ہے، جو صاحب مرقات نے بیان کیے ہیں۔ وہ درج ذیل ہیں:

۱-حصول صورة الشيىء في العقل

۲-الصورة الحاصلة من الشيىء عند العقل

۳-الحاضر عند المدرك

۴-قبول النفس لتلك الصورة

۵-الاضافة الحاصلة بين العالم والمعلوم

۲-جواب: اس فن کو سب سے پہلے ارسطاطالیس نے سکندر رومی کے حکم پر وضع کیا لہٰذا اس کو اس فن کا معلم اوّل کہا جاتا ہے۔ پھر ابونصر فارابی نے اس فن کی مزید توضیح کی اور کاٹ چھان کی تو وہ معلم ثانی کہلائے۔

پھر ابونصر فارابی کی کتب جل جانے کے بعد بوعلی سینا نے اس فن کو مفصل تحریر کیا' لہٰذا وہ معلم ثالث کہلائے۔

نوٹ: علماء متاخرین نے علامہ فضل حق خیر آبادی رحمہ اللہ تعالیٰ کو فن منطق کا معلم رابع قرار دیا ہے۔

۳-جواب: علم کی دو قسمیں ہیں:

۱-تصور۔ ۲-تصدیق

تصور کی تعریف ومثال: هو الادراك الخالى عن الحكم یعنی تصور وہ علم ہے' جو حکم سے خالی ہو جیسے: صرف زید کا تصور۔

تصدیق کی تعریف: تصدیق کی تعریف میں اختلاف ہے۔

حکماء کے نزدیک تصدیق کی تعریف: حکماء کے نزدیک تصدیق اس حکم کا نام ہے' جو تصورات ثلاثہ کے ساتھ ملا ہوا ہو۔

امام رازی کے نزدیک تصدیق کی تعریف: امام رازی کے نزدیک حکم اور تصورات ثلاثہ کے مجموعہ کا نام تصدیق ہے۔ جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ۔

سوال نمبر2:

۱-قضیہ کی کیا تعریف ہے اس کی ابتداءً کتنی قسمیں ہیں ان کی تعریفات مثالوں کے ساتھ لکھیں؟

۲-قیاس اقترانی کے نتیجہ دینے کی کتنی اور کون سی شکلیں ہیں نیز تمام شکلوں میں کون سی شکل افضل ہے اور کیوں؟

۳-قضیہ شرطیہ کے دونوں اجزاء کے کیا نام ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: ۱-قضیہ کی تعریف: هو قول يحتمل الصدق و الكذب يا هو قول يقال لقائله انه صادق او كاذب۔

قضیہ کی ابتداءً دو قسمیں ہیں:

۱-حملیہ ۲-شرطیہ

قضیہ حملیہ کی تعریف: قضیہ حملیہ کی تعریف مرقات کی روشنی میں دو طرح سے کی گئی ہے:

نمبر۱: وہ قضیہ ہے جس میں کسی شے کے ثبوت یا کسی شی کی نفی کے ساتھ حکم لگایا جائے جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ اور زَيْدٌ لَيْسَ بِقَائِمٍ۔

نمبر۲: وہ قضیہ ہے، جو دو مفردوں کی طرف یا ایک مفرد اور قضیہ کی طرف کھلتا ہو جیسے:

زَيْدٌ قَائِمٌ، زَيْدٌ اَبُوْهُ قَائِمٌ۔

قضیہ شرطیہ کی تعریف: قضیہ شرطیہ کی تعریف بھی دو طرح سے کی گئی ہے:

۱- وہ قضیہ ہے جس میں حکم ایجابی یا سلبی نہ پایا جائے۔

۲- وہ قضیہ ہے، جو دو قضیوں کی طرف کھلتا ہو جیسے: اِنْ كَانَتِ الشَّمْسُ طَالِعَةً فَالنَّهَارُ مَوْجُوْدٌ ۔ اس مثال میں جب ادوات کو حذف کیا تو باقی دو قضیہ رہ گئے:

۱- اَلشَّمْسُ طَالِعَةٌ ۔ ۲- اَلنَّهَارُ مَوْجُوْدٌ۔

۲- جواب: قیاس اقترانی کے نتیجہ دینے کی کل چار شکلیں بنتی ہیں:

۱- شکل اول: وہ شکل ہے جس میں حد اوسط صغریٰ میں محمول اور کبریٰ میں موضوع ہو جیسے: كُلُّ اِنْسَانٍ حَيَوَانٌ وَكُلُّ حَيَوَانٍ حَسَّاسٌ تو نتیجہ آئے گا كُلُّ اِنْسَانٍ حَسَّاسٌ۔

۲- شکل ثانی: وہ شکل ہے جس میں حد اوسط صغریٰ اور کبریٰ دونوں میں محمول ہو جیسے: كُلُّ اِنْسَانٍ حَيَوَانٌ وَلَاشَيْءَ مِّنَ الْحَجَرِ بِحَيَوَانٍ تو نتیجہ آئے گا لَاشَيْءَ مِنَ الْاِنْسَانِ بِحَجَرٍ۔

۳- شکل ثالث: وہ شکل ہے جس میں حد اوسط صغریٰ اور کبریٰ دونوں میں موضوع ہو جیسے: كُلُّ اِنْسَانٍ حَيَوَانٌ، كُلُّ اِنْسَانٍ نَاطِقٌ تو نتیجہ آئے گا بَعْضُ الْحَيَوَانِ نَاطِقٌ۔

۴- شکل رابع: وہ شکل ہے جس میں حد اوسط صغریٰ میں موضوع اور کبریٰ میں محمول ہو جیسے: كُلُّ اِنْسَانٍ حَيَوَانٌ وَكُلُّ نَاطِقٍ اِنْسَانٌ تو نتیجہ آئے گا بَعْضُ الْحَيَوَانِ نَاطِقٌ۔

افضل شکل: اشکال اربعہ میں سے شکل اوّل زیادہ اشرف ہے، کیونکہ ذہن بغیر کسی غور و فکر کے اس کے نتیجہ کی طرف سبقت کر جاتا ہے۔ بخلاف دوسروں کے۔

۳- جواب: قضیہ شرطیہ کے دونوں اجزاء کے نام: قضیہ شرطیہ کے دونوں اجزاء کے نام یہ ہیں: قضیہ شرطیہ کی جزء اوّل کو مقدم اور جزء ثانی کو تالی کہتے ہیں۔

قضیہ شرطیہ کی اقسام: قضیہ شرطیہ کی دو قسمیں ہیں:

۱- شرطیہ متصلہ ۲- شرطیہ منفصلہ

سوال نمبر3:

۱- سور کسے کہتے ہیں؟ حملیہ محصورہ موجبہ کلیہ، موجبہ جزئیہ، سالبہ کلیہ اور سالبہ جزئیہ کا سور مع امثلہ تحریر کریں؟

۲- صناعات خمسہ سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کریں؟

۳- حواس باطنہ کتنے اور کون کون سے ہیں؟

جواب: سور کی تعریف: وہ لفظ ہے جس کے ساتھ افراد موضوع کی کمیت کو بیان کیا جائے۔

موجبہ کلیہ کا سور: موجبہ کلیہ کے دو سور ہیں:

۱- لفظ کل ۲- لام استغراق

لفظ کل کی مثال: كُلُّ اِنْسَانٍ حَيَوَانٌ۔

لام استغراق کی مثال: اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ۔

موجبہ جزئیہ کے سور: موجبہ جزئیہ کے بھی دو سور ہیں: ۱- لفظ بعض ۲- لفظ واحد

بعض کی مثال جیسے: بَعْضٌ مِّنَ الْجِسْمِ جَمَادٌ

واحد کی مثال جیسے: وَاحِدٌ مِّنَ الْجِسْمِ جَمَادٌ

سالبہ کلیہ کے سور: سالبہ کلیہ کے تین سور ہیں:

۱- لَا شَيْءَ ۔ ۲- لَا وَاحِدٌ ۔ ۳- نکرہ تحت النفی۔

لَاشَيْءَ کی مثال جیسے: لَا شَيْءَ مِنَ الْاِنْسَانِ بِحِمَارٍ

لَا وَاحِدٌ کی مثال جیسے: لَا وَاحِدٌ مِّنَ النَّارِ بِبَارِدٍ

نکرہ تحت النفی کی مثال جیسے: مَا مِنْ مَّاءٍ اِلَّا هُوَ رَطْبٌ

سالبہ جزئیہ کے سور: سالبہ جزئیہ کے سور دو ہیں:

۱- بَعْضٌ لَيْسَ ۔ ۲- لَيْسَ بَعْضٌ

۱- بَعْضٌ لَيْسَ کی مثال جیسے: بَعْضُ الْفَوَاكِهِ لَيْسَ بِحُلْوٍ

۲-لیس بعض کی مثال جیسے: لَیْسَ بَعْضُ الْحَیَوَانِ بِحِمَارٍ

۲-جواب: صناعات خمسہ: مادہ کے اعتبار قیاس کی پانچ قسمیں ہیں: ان کو صناعات خمسہ بھی کہتے ہیں وہ یہ ہیں: ۱-قیاس برہانی ۔۲-قیاس جدلی ۔۳-قیاس خطابی ۔۴-قیاس شعری ۔۵-قیاس سفسطی۔

۱-قیاس برہانی کی تعریف: برہان کا لغوی معنی ہے دلیل۔ اور منطقیوں کی اصطلاح میں وہ قیاس ہے جو یقینیات سے مرکب ہو۔ بعض منطقی جو کہتے ہیں کہ برہان صرف بدیہیات سے مرکب ہوتی ہے' ان کی یہ بات صرف ایک گمان ہے۔ برہان یقینیات سے ہے اور وہ یقینیات بدیہیات بھی ہو سکتے ہیں اور نظریات بھی ہو سکتے ہیں۔

۲-قیاس جدلی کی تعریف: ایسا قیاس جو مقدمات مشہورہ یا جو خصم کے ہاں مسلمہ ہوں ان سے مرکب ہو اور وہ مشہورہ و مسلمہ صدق و کذب کا احتمال رکھتے ہوں یعنی وہ سچے بھی ہو سکتے ہوں اور وہ جھوٹے بھی ہو سکتے ہوں۔ مثلاً: القسم بین الزوجات عدل ۔ و کل عدل حسن ۔ فالقسم من الزوجات حسن۔

۳-قیاس خطابی کی تعریف: قیاس خطابی وہ قیاس ہے' جو ظن کا فائدہ دیتا ہے خواہ اس کے مقدمات مقبولات ہوں یا مظنونات ہوں۔

جیسے زَیْدٌ یَطُوْفُ بِاللَّیْلِ مُخْتَفِیًا فِیْ سِلْکِ الْبَلَدِ ۔ وَکُلُّ مَنْ یَطُوْفُ بِاللَّیْلِ مُخْتَفِیًا فِیْ سِلْکِ الْبَلَدِ فَهُوَ سَارِقٌ...... فَزَیْدٌ سَارِقٌ ۔

۴-قیاس شعری کی تعریف: قیاس شعری وہ قیاس ہے' جو خیالات صادقہ یا کاذبہ سے مرکب ہو خواہ وہ خیالات محال ہوں یا ممکن لیکن ان کے لیے یہ شرط ہے کہ وہ نفس میں اثر کرنے والے ہوں۔ یعنی ان کی طرف نفرت ہو اور بسط یعنی ان کی طرف نفس کی رغبت ہو۔ نفس کی رغبت تصدیق سے بھی زیادہ خیالات کی طرف ہوتی ہے۔

جیسے محبوبی قمر مزرور علیه الغلالة، و کل قمر مزرور علیه الغلالة منشق الغلالة ۔ محبوبی منشق الغلالة

۵-قیاس سفسطی کی تعریف: وہ قیاس ہے' جو قضایائے وہمیہ کاذبہ اور قضایائے کاذبہ

مشابہ بصادقہ سے مرکب ہو جیسے: اَلْعَقْلُ مَوْجُوْدٌ، وَکُلُّ مَوْجُوْدٍ مُشَارٌ اِلَیْهِ، فَالْعَقْلُ مُشَارٌ اِلَیْهِ۔

۳-جواب: حواس باطنہ پانچ ہیں اور وہ یہ ہیں:

۱-حس مشترک: جو صورتوں کا ادراک کرنی والی ہو۔

۲-وہ خیال جو حس مشترک کے واسطے خزانہ ہو۔

۳-وہم جو معانی شخصیہ اور جزئیہ کا ادراک کرنے والا ہے۔

۴-وہ حافظہ ہے جو معانی جزئیہ کے لیے خزانہ ہو۔

۵-وہ متصرفہ ہے جو صورتوں اور معانی میں تحصیل و ترکیب کے ساتھ تصرف کرتا ہے۔

القسم الثانی...... تاریخ ادب عربی

سوال نمبر 4: (الف) تاریخ ادب کے لیے مطالعہ قرآن کی اہمیت بیان کیجیے؟

(ب) اسلوب قرآن مجید کی وضاحت کیجیے؟

(ج) مدنی سورتوں کے مضامین سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) تاریخ ادب کے لیے مطالعہ قرآن کی اہمیت:

قرآن پاک عربی زبان کی پہلی مدون کتاب ہے اس وجہ سے تاریخ ادب کے لیے اس کا مطالعہ ناگزیر ہے، کیونکہ چھٹی صدی عیسوی کے آخر اور ساتویں صدی کی ابتداء میں عربی کی ادبی اور عقلی زندگی کا مظہر یہی تھا۔ یہی فن نثر کا بانی تھا اس کے مضامین و اسالیب معرفتوں کا سرچشمہ ہے۔ قرآن کریم ایسے بدیع اسلوب میں نازل ہوا کہ لوگوں کی سماعت اور ذہن اس جیسے کلام سے نامانوس تھے۔ ادیبوں نے جب اسے سنا جبکہ وہ بھی شاعر و نثر و بیان میں بے مثل تھے، نہایت مرعوب ہو گئے۔ اس کا مقابلہ کرنے سے عاجز آ گئے اور ایسا کیوں نہ ہوتا یہ کلام جو کلام الٰہی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم معجزہ ہے۔ بہت سے لوگوں نے قرآن پاک کے اسلوب کو دیکھتے ہوئے اس کی نقل کرنا شروع کی لیکن انہیں ملامت کا ہی سامنا کرنا پڑا۔ دوسرا یہ کہ قرآنی اسلوب سے عاجز آنے کی وجہ سے کچھ باز

رہے۔قرآن کریم میں مناسب اور موزوں جملے، الفاظ جیدہ، ترتیب عمدہ، تشبیہ بلیغ، مدلل مضمون، منطقی و عقل و دل کی گہرائی میں اترنے والی باتوں پر مشتمل ہے۔ دوسرے کلاموں سے اس طرح ممتاز ہے۔جس طرح نقلی موتیوں کے ہار میں اصل موتی ہوتا ہے۔

(ب) اسلوب قرآن:

قرآن کریم تیئس سال کی مدت میں نازل ہوا۔ واقعات زمانہ کے مطابق ہو کر اپنی روشن شعاعوں سے دنیا کو روشن کیا۔ تیرہ برس مکہ میں نازل ہوا اس دوران ترانوے سورتیں نازل ہوئیں' جو اصول دین اور اس کے لوازم پر مشتمل ہیں۔ دس سال مدینہ پاک میں نازل ہوا اور اس دوران اکیس سورتیں نازل ہوئیں جو اصول احکام اور ان کی خصوصیات پر مشتمل تھیں۔قرآن جیسے جیسے اترتا صحابہ اس کو یاد کر لیتے یا اس کو لکھ لیتے۔قرآن کریم نے اسلوبِ ہدایت ورشد سے دنیا کو گمراہی کے عمیق گڑھے سے نکالا۔قرآن کریم کے اسالیب میں اتحاد نہیں ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن پاک زمانہ کے حالات کے مطابق اترا۔

(ج) مدنی سورتوں کے مضامین:

قرآن کریم کی مدنی سورتوں میں اصولِ احکام، طرز تمدن، غزوات اور ان کے اسباب و نتائج کا ذکر ہے۔ نیز دینی عبادات، نماز، روزہ وغیرہ اور تمدنی معاملات کا بیان ہے۔جنہیں عمدہ اور لمبے لمبے جملوں میں مفصل طور پر بیان کیا گیا ہے۔

سوال نمبر5: (الف) حدیث مبارک کی تدوین پر نوٹ لکھیں؟

(ب) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک کلام میں عربی ادب کی خوبیاں بیان کریں؟

(ج) طبقاتِ شعراء کتنے ہیں؟ ہر طبقہ سے دو دو شعراء کے نام تحریر کریں؟

(الف) تدوین حدیث مبارکہ:

حدیث پاک کی تدوین دوسری صدی ہجری کے وسط میں ہوئی۔ اس سے پہلے تو احادیث مبارکہ صحابہ کرام کے حافظوں میں محفوظ تھیں۔ چونکہ حافظہ اکثر دھوکہ دے جاتا

ہے' اس لیے تدوین حدیث کی ضرورت پڑی۔ چنانچہ حدیث میں جاہل شاعری سے بھی زیادہ لفظی تبدیلیاں اور روایتی اختلافات رونما ہوئے۔اس پر مستزاد یہ کہ علماء نے حدیث کی روایت بالمعنی کی اجازت دی' کیونکہ سالہا سال زبانی روایت کی بناء پر حدیث کے الفاظ بعینہ یاد رکھنا مشکل تھے۔علاوہ ازیں کچھ خواہش پرست لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی احادیث منسوب کرنے کو بھی جائز قرار دیا۔لہٰذا انہوں نے اپنے مذہب کی تائید کے لیے ہزاروں احادیث گھڑ لیں۔ کسی گروہ نے اصول دین کے موافق اور اعمال کے فضائل کے سلسلہ میں حدیثیں گھڑنا شروع کر دیں۔ انہوں نے ترغیب وترہیب کی حدیثیں گھڑ گھڑ کر کتابیں بھر دیں۔امام زہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے عروہ بن زبیر سے ایک قصہ میں نقل کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے احادیث لکھنے کا ارادہ کیا اور اس بارے میں صحابہ سے رائے لی' چنانچہ اکثر کی رائے یہی تھی کہ جمع کر لی جائیں لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود اس بارے میں ایک ماہ تک اللہ سے اس بارے میں استخارہ کرتے رہے۔ بالآخر جب اللہ تعالیٰ نے ان پر حقیقت واضح کر دی تو انہوں نے لوگوں سے فرمایا: ''تمہیں یاد ہوگا کہ میں نے احادیث لکھنے کا ارادہ کیا تھا۔ پھر مجھے یاد آیا کہ اہل کتاب نے کتاب اللہ کے ساتھ دوسری کتابیں لکھ لیں' کتاب اللہ کو چھوڑ دیا اور دوسری کتابوں میں گم سم ہو گئے۔اللہ کی قسم! میں کتاب اللہ کو دوسری کسی کتاب کے ساتھ غلط ملط نہیں کروں گا۔'' سو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کثرت روایت حدیث سے منع کر دیا تھا۔

(ب) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک کلام میں عربی ادب کی خوبیاں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لغت قرآن پر کامل عبور تھا اور عربوں کی زبان پر کامل دسترس حاصل تھی۔ نئے نئے بلند اسالیب کے ایجاد پر فطری قدرت تھی۔ دینی وفقہی مطالب کے لیے نئے الفاظ وضع فرما لیتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک کلام پر فیضان سماوی کا اثر، غیر معمولی صلاحیت کا نشان اور فصاحت و بلاغت کی مہر نظر آتی ہے۔ حدیث پاک دوسرے کلاموں سے اپنی ظاہری چمک دمک، عبارت کی ترتیب و روانی اور معین غرض و غایت کو لانے کے لیے مناسب الفاظ کو لانے میں بہت ظاہر تھی۔ سائل کے مطابق ہونے

کی وجہ سے ممتاز مقام رکھتی ہے۔ آپ کی خوش اخلاقی، زور بلاغت اور قوت اثر اندازی واضح تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تشبیہ وتمثیل، حکیمانہ کلام اور عمدہ گفتگو پر عجیب قدرت حاصل تھی۔ الغرض کلام کی کوئی ایسی خوبی نہیں ہے، جوکہ حدیث رسول میں نظر نہ آتی ہو۔

(ج) شعراء کے طبقے

زمانے کے لحاظ سے شعراء کی چار اقسام ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱- جاہلی شعراء جیسے امرء القیس اور نابغہ وغیرہ

۲- مخضرمی شعراء جیسے حضرت خنسا اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہما وغیرہ

۳- اسلامی شعراء جیسے فرزدق اور اخطل وغیرہ

۴- مولد شعراء جیسے متنبی اور ابونواس وغیرہ

سوال نمبر 6: (الف) حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی تحریر کریں؟

(ب) اہل عرب میں انشاء پردازی کیسے آئی؟ تفصیلاً بیان کریں؟

(ج) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ایک خطبہ کا اقتباس مختصراً لکھیں؟

جواب: (الف) حضرت کعب بن زہیر کے حالات زندگی:

حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کو اس کے باپ نے ادب وحکمت کی آغوش میں پروان چڑھایا، اس لیے وہ جوان ہو کر ایک فصیح وبلیغ شاعر بنا۔ جب ظہور اسلام کے بعد یہ اور اس کا بھائی بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری کے لیے نکلے تو اس کو کسی وجہ سے دیر ہوگئی۔ اس کا بھائی بارگاہِ رسالت میں پہنچ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک کلام سن کر مسلمان ہو گیا۔ جس پر کعب کو غصہ آیا اور اس کی ہجو کرنے لگا ساتھ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان پاک میں بھی ہجویہ اشعار کہے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خون کو حلال کر دیا۔ لوگ اس کے قتل کے درپے ہو گئے۔ اس کے بھائی نے از راہ شفقت حضور کی بارگاہ میں حاضر ہونے اور اسلام لانے کی تلقین کی۔ جب وہ ہر طرف سے پناہ لینے سے

مایوس ہو گیا تو مدینہ آ گیا اور بواسطہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت پاک میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوا۔ اس کے بعد وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و تعریف میں مشغول ہو گیا۔ اس نے آپ کی تعریف میں ایک قصیدہ لامیہ لکھا جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک چادر عنایت فرمائی۔ یہ چادر ان کے خاندان میں ہی رہی پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے چالیس ہزار درہم کی خرید لی۔

(ب) اہل عرب میں انشاء پردازی:

صدر اوّل کے فرمانروا جو عرب تھے، فطری طور پر انشاء پرداز تھے۔ وہ جو مضمون چاہتے اس کو مختصر سلیس عبارت میں املا کرواتے یا خود لکھ لیتے۔ جب خلافت پھیل گئی اور ذرائع آمدنی میں اضافہ ہوا تو انہیں دفتری کام کاج کی ضرورت محسوس ہوئی، جس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمام آمد وخرچ کو محفوظ کرنے کے لیے رجسٹروں کا نظام جاری کیا۔ پھر خلفاء نے تحریری کام کے لیے عربوں، موالیوں اور عرب میں شامل دوسری قوموں سے مدد لی اور ہر صوبے میں حساب وکتاب اسی صوبے کی زبان میں ہوتا رہا۔ انہوں نے دفتری محرّروں کی ضرورت کو پورا کر دیا۔ پھر جب خلفاء پر حکومت کی ذمہ داری بڑھ گئی تو انہوں نے ماہر انشاء پردازوں سے مدد لی جن کا تعلق عرب اور موالی عرب سے تھا۔ جن میں سے بعض تو فارس اور روم کی انشاء پردازی کے قواعد وضوابط سے بھی واقف تھے۔ چنانچہ انہوں نے خطوط نویسی کے ایسے قواعد مرتب کیے جن سے رسائل نویسی ایک مستقل فن شکل اختیار کر گیا۔ ابتداء میں عربی نثر دین کی برکت سے اتنی آگے بڑھ گئی کہ بے ربط اور فرسودہ جملوں و مضامین سے نکل کر جدید اسلوب میں تبدیل ہو گئی۔ جس کی مثالیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبوں سے ظاہر ہیں۔ یہ نثر کی ایسی برق رفتار ترقی ہے جس کی مثال تاریخ شاعری میں نہیں ملتی۔

(ج) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خطبے کا اقتباس:

آپ نے فرمایا: ''اے لوگو! ایک وقت تھا کہ لوگ رضاء الٰہی اور حصول جنت کی خاطر

قرآن پاک پڑھتے تھے۔اب یہ حال ہے کہ لوگ مال و دولت طلب کرنے کے لیے قرآن پڑھتے ہیں۔خبردار! اپنی تلاوت اور اعمال سے صرف اللہ کی رضا تلاش کرو۔ جب وحی نازل ہوا کرتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود تھے تو ہم تمہیں پہچان لیا کرتے تھے۔لیکن اب وحی کا سلسلہ بند ہو چکا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے جا چکے ہیں۔اب ہماری پہچان کا ذریعہ ظاہری اقوال و افعال ہی ہیں۔تو غور سے سنو! جو بظاہر ہمارے ساتھ خیر کرے گا ہم اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں گے اور جو ہمارے سامنے شر ظاہر کرے گا ہم اس کے ساتھ برا چاہیں گے۔اس کے ساتھ بغض و عداوت رکھیں گے۔اپنے دلوں کو خواہشات سے محفوظ رکھو کیونکہ یہ نفس بہت شہوت پرست ہے۔ یاد رکھو اگر تم خواہشات پر قابو نہ پاؤ گے تو یہ تمہیں بدترین مقام پر لے جائیں گے۔حق اگرچہ بھاری ہے مگر جلد ہضم ہو جاتا ہے۔باطل اگرچہ ہلکا ہے مگر بیماری پیدا کرتا ہے۔گناہ کو ترک کر دینا بار بار توبہ کرنے سے بہتر ہے۔"

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان

سالانہ امتحان شہادۃ الثانویۃ الخاصہ (ایف اے، سال اول)

برائے طلباء سال ۱۴۳۶ھ/2015ء

﴿پرچہ: سیرت و تاریخ﴾

مقررہ وقت: تین گھنٹے کل نمبر 100

نوٹ: دونوں حصوں سے دو دو سوال حل کریں جبکہ سوال نمبر 7 لازمی ہے۔

حصہ اوّل: سیرت

سوال نمبر 1: (الف) واقعہ اصحاب فیل تحریر کریں؟ (۱۰)

(ب) بچپن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہونے والے فیوض و برکات میں سے کوئی دو واقعے تحریر کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 2: (الف) حرب فجار اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح پر نوٹ لکھیں؟ (۱۰)

(ب) بیعت رضوان اور صلح حدیبیہ پر نوٹ لکھیں؟ (۱۰)

سوال نمبر 3: (الف) ہجرت کا واقعہ مختصراً تحریر کریں؟ (۱۰)

(ب) غزوہ تبوک کا واقعہ لکھیں؟ (۱۰)

حصہ دوم: تاریخ الخلفاء

سوال نمبر 4: (الف) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے انفاق مال پر کوئی واقعہ تحریر کریں نیز صدیق ہونے کی وجہ بھی قلمبند کریں؟ (۱۰)

(ب) فضیلت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر کوئی سی دو احادیث مبارکہ اور آپ کی دو

اولیات تحریر کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 5: (الف) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ایمان کا واقعہ اور کوئی سی دو کرامات تحریر کریں؟ (۱۰)

(ب) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ہجرت کا واقعہ تحریر کریں نیز موافقات عمر رضی اللہ عنہ پر کوئی واقعہ لکھیں؟ (۱۰)

سوال نمبر 6: (الف) شہادت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور آپ کا حسن اسلوب بیان واضح کریں؟ (۱۰)

(ب) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں کوئی سی دو احادیث مبارکہ لکھیں اور واقعہ جمل تحریر کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 7: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں؟ (۲۰)

حضرت عبدالمطلب کے کتنے بیٹے اور بیٹیاں تھیں؟

حضرت عبداللہ کی وفات کہاں ہوئی؟

شام کا پہلا سفر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی عمر مبارک میں کیا؟

خلفاء اربعہ کے علاوہ چار عشرہ مبشرہ صحابہ کرام کے نام تحریر کریں؟

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نبوت کے کس سال ایمان لائے؟

ہجرت کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کتنی تھی؟

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اصل نام کیا تھا؟

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب مشرف باسلام ہوئے تو ان کی عمر کتنی تھی؟

تاریخ الخلفاء کے مصنف کا نام تحریر کریں؟

غزوہ موتہ کس ہجری میں ہوا؟

☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اول) برائے طلباء بابت 2015ء

﴿پانچواں پرچہ: سیرت وتاریخ﴾

حصہ اول: سیرت

سوال نمبر 1: (الف) واقعہ اصحاب فیل تحریر کریں؟

(ب) بچپن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہونے والے فیوض و برکات میں سے کوئی دو واقعے تحریر کریں؟

جواب: (الف) اصحاب فیل کا واقعہ

تولد شریف سے 55 دن پہلے ایک واقعہ پیش آیا جو اصحاب فیل کے نام سے مشہور ہے۔ اس وقت شاہ حبشہ کی طرف سے ابرہہ یمن کا گورنر تھا، اس نے شہر صنعاء میں ایک کلیساء بنایا اور شاہ عرب کو لکھا کہ میں نے آپ کے لیے ایک بے نظیر کلیساء بنوایا ہے اور میں یہ کوشش کر رہا ہوں کہ آئندہ سال سے عرب کے لوگ خانہ کعبہ کو چھوڑ کر یہیں حج وطواف کیا کریں۔ جب یہ خبر عرب میں مشہور ہوئی تو بنی کنانہ میں سے ایک شخص نے غصے میں آ کر اس کلیساء میں پیشاب کر دیا۔ یہ دیکھ کر ابرہہ بہت آگ بگولہ ہوا۔ اس نے قسم کھائی کہ کعبہ کو میں ختم کر دوں گا، اسی وقت فوج اور ہاتھی لے کر کعبہ کی طرف روانہ ہوا اور مقام مخمس میں فوراً پہنچا جو کہ مکہ سے دو میل کے فاصلے پر ہے۔ ان کا ایک سردار مکہ میں گیا اور قریش کی بھیڑ بکریاں اور اونٹ وغیرہ سب لے آیا، جن میں سے عبدالمطلب کے بھی دو سو اونٹ تھے۔

حضرت عبدالمطلب ابرہہ کے پاس گئے اور کہا: میرے اونٹ واپس کر دو، ابرہہ کہنے لگا کہ اونٹوں کا تجھے بہت خیال ہے لیکن میں خانہ کعبہ کو ختم کرنے آیا ہوں اس کا تمہیں کچھ خیال نہیں؟ حضرت عبدالمطلب نے کہا: میں صرف اونٹوں کا مالک ہوں خانہ کعبہ کا نہیں، لہٰذا

مجھے اپنے اونٹ چاہئیں اللہ تعالیٰ اپنے گھر کی خود حفاظت کرے گا۔ اس گفتگو کے بعد حضرت عبدالمطلب اپنے اونٹ لے کر واپس آگئے اور آکر قریش مکہ کو کہا: تم پہاڑوں میں پناہ گزیں ہو جاؤ۔ سب لوگ پہاڑوں میں چلے گئے تو آپ خانہ کعبہ میں گئے اور دروازے کو پکڑ کر یوں دعا کی! اے اللہ! بندے اپنے گھر کو بچا لیتے ہیں تو بھی اپنے گھر کو بچا' ایسا نہ ہو کہ کل کو ان کی صلیب اور ان کی تدبیر تیری تدبیر پر غالب آجائے۔ اگر تو ہمارے قبلہ کو ان پر چھوڑنے لگا ہے تو حکم کر جو چاہتا ہے۔ ادھر حضرت عبدالمطلب ابھی دعا کر کے پہاڑوں کے درمیان میں پناہ گزیں ہوئے' ادھر صبح کے وقت ابرہہ فوج اور ہاتھی لے کر خانہ کعبہ کو ڈھانے کے لیے آگے بڑھا۔ جب اس نے ہاتھی کا منہ مکہ کی طرف کیا تو وہ ہاتھی بیٹھ گیا اور جب ہاتھی کا منہ دوسری طرف کیا تو ہاتھی تیز دوڑنے لگا۔ الغرض اسی حال میں اللہ تعالیٰ نے سمندر کی طرف سے ابابیلوں کے غول کے غول بھیجے جن کے پاس کنکریاں تھیں۔ ایک ایک چونچ میں اور دو دو پنجوں میں۔ انہوں نے کنکریوں کا مینہ برسانا شروع کیا جس پر کنکر گرتی وہ ہلاک ہو جاتا۔ یہ منظر دیکھ کر ابرہہ کا لشکر بھاگ نکلا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر کو دشمن سے بچا لیا۔ قرآن مجید میں سورۃ فیل میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔

(ب) نمبر ا:

ایک واقعہ تو آپ کے فیوض و برکات کا یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بکریاں چرانے جاتے تھے۔ ایک مرتبہ بہت قحط پڑ گیا، لوگ بہت پریشان ہو گئے، سب کی بکریاں اور تمام مرد و زن بھوکے تھے۔ بعض کہتے تھے کہ لات کے پاس چلو بعض کہتے تھے کہ منات کے پاس چلو۔ ان میں ایک بزرگ بولا اور اس نے کہا: تم عبدالمطلب کے پاس کیوں نہیں جاتے تو سب جمع ہو کر حضرت عبدالمطلب کے پاس آئے اور آکر کہا: جیسا کہ آپ کو پتہ ہے بہت قحط سالی پڑ گئی ہے اور جنگل خشک ہو گیا ہے آپ آیئے اور بارش کے لیے دعا فرمائیے۔ آپ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لیا اور جنگل میں آگئے۔ آپ نے آسمان کی طرف انگلی کا اشارہ ہی کیا تھا، پہلے آسمان پر کوئی بھی بادل نہ تھے کہ یکا یک بادل چھا گئے اور خوب مینہ برسا۔ جنگل میں ہر طرف پانی ہی پانی نظر آنے لگا' جنگل خوشگوار اور ہرا بھرا ہو گیا۔

نمبر ۲:

حضرت حلیمہ سعدیہ جب آپ کو لینے کے لیے مکہ میں آئیں تو آپ جس اونٹنی پر سوار تھیں وہ اونٹنی بہت سست اور بہت کمزور تھی۔ الختصر یہ ہے کہ جب آپ مکہ میں پہنچیں تو آپ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر جب واپس پلٹیں تو آپ کی اونٹنی سب اونٹنیوں سے تیز اور چالاک تھی۔ سب عورتیں پوچھنے لگیں کہ اے حلیمہ! پہلے تو تیری اونٹنی چلتی بھی نہیں تھی، اب تو سب سے آگے جا رہی ہے اتنی تیز اونٹنی کہاں سے لائی ہے؟ حضرت حلیمہ سعدیہ نے جواب دیا: اونٹنی تو وہی ہے لیکن اونٹنی پر سوار اور ہے۔ یہ سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہی تھا۔

سوال نمبر 2: (الف) حرب فجار اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح پر نوٹ لکھیں؟

(ب) بیعت رضوان اور صلح حدیبیہ پر نوٹ لکھیں؟

جواب: (الف) حرب فجار اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کرنے پر نوٹ

آغاز اسلام سے پہلے عرب میں جو لڑائیاں ان مہینوں میں پیش آتی تھیں جن میں لڑنا ناجائز تھا، حروب فجار کہلاتی تھیں۔ آخری حرب فجار میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی شرکت فرمائی تھی، اس وقت آپ کی عمر مبارک چودہ سال تھی۔ اس لڑائی میں آپ خود لڑے تو نہیں لیکن اپنے چچاؤں کو تیر اٹھا اٹھا کر دیتے تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ آپ بھی اس لڑائی میں شامل تھے اور آپ نے بذات خود لڑائی کی۔ بہر حال اخیر میں فریقین کے درمیان صلح ہو گئی۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا تو اس وقت آپ بیوہ تھیں۔ اس سے پہلے آپ کی دو شادیاں ہو چکی تھیں۔ آپ کی پاکدامنی کے سبب لوگ آپ کو طاہرہ کہتے تھے۔ ان کا سلسلہ نسب پانچویں پشت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نفیسہ کے ذریعے آپ کو پیغام نکاح بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کی خبر اپنے چچاؤں کو دی تو انہوں نے اس کو قبول کیا۔

پس تاریخ معین پر حضرت ابو طالب اور امیر حمزہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر گئے اور ان کے چچا عمر بن اسد نے ان کا نکاح کر دیا۔ شادی کے وقت ان کی عمر چالیس سال تھی۔ ابو طالب نے نکاح کا خطبہ پڑھا اور پانچ سو درہم مہر مقرر کیا، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے ہوئی۔ صرف ایک صاحبزادے جن کا نام ابراہیم تھا وہ حضرت ماریہ قبطیہ کے بطن سے پیدا ہوئے۔ سنہ آٹھ ہجری میں پیدا ہوئے اور دس ہجری کو انتقال فرما گئے۔

(ب) بیعت رضوان اور صلح حدیبیہ:

ایک دفعہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے کا ارادہ کیا اور عمرے کی غرض سے آپ تمام صحابہ کو لے کر چلے تو آپ مقام حدیبیہ (ایک جگہ کا نام ہے) وہاں آپ جا کر رکے اور وہاں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بسر بن سفیان کو قریش کے ہاں جاسوس بھیجا، آپ کا بھیجا ہوا جاسوس یہ خبر سن کر واپس آیا کہ ان کا تمام لشکر مقام بلدح پر جمع ہے اور اس بات پر آمادہ ہیں کہ وہ آپ کو مکہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر سن کر اصحاب سے مشورہ کیا تو اس کے بعد آپ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بھیجا، کیونکہ آپ تاجر بھی تھے۔ آپ کے قریش کے ساتھ اچھے تعلقات بھی تھے اس لیے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بھیجا آپ نے جا کر قریش سے بات کی۔ انہوں نے کہا: ہم اس سال آپ کو عمرہ نہیں کرنے دیں گے، البتہ اگر آپ آگئے ہیں۔ آپ عمرہ اور طواف کر سکتے ہیں تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ اور طواف نہیں کریں گے تب تک میں یہ عمل نہیں کروں گا۔ الغرض پیچھے سے کسی نے افواہ پھیلا دی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تمام صحابہ سے بیعت کی کہ ہم اس وقت تک واپس نہیں جائیں گے جب تک عثمان کے خون کا بدلہ نہ لے لیں۔ تب صحابہ نے اپنے ہاتھ کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر رکھ کر بیعت کی اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ہاتھ پر دوسرا ہاتھ رکھ کر فرمایا: یہ

عثمان کا ہاتھ ہے۔ یہ بیعت رضوان جو کہ ایک درخت کا نام ہے، اس کے نیچے ہوئی تھی یا رضوان یہ رضا سے ہے کہ جس نے اس وقت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی اللہ اس سے راضی ہو گیا۔ اس بیعت کے بعد ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ واپس آئے اور آ کر سارا قصہ سنایا۔ اس کے بعد حدیبیہ کے مقام پر کچھ معاہدے ہوئے انہوں نے کہا: آپ اس سال مکہ میں داخل نہیں ہو سکتے اور نہ ہی ہم آپ کو داخل ہونے دیں گے اور انہوں نے یہ شرط رکھی کہ ہم دس سال تک جنگ نہیں کریں گے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیں اس سال مکہ میں جانے دو۔ کفار نے کہا: نہیں ہم آپ کو اس سال نہیں جانے دیں گے، البتہ آپ اگلے سال عمرہ اور طواف کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا: ہمارا جو بھی شخص آپ کے دین میں داخل ہو گا تو آپ اس کو ہمیں واپس کرنا ہو گا اور جو آپ کا شخص ہمارے پاس آ گیا اس کو ہم واپس نہیں کریں گے۔ صحابہ کو یہ بات بڑی عجیب لگی تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو، ہم عہد کو نہیں توڑیں گے۔ یہ بات سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ ایک مشرک کو قتل کرنا ایسا ہے جیسا کہ کسی کتے کو قتل کرنا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے عہد کو توڑ دیا اور اللہ تعالیٰ نے آیت مبارکہ نازل فرمائی کہ جب انہوں نے عہد کو توڑ دیا تو تم پر کوئی حرج نہیں ہے کہ تم ان کو قتل کرو۔ پھر اس کے بعد جنگ شروع ہوئی جو کہ جنگ بدر کہلاتی ہے۔

سوال نمبر3: (الف) ہجرت کا واقعہ مختصراً تحریر کریں؟

(ب) غزوہ تبوک کا واقعہ لکھیں؟

جواب: (الف) حل شدہ پرچہ بابت **2014**ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ب) غزوہ تبوک کا واقعہ

یہ غزوہ ماہ رجب میں پیش آیا۔ اس کا سبب یہ تھا کہ مدینہ میں یہ خبر پہنچی کہ رومیوں اور عیسائی عربوں نے مدینہ پر حملہ کرنے کے لیے بڑی فوج تیار کر لی ہے، اس لیے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ اور قبائل عرب سے جانی اور مالی امداد طلب کی۔ جو لشکر اس

غزوہ کے لیے تیار کیا گیا اسے جیش العسرہ کہتے ہیں۔اس جیش کی تیاری میں حضرت عثمان غنی، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم نے بڑے ایثار کا ثبوت دیا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیس ہزار کی جمعیت کے ساتھ مدینہ سے روانہ ہوئے' راستے میں جب سرزمین ثمود پر اترے تو آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: یہاں کے کنوؤں کا پانی نہ لینا' نہ ہی پینا اور نہ ہی استعمال کرنا۔صحابہ نے عرض کیا کہ ہم نے تو ان کنوؤں کے پانی سے آٹا گوندھا ہے اور پانی بھی بھرلیا ہے۔آپ نے فرمایا: پانی گرادو اور آٹا اونٹوں کو کھلا دو۔جب ان معذبین کے گھروں کے پاس سے گزرے جنھوں نے پہاڑوں کو تراش کر اپنے لیے بنائے تھے۔آپ نے فرمایا: اس جگہ سے دوڑتے ہوئے گزرو تا کہ کہیں یہ عذاب ہم پر نہ آئے۔جب آپ اس جگہ سے روانہ ہوئے تو حجر سے چار منزل دور آپ کو پتہ چلا کہ جو خبر ہمیں مدینہ میں ملی تھی وہ جھوٹی تھی۔بیس دن نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تبوک میں ٹھہرے پھر اہل تبوک نے جزیہ پر آپ سے صلح کر لی۔

حصہ دوم: تاریخ الخلفاء

سوال نمبر 4: (الف) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے انفاقِ مال پر کوئی واقعہ تحریر کریں نیز صدیق ہونے کی وجہ بھی قلمبند کریں؟

(ب) فضیلت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر کوئی سی دو احادیث مبارکہ اور آپ کی دو اولیات تحریر کریں؟

جواب: (الف)

امام ابوداؤد اور ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مال خرچ کرنے کا حکم دیا۔چنانچہ میں اپنے دل میں یہ خیال کر کے گھر میں گیا کہ آج حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سبقت لے جاؤں گا۔چنانچہ اپنی نصف دولت لا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ عرض

کی کہ نصف مال گھر والوں کے لیے چھوڑ آیا ہوں۔اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنا سارا مال لے آتے ہیں۔نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے ہیں کہ اے ابوبکر! گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ عرض کی کہ یارسول اللہ! گھر والوں کے لیے اللہ اور اللہ کا رسول کافی ہے۔یہ دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ خیال کیا کہ میں کبھی بھی ابوبکر سے سبقت نہیں لے جا سکتا۔

آپ کے صدیق ہونے کی وجہ یہ ہے:

ابن اسحٰق اور قتادہ کا بیان ہے کہ شب معراج کی صبح ہی سے آپ لقب صدیق سے مشہور ہو گئے۔حاکم نے اپنی مستدرک میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ مشرکین عرب نے میرے والد کے پاس آکر کہا: آپ کو کچھ خبر ہے کہ آپ کے دوست کا یہ گمان ہے کہ گزشتہ شب انہیں بیت المقدس کی طرف لے جایا گیا اس پر میرے والد نے کہا: سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے؟ مشرکین نے کہا: جی ہاں! انہوں نے خود فرمایا ہے۔میرے والد نے فرمایا: وہ بالکل سچے ہیں۔اگر وہ صبح یا شام اس سے بھی زیادہ آسمانوں کی اطلاعات دیتے تو میں فوراً ان کی تصدیق کرتا۔اس سبب سے آپ کو صدیق کہا جاتا ہے۔

(ب) فضیلت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ:

۱۔شیخین نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے سب جس نے کسی چیز کا ایک جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کیا تو اسے جنت کے دروازوں سے آواز دی جائے گی۔نمازی کو دروازۂ نماز سے، مجاہد کو دروازۂ جہاد سے اور خیر خیرات کرنے والے کو مختلف دروازوں سے آواز دی جائے گی۔یہ بات سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ شخص کتنا ہی خوش نصیب ہو گا جس کو جنت کے تمام دروازوں سے آواز دی جائے گی' نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر! میں امید کرتا ہوں کہ تم بھی ان میں شامل ہو جن کو تمام دروازوں سے آواز دی جائے گی۔

۲۔شیخین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک چرواہا اپنی بکریاں چراتا تھا۔ بھیڑیئے نے آکر اس کی ایک بکری پکڑ لی تو جب چرواہے نے اپنی بکری بھیڑیئے سے چھڑوائی تو بھیڑیئے نے کہا: اس کو پھاڑ کر کھانے کے دن کیا حال ہوگا۔ ابھی وہ یہ بات کر رہا تھا کہ اتنے میں ایک آدمی اپنے لدے ہوئے بیل کو ادھر سے لے کر گزرا، بیل نے میری طرف دیکھ کر کہا: میں سامان لادنے کے لیے پیدا نہیں ہوا بلکہ مجھے تو کاشتکاری کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ یہ بات سن کر لوگ بولے کہ سبحان اللہ! بیل بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کرتے ہیں۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا: میرے اس بیان کی تصدیق ابو بکر اور عمر کریں گے اگرچہ وہ دونوں اس مجلس میں موجود نہیں ہیں۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اولیات:

(۱) اسلام لانے میں آپ نے پہل کی۔

(۲) آپ کو سب سے پہلے خلیفہ کے نام سے یاد کیا گیا۔

(۳) سب سے پہلے آپ ہی نے قرآن پاک کو یکجا کیا۔

سوال نمبر 5: (الف) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ایمان کا واقعہ اور کوئی سی دو کرامات تحریر کریں؟

(ب) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ہجرت کا واقعہ تحریر کریں نیز موافقات عمر رضی اللہ عنہ پر کوئی واقعہ لکھیں؟

جواب: (الف)

ابن شیبہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام لانے کا واقعہ اس طرح بیان فرمایا: میری بہن کو دردِ زہ شروع ہوا تو میں گھر سے نکل کر خانہ کعبہ کے پردوں میں پہنچا، اتنے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود کے پاس آئے، آپ پر اونی اور ریشمی چادر تھی۔ حتیٰ کہ آپ نماز پڑھ کر واپس چلے گئے۔ میں نے

آپ کی زبانی وہ کلام سنا جو آپ سے پہلے کسی سے نہ سنا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے پر میں آپ کے پیچھے چلا تو آپ نے فرمایا: تم کون ہو؟ میں نے عرض کی: عمر! فرمایا: تم دن رات میرا پیچھا نہیں چھوڑتے؟ اس پر مجھے خوف ہوا کہ آپ کہیں مجھے بد دعا نہ دیں۔ چنانچہ میں نے فوراً کلمہ شہادت پڑھا جس پر آپ نے فرمایا: اے عمر! ابھی اپنے ایمان کو پوشیدہ رکھو، اس پر میں نے عرض کی کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ جس طرح میں شرک کو ظاہر کرتا تھا اسی طرح میں اسلام کا اظہار کروں گا۔ آپ نے اسلام لانے کے بعد مکہ میں اسلام کا اعلان کیا۔ آپ کے اسلام لانے پر مسلمانوں میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی۔

کرامات عمر:

(۱) ابو نعیم نے عمر بن حارث کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے تو آپ منبر سے نیچے اترے اور آپ نے فرمایا: اے ساریہ! پہاڑ کی آڑ لو۔ یہ آپ نے کلمات تین دفعہ فرمائے اس کے بعد پھر آپ منبر پر جا کر خطبہ پڑھنے لگے۔ یہ کیفیت دیکھ کر بعض حاضرین مجلس نے کہا: انہیں جنون ہو گیا ہے۔ اختتامِ نماز پر حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کے آج کے خطبہ کے دوران بولے گئے الفاظ سے لوگوں میں باتیں ہو رہی ہیں، کیونکہ آپ نے باآواز بلند فرمایا: اے ساریہ! پہاڑ کی آڑ لو، تو مسجد میں نہ تو ساریہ تھا اور نہ ہی پہاڑ۔ براہِ کرم آپ واقعہ کی حقیقت بیان فرما دیں؟ آپ نے جواب دیا: میں نے دشمنان اسلام کو دیکھا کہ وہ آگے پیچھے سے گھیرا ڈال کر مسلمانوں کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ میں نے ساریہ کو پہاڑ کی طرف توجہ کرنے کا حکم دیا۔ آپ ابھی یہ فرما ہی رہے تھے کہ اتنے میں ساریہ کا قاصد بمع رپورٹ جنگ کی غرض سے دربار خلافت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا: ہم کو شکست ہونے والی تھی کہ جمعہ کے دن ہم نے دو مرتبہ یا تین مرتبہ یہ آواز سنی۔ اے ساریہ! پہاڑ کی طرف۔ چنانچہ ہم لوگوں نے پہاڑ کا رخ کیا اور دشمن کی بہادر فوج کو اللہ نے شکست دی اور ہمیں فتح عطاء فرمائی۔

(۲) محققین نے عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے اس کا نام پوچھا اس نے کہا: چنگاری، پھر پوچھا تمہارے باپ کا نام؟ اس نے کہا: شعلہ؟ پھر پوچھا کہ کس قبیلہ سے تعلق رکھتے ہو؟ اس نے کہا: آگ کے قبیلہ سے۔ پھر پوچھا کہاں رہتے ہو؟ اس نے کہا: گرمی میں۔ پھر پوچھا: یہ کہاں ہے؟ اس نے کہا: بھڑ کنے والی ہے۔ یہ تمام جوابات سننے کے بعد فرمایا: جاؤ اپنے اہل وعیال کی خبر لو وہ جل رہے ہیں۔ چنانچہ اس شخص نے اپنے گھر جا کر دیکھا کہ اس کا گھر جل رہا تھا اور اس کے اہل وعیال جھلس رہے تھے۔

(ب) واقعہ ہجرت:

ابن عساکر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی وہ شخصیت ہے جنہوں نے اعلانیہ ہجرت کی تو اپنی تلوار کو ہاتھ میں پکڑا، کمان کو شانے پر لٹکا لیا اور پھر خانہ کعبہ میں جا کر سات چکر لگائے۔ قریش کے اجتماع میں آ کر فرداً فرداً ہر ایک سے کہا: تمہاری شکل بگڑ جائے جس کا ارادہ ہو اپنی ماں سے دور ہو جائے، اپنی اولاد کو دور کرے یا اپنی بیوی کو بیوہ بنائے وہ میدان میں آ کر میری تلوار سے اپنی خباثت باطنی کا ذائقہ چکھ لے لیکن کس نے آپ کا پیچھا نہیں کیا۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہمارے پاس سب سے پہلے ہجرت کر کے مصعب بن عمیر آئے۔ اس کے بعد حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیس سواروں کے ساتھ مدینہ میں آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہمارے پوچھنے پر انہوں نے فرمایا: سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے تشریف لا رہے ہیں۔ چنانچہ ان کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مدینہ میں قدم رنجہ ہوئے۔

موافقات عمر رضی اللہ عنہ:

گھر میں داخلہ کے لیے اجازت لو۔ اس واقعہ کا نزول یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ محو آرام تھے۔ اسی حالت میں آپ کا ایک غلام بغیر اجازت کے اندر آ گیا، آپ نے کہا: اے اللہ! بلا اجازت اندر آنے کو ممنوع فرما دے، چنانچہ آیت نازل ہوئی کہ گھر میں داخل

ہونے والے کو اجازت لینا ضروری ہے۔

سوال نمبر 6: (الف) شہادت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور آپ کا حسن اسلوب بیان واضح کریں؟

(ب) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں کوئی سی دو احادیث مبارکہ لکھیں اور واقعہ جمل تحریر کریں؟

جواب: (الف)

مؤرخین نے لکھا ہے کہ محمد بن ابوبکر نے حالات کی جانچ پڑتال کر کے تیر برسانا شروع کیے اور دوسرے لوگ بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر تیر برسانے لگے۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو پہرے کے وقت دروازے پر ایک تیر لگا جس وجہ سے آپ کا خون بہنے لگا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر میں محمد بن طلحہ بھی زخمی ہو گئے۔ اس کے بعد محمد بن ابوبکر نے دو آدمیوں کو ساتھ لیا اور فیصلہ کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کے ساتھ والے گھر سے کود کر آپ کو شہید کر دیتے ہیں۔ اس پر کسی کو کان وکان بھی خبر نہ ہوگی۔ جب وہ ایک انصاری کے گھر سے کود کر اندر گئے تو اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آپ کی بیوی تھی۔ محمد بن ابوبکر نے کہا: تم دونوں ادھر ہی ٹھہرو میں جا کر عثمان غنی کو قابو کرتا ہوں تو تم دونوں حملہ کر دینا۔ محمد بن ابوبکر اندر گیا اور جا کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی داڑھی پکڑ لی۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس وقت تیرے باپ موجود ہوتے اور وہ تجھے دیکھتے تو وہ بہت برا محسوس کرتے۔ اس پر محمد بن ابوبکر کے ہاتھ ڈھیلے پڑ گئے اور اس نے آپ کی داڑھی کو چھوڑ دیا۔ اتنے میں وہ دونوں آدمی جو باہر کھڑے تھے' نے یکا یک حملہ کیا اور آپ کو شہید کر دیا۔ پھر جس راستے سے آئے تھے اسی راستے سے واپس بھاگ گئے۔

جزب:

شیخین نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جنگ تبوک میں جانے سے منع فرما دیا۔ آپ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے بچوں اور خواتین میں خلیفہ بنا کر خود تشریف لے جا رہے

ہیں؟ اس پر آپ نے فرمایا: اے علی! میں تجھ کو اس طرح چھوڑ کر جنگ تبوک میں جا رہا ہوں جیسے: موسیٰ اپنے بھائی ہارون کو چھوڑ کر گئے تھے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(۲) ترمذی اور حاکم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ میں علم کا شہر ہوں، ابوبکر اس کی بنیادیں، عمر اس کی دیواریں، عثمان اس کی چھت اور علی اس کا دروازہ ہے۔

واقعہ جمل:

ابن سعد بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دوسرے دن تمام صحابہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بہ رضا و رغبت بیعت کی۔ البتہ حضرت طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما نے مجبوراً بیعت کی اور پھر یہ دونوں حضرات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو لے کر مکہ معظمہ کے راستے بصرہ گئے۔ بصرہ پہنچ کر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خون کا مطالبہ کیا اور اس مطالبے کی خبر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ملی۔ عراق جانے کے ارادے سے نکلے۔ راستے میں بصرہ آیا جہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حضرت طلحہ، زبیر، حضرت عائشہ صدیقہ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے جنگ ہوئی جو کہ جنگ جمل کہلاتی ہے۔ یہ جنگ ماہ جمادی الثانی ۳۶ھ میں ہوئی، جس میں حضرت طلحہ و زبیر وغیرہ شہید کیے گئے۔ مقتولوں کی تعداد تین سو تک پہنچی۔ بصرہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پندرہ دن قیام کیا اور اس کے بعد کوفہ چلے گئے۔

سوال نمبر 7: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں؟

سوال: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی وفات کہاں ہوئی؟

جواب: قول مشہور کے موافق حمل شریف کو دو ماہ گزر گئے تو حضرت کے دادا عبدالمطلب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد محترم حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں کھجوریں لانے کے لیے بھیجا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ وہاں اپنے والد کے ننہال بنو عدی بن نجار میں ایک ماہ بیمار رہ کر انتقال فرما گئے اور وہیں دار نابغہ میں دفن ہوئے۔ بعض کہتے

ہیں کہ عبدالمطلب نے حضرت عبداللہ کو تجارت کے لیے ملک شام میں بھیجا تھا اور وہ واپس آتے ہوئے مدینہ میں بنو عدی بن نجار میں ٹھہرے اور بیمار ہو کر وہیں انتقال کر گئے۔

سوال: تاریخ الخلفاء کے مصنف کا نام تحریر کریں؟

جواب: تاریخ الخلفاء کے مصنف کا نام حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ ہے۔

سوال: غزوہ موتہ کس ہجری میں ہوا؟

جواب: غزوہ موتہ ہجرت کے آٹھویں سال جمادی الاولیٰ میں ہوا۔

سوال: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اصل نام کیا تھا؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اصل نام عبداللہ بن ابی قحافہ تھا۔

سوال: شام کا پہلا سفر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی عمر مبارک میں کیا؟

جواب: شام کا پہلا سفر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ سال کی عمر میں کیا۔

سوال: خلفاء اربعہ کے علاوہ چار عشرہ مبشرہ صحابہ کرام کے نام لکھیں؟

جواب: (۱) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ۔ (۲) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ۔ (۳) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ۔ (۴) حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ۔

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اهل سنت) باکستان

سالانہ امتحان شہادۃ الثانویۃ الخاصہ (ایف اے، سال اول)

برائے طلباء سال ۱۴۳۶ھ/2015ء

﴿چھٹا پرچہ: بلاغت﴾

مقررہ وقت: تین گھنٹے — کل نمبر 100

نوٹ: کوئی سے چار سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1: (الف) القاءِ خبر کی کوئی سی تین اغراض مع امثلہ زینت قرطاس کریں؟ (۱۲)

(ب) الفاظِ استفہام کے معنیٰ اصلی کے علاوہ کوئی سے تین معانی مع امثلہ لکھیں؟ ۱۳

سوال نمبر 2: (الف) تشبیہ کی باعتبارِ طرفین کل کتنی قسمیں ہیں؟ کوئی تین مع مثال لکھیں؟ (۱۳)

(ب) کوئی سی تین اغراضِ تشبیہ مع امثلہ لکھیں؟ (۱۲)

سوال نمبر 3: (الف) وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ کس استعارہ کی مثال ہے؟ وضاحت کریں؟ (۱۳)

(ب) مجازِ مرسل کی کوئی تین قسمیں مع امثلہ لکھیں؟ (۱۲)

سوال نمبر 4: (الف) ومن المجاز العقلی اسناد ما بنی للفاعل الی المفعول نحو عیشة راضیة

عبارت مذکورہ پر اعراب لگا کر وضاحت کریں اور خط کشیدہ لفظ کا صیغہ بتائیں؟ (۱۳)

(ب) کنایہ کی مکنی عنہ کے اعتبار سے اقسام ثلاثہ مع امثلہ لکھیں؟ (۱۲)

سوال نمبر 5: توریہ، توجیہ، ادماج، استخدام، افتنان، جمع کی تعریفات و

امثلہ لکھیں؟ (۲۵)

سوال نمبر 6: (الف) الھعخع، بوقات، افرنقع کا معنیٰ لکھیں اور بتائیں کہ یہ کن کی مثالیں ہیں؟ (۱۲)

(ب) بلاغت کا لغوی و اصطلاحی معنیٰ لکھیں؟ (۵)

(ج) دروس البلاغہ کے مؤلفین کے اسماء تحریر کریں؟ (۸)

☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اول) برائے طلباء بابت 2015ء

﴿چھٹا پرچہ: بلاغت﴾

(دروس البلاغة)

سوال نمبر 1: (الف) القاءِ خبر کی کوئی سی تین اغراض مع امثلہ زینت قرطاس کریں؟

جواب: خبر اصل میں دو باتوں کے لیے لائی جاتی ہے: ۱- فائدہ خبر کے لیے۔
۲- لازم فائدہ خبر کے لیے لیکن کبھی کبھی ان دونوں غرضوں کے علاوہ باقی اغراض کے لیے بھی لائی جاتی ہے۔ ان اغراض میں سے تین غرضیں بمع امثلہ درج ذیل ہیں:

(۱) استرحام: یعنی شفقت و مہربانی طلب کرنے کے لیے بھی خبر کا استعمال کیا جاتا ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: رَبِّ اِنِّیْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ۔

(۲) اظہارِ ضعف: یعنی کمزوری کا اظہار کرنے کے لیے بھی خبر کا استعمال کیا جاتا ہے جیسا کہ حضرت زکریا علیہ السلام کا قول مبارک ہے: رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ

(۳) توبیخ: یعنی ڈانٹ ڈپٹ کے لیے بھی خبر کا استعمال کیا جاتا ہے جیسے: ٹھوکر کھانے والے اور غلطی کرنے والے کو کہنا: الشمس طالعة۔

(ب) الفاظِ استفہام کے معنیٔ اصلی کے علاوہ کوئی سے تین معانی مع امثلہ لکھیں؟

جواب: الفاظ استفہام اپنے اصلی معنیٰ کو چھوڑ کر دوسرے معانی میں استعمال ہوتے ہیں۔ ان میں تین معانی درج ذیل ہیں:

(۱) تسویہ: یعنی برابری کے لیے جیسے: سَوَاءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ۔

(۲) نفی: یعنی معنیٔ نفی کے لیے جیسے: هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ۔

(۳) تشویق: یعنی شوق دلانے کے لیے جیسے: هَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی تِجَارَةٍ تُنْجِیْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ۔

سوال نمبر 2: (الف) تشبیہ کی باعتبارِ طرفین کل کتنی قسمیں ہیں؟ کوئی تین مع مثال لکھیں۔

جواب: تشبیہ کی طرفین کے اعتبار سے اولاً دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم کی چار قسمیں ہیں: ۱- تشبیہ مفرد بمفرد۔ ۲- تشبیہ مرکب بمرکب۔ ۳- تشبیہ مفرد بمرکب۔ ۴- تشبیہ مرکب بمفرد۔

دوسری قسم کی دو قسمیں ہیں: ۱- ملفوف۔ ۲- مفروق۔ تشبیہ کی طرفین کے اعتبار سے کل چھ قسمیں ہوئیں۔ ان میں تین مع امثلہ درج ذیل ہیں:

(۱) تشبیہ مفرد بمفرد: یعنی مفرد کو مفرد کے ساتھ تشبیہ دینا تشبیہ مفرد بمفرد کہلاتی ہے جیسے: هذا لشيء كالمسك في الرائحة

اس مثال میں هذا الشيء بھی مفرد ہے اور اس کو تشبیہ دی گئی ہے حسی شے یعنی کستوری سے وہ بھی مفرد ہے۔

(۲) تشبیہ مرکب بمرکب: وہ تشبیہ جس میں مشبہ اور مشبہ بہ میں سے ہر ایک کوئی امور سے حاصل کیا گیا ہو جیسے: شاعر کا قول ہے شعر

كَاَنَّ مثار النقع فوق رؤوسنا
واسيافنا ليل تهاوى كواكبه

اس جگہ كان مثار النقع واسيافنا یہ مشبہ اور ليل تهاوى كواكبه یہ مشبہ بہ ہے۔ یہ دونوں متعدد امور سے حاصل ہیں۔ لہٰذا یہ تشبیہ مرکب بمرکب ہوئی۔

(ب) کوئی سی تین اغراضِ تشبیہ مع امثلہ لکھیں۔

جواب: جواب حل شدہ پرچہ 2014ء میں ملاحظہ کریں۔

سوال نمبر 3: (الف) وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ کس استعارہ کی مثال ہے؟ وضاحت کریں؟

جواب: وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ یہ استعارہ مکنیہ کی مثال ہے۔

اس جگہ مثال میں بیان کیا گیا ہے کہ والدین کے لیے نرمی کے پر بچھاؤ۔ اب پر چونکہ پرندوں کے ہوتے ہیں۔ لہٰذا ذُلّ کے لیے لفظ طائر کو مستعار لیا اور اس کو حذف کیا گیا۔ طائر کے لوازمات میں سے ایک لازم جو کہ جناح ہے اس کو ذکر کر کے اشارہ طائر کی طرف کیا گیا۔ لہٰذا یہ مثال استعارہ مکنیہ کے قبیلے سے ہے۔

(ب) مجازِ مرسل کی کوئی تین قسمیں مع امثلہ لکھیں؟

جواب: مجازِ مرسل کی علاقہ کے اعتبار سے آٹھ قسمیں ہیں ان میں سے تین درج ذیل ہیں:

(۱) سببیت: وہ مجاز مرسل ہے، جس میں سببیت کا علاقہ ہو جیسے: عظمت یدفلان

(۲) مسببیت: وہ مجاز مرسل ہے، جس میں مسببیت کا علاقہ ہو جیسے: امطرت السماء نباتاً۔

(۳) کلیت: وہ مجاز مرسل ہے، جس میں کلیت کا علاقہ ہو جیسے: يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ اَیْ اَنَا مِلَهُمْ۔

سوال نمبر 4: (الف) ومن المجاز العقلی اسناد مابنی للفاعل الی المفعول نحو عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ

عبارت مذکورہ پر اعراب لگا کر وضاحت کریں اور خط کشیدہ لفظ کا صیغہ بتائیں؟

جواب: عبارت مع اعراب:

وَمِنَ الْمَجَازِ الْعَقْلِيِّ اِسْنَادُ مَا بُنِيَ لِلْفَاعِلِ اِلَى الْمَفْعُوْلِ نَحْوُ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ

وضاحت: مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے مذکورہ عبارت میں مجاز عقلی کی تعریف کی ہے۔ پھر اس کی کچھ قسمیں ہیں تو ان میں سے پہلی قسم یہ ہے کہ فعل معروف کا اسناد فاعل کے علاوہ

مفعول کی طرف کرنا، یہ بھی مجاز عقلی ہے جیسے: عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ (پسندیدہ زندگی) حالانکہ زندگی پسندیدہ نہیں ہوتی بلکہ زندگی والا خوش ہوتا ہے۔ اس جگہ عِيْشَةٍ (یعنی زندگی) مفعول ہے جس کی طرف اسناد کیا گیا ہے۔

بُنِيَ: صیغہ واحد مذکر غائب بحث فعل ماضی مطلق مثبت مجہول ثلاثی مجرد ناقص یائی از باب ضرب یضرب جیسے: بَنٰی، يَبْنِيْ۔

(ب) کنایہ کی مکنی عنہ کے اعتبار سے اقسام ثلاثہ مع امثلہ لکھیں؟

جواب: کنایہ کی مکنی عنہ کے اعتبار سے تین قسمیں ہیں، جو درج ذیل ہیں:

پہلی قسم: وہ کنایہ ہے جس میں مکنی عنہ صفت واقع ہو جیسے: حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کا شعر ہے:

طویل النجاد رفیع العماد، کثیر الرماد، اذا ماشتا

اس جگہ اس شاعرہ نے طویل القامہ اور سید یعنی سردار اور کریم یعنی اس کی سخاوت کو مراد لیا جو کہ اس ممدوح کی صفات ہیں۔

دوسری قسم: وہ کنایہ ہے جس میں مکنی عنہ نسبت واقع ہو۔ وہ نسبت جو موصوف اور صفت کے درمیان ہوتی ہے جیسے: المجدبین ثوبیه والکرم تحت ردائه یعنی اس کی بزرگی دو کپڑوں کے نیچے ہے اور اس کی سخاوت اس کی چادر کے نیچے ہے۔ اس جگہ المجد اور الکرم دونوں موصوف اور صفت کے درمیان نسبت ہیں۔

تیسری قسم: وہ کنایہ ہے جس میں مکنی عنہ نہ صفت اور نہ ہی نسبت واقع ہو جیسے: شاعر کا قول ہے:

الضاربین بکل ابیض محذم، والطاعنین مجامع الاضغان

اس جگہ مجامع الاضغان سے مراد دل کا کنایہ لیا گیا، جو نہ ہی صفت ہے اور نہ ہی نسبت ہے بلکہ ان دونوں کا غیر ہے۔

سوال نمبر 5: توریه، توجیه، ادماج، استخدام، افتنان، جمع کی تعریفات و امثلہ لکھیں؟

جواب: توریہ کی تعریف:

کلام میں ایسے لفظ کا استعمال کرنا جس کے دو معانی ہوں ایک قریب کا جس کو جلد سمجھا جائے اور دوسرا البعید کا جس کو قرینہ خفیہ کے ساتھ سمجھا جائے۔ مراد وہی بعید ہوتا ہے جیسے: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُم بِاللَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُم بِالنَّهَارِ، اس آیت مبارکہ میں لفظ جَرَحْتُمْ کے دو معانی ہیں ایک قریب جو کہ زخم لگانا ہے اور دوسرا ارتکاب الذنوب ہے اور اس جگہ یہی مراد ہے۔

توجیہ کی تعریف:

کلام میں الفاظ سے ایسا معنیٰ حاصل کرنا جس کے لیے الفاظ موضوع ہوں لیکن وہ الفاظ لوگوں کے یا ان کے غیر کے نام ہوں جیسے

اذا خرته الريح ولك عليلة، باذيال كثبان الثرىٰ تتعسر به

الفضل والربيع وكم غدا، به الروض يحيىٰ وهو لاشك جعفر

اس کلام میں فضل ربیع، یحییٰ اور جعفر مردوں کے نام ہیں، جن کو استعمال کیا گیا۔

دوسری مثال:

وما حسن بيت له زخرف   تراه اذا زلزلت لم يكن

اس کلام میں زخرف، اذا زلزلت اور لم یکن قرآن پاک کی سورتوں کے نام ہیں، جن کو استعمال کیا گیا ہے۔

ادماج کی تعریف:

اس کا لغوی معنی لپیٹنا ہے اور اصطلاح میں ایسا کلام جس کو کسی معنی کے لیے چلایا گیا ہو لیکن دوسرے معنی کو بھی شامل ہو جیسے:

اقلب فيه اجفاني كاني اعدبها على الدهر الذنوبا ۔

اس جگہ کلام تو رات کے لمبا ہونے کو ظاہر کرنے کے لیے چلائی گئی ہے پھر اس کلام کے ساتھ زمانے سے شکایت بھی کر دی ہے۔

استخدام کی تعریف:

کسی لفظ کو ذکر کرنا ایک معنی کے لیے اور اس کی طرف ضمیر کو لوٹانا، اس ضمیر سے اس لفظ کا غیر کوئی معنی مراد لینا جو پہلے اسم کے معنی کے علاوہ ہو جیسے: پہلی صورت کی مثال فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۔ اس آیت مبارکہ میں شَهْرٌ سے مراد پہلی کا چاند ہے اور فَلْيَصُمْهُ کی ضمیر سے رمضان المبارک کا مہینہ مراد ہے۔

دوسری مثال جیسے شاعر کا قول ہے:

فسقى الغضاء الساكنه وان هم شبوه بين ۔

غضاء ایک درخت کا نام ہے، جو جنگل میں ہوتا ہے، ساکنہ کی ضمیر مجرور غضاء کی طرف لوٹتی ہے یعنی وہ جگہ جہاں پر وہ درخت موجود ہے اور شبوہ کی ضمیر جو منصوب ہے وہ بھی اس کی طرف لوٹتی ہے لیکن یہ درخت کے معنی میں نہیں ہے۔

افتنان کی تعریف:

دو مختلف فنون کو جمع کرنا افتنان کہلاتا ہے جیسے: غزل اور حماسہ۔ غزل وہ فن ہے جس میں عورتوں کی محبت وغیرہ کو بیان کیا جائے اور حماسہ وہ فن ہے جس میں بہادری اور جرأت کے کارناموں کو بیان کیا جائے۔

مدح، ہجاء، تعزیت، تہنیہ کو جمع کرنا، جیسے: عبداللہ بن ہمام سلوی جب یزید کے پاس آیا اس وقت اس کے والد گرامی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تھا، تو اس نے کہا:

اٰجرك الله على الرزيه، وبارك لك في العطية،

واعانك على الرعية فقد رزئت عظيما و اعطيت جسيما،

فاشكر الله على ما اعطيت واصبر على مارزئت ۔

فقد فقدت الخليفه واعطيت الخلافه،

ففارقت خليلا ووهبت جليلا ۔

اس قصیدہ مبارکہ میں یاد اور تعزیت جو کہ دونوں الگ الگ فن ہیں، ان دونوں کو نہایت احسن طریقے سے جمع کیا گیا۔

جمع کی تعریف:

متعدد کو ایک ہی حکم میں جمع کرنا جمع کہلاتا ہے جیسے: شاعر کا قول ہے:

ان الشباب والفراغ والجدة، مفسدة للمرء ای مفسدة

اس جگہ شباب، فراغ اور جدہ کو ایک ہی حکم میں جمع کیا گیا ہے۔

سوال نمبر 6: (الف) الھعخع، بوقات، افرنقع کا معنیٰ لکھیں اور بتائیں کہ یہ کن کی مثالیں ہیں؟

جواب: الھعخع: لفظ الھعخع کا معنی ہے اونٹوں کے چہرے والی گھاس۔ یہ تنافر حروف کی مثال ہے۔

بوقات کا معنیٰ: یہ مخالفۃ قیاس کی مثال ہے۔

افرنقع کا معنیٰ: یہ انصرف کے معنیٰ میں ہے اور یہ غرابت کی مثال ہے۔

(ب) بلاغت کا لغوی واصطلاحی معنیٰ لکھیں؟

جواب: بلاغت کا لغوی معنیٰ: بلاغت کا لغوی معنیٰ ہے: الوصول، والانتھاء۔

بلاغت کا اصطلاحی معنیٰ: البلاغة تقع وصفا للکلام والمتکلم، بلاغت وہ ہے جو کلام اور متکلم کی صفت واقع ہو جیسے: کلام بلیغ اور متکلم بلیغ۔

(ج) دروس البلاغہ کے مؤلفین کے اسماء تحریر کریں؟

جواب: دروس البلاغہ کے مؤلفین چار ہیں؛ جن کے اسماء درج ذیل ہیں:

۱۔ حفنی ناصف ۔۲۔ محمد دیاب ۔۳۔ سلطان محمد ۔۴۔ مصطفیٰ طمّوم۔

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اھل سنت) پاکستان

سالانہ امتحان شہادۃ الثانویۃ الخاصہ (ایف اے، سال اول)

برائے طلباء سال ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿پہلا پرچہ: قرآن وحدیث﴾

مقررہ وقت: تین گھنٹے کل نمبر 100

تمام سوالات حل کریں۔

القسم الاوّل...... قرآن پاک

سوال نمبر 1: درج ذیل میں سے کسی پانچ آیات مبارکہ کا ترجمہ کریں؟ ۴۰

(۱) اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْعٰمِلِیْنَ عَلَیْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِی الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِیْنَ وَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ط فَرِیْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ○

(۲) لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ○

(۳) وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ط اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ط ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَ○

(۴) قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَکَ اللّٰهُ عَلَیْنَا وَاِنْ کُنَّا لَخٰطِئِیْنَ○ قَالَ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ ط یَغْفِرُ اللّٰهُ لَکُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ○

(۵) وَاَوْحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا یَعْرِشُوْنَ○

(۶) سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ط اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ٥

(۷) قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ٥ وَ یَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ ٥ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ ٥ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ٥

سوال نمبر2: درج ذیل میں سے کوئی دس الفاظ کے معانی تحریر کریں؟ (۱۰)

(۱) الدوابّ ۔ (۲) السائحون ۔ (۳) الاصم ۔ (۴) الفلک ۔ (۵) حمید ۔ (۶) مجید ۔ (۷) بضاعة ۔ (۸) صواع ۔ (۹) السحاب ۔ (۱۰) الاعمی ۔ (۱۱) الاصنام ۔ (۱۲) البغال ۔ (۱۳) المبذرین ۔ (۱۴) اعناب ۔ (۱۵) الصخرة ۔

القسم الثانی...... حدیث شریف

سوال نمبر3: درج ذیل احادیث مبارکہ میں سے کسی دو کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ الفاظ کی تشریح وتوضیح سپرد قلم کریں؟ (۲۰)

(۱) عن عبداللہ بن أبی أوفی رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر خدیجة رضی اللہ عنها ببیت فی الجنة من قصب لاصخب فیہ ولا نصب ۔

(۲) عن ابن عمر رضی اللہ عنهما أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخرج من طریق الشجرة ویدخل من طریق المعرس واذا دخل مکة دخل من الثنیة العلیا ویخرج من الثنیة السفلی ۔

(۳) عن عائشة رضی اللہ عنها قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ وعلیہ وسلم ذات غداة وعلیہ مرط مرحل من شعر اسود ۔

سوال نمبر4: درج ذیل میں سے کسی دو احادیث مبارکہ پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟ (۲۰)

(۱) عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ عیلہ وسلم یقول: "لم یبق من النبوة الا المبشرات" قالوا: وما المبشرات؟ قال: "الرؤیا الصالحة" ۔

(۲) عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: "اذا مات الانسان انقطع عملہ الا من ثلاث: صدقة جاریة أو علم ینتفع بہ أو ولد صالح یدعولہ" ۔

(۳) عن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قدم من سفر بدأ بالمسجد فرکع فیہ رکعتین ۔

سوال نمبر5: درج ذیل میں سے کسی پانچ الفاظ کے معانی تحریر کریں؟ (۱۰)

(۱) البضع ۔ (۲) الشعبة ۔ (۳) الاماطة ۔ (۴) تأیمت ۔ (۵) الأنکاث ۔ (۶) مئنة ۔ (۷) اللهوات ۔

☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اول) برائے طلباء بابت 2016ء

﴿پہلا پرچہ: قرآن وحدیث﴾

القسم الاوّل...... قرآن پاک

سوال نمبر 1: درج ذیل میں سے کسی پانچ آیات مبارکہ کا ترجمہ کریں؟

(۱) اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

(۲) لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

(۳) وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۝

(۴) قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِئِيْنَ ۝ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝

(۵) وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ۝

(۶) سُبْحٰنَ الَّذِيْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَى الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝

(۷) قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۝ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ ۝ وَاحْلُلْ

عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۝ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۝

جواب: ترجمہ:

(۱) بیشک صدقات فقیروں، مسکینوں، عاملین، دلوں کو الفت دینے کے لیے، گردنیں آزاد کروانے کے لیے، اللہ تعالیٰ کے راستے میں اور مسافروں کے لیے۔ یہ فرض کیا ہوا ہے اللہ کا اور اللہ تعالیٰ علم والا اور حکمت والا ہے۔

(۲) بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جنہیں تمہارا مشقت میں پڑنا گراں گزرتا ہے۔ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر مہربان رحم فرمانے والے۔

(۳) اور آپ قائم کیجئے نماز دن کے دونوں حصوں میں اور رات کے ٹکڑے میں۔ بیشک اچھائیاں لے جاتی ہیں، برائیوں کو۔ یہ نصیحت ہے نصیحت کرنے والوں کے لیے۔

(۴) اور انہوں نے کہا: اللہ کی قسم البتہ تحقیق آپ کو اللہ تعالیٰ نے ہم پر فضیلت دی ہے اور ہم خطاء کرنے والے ہیں۔ فرمایا: آج کے دن تم پر پکڑ نہیں ہے۔ بخش دے گا اللہ تعالیٰ تم کو اور وہ ارحم الراحمین ہے۔

(۵) اور وحی کی تیرے رب نے شہد کی مکھی کی طرف یہ کہ تو بنا اپنا گھر پہاڑوں میں، درختوں میں اور بلند جگہ پر۔

(۶) پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندۂ خاص کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کروائی۔ برکت رکھی ہم نے اس کے اردگرد تاکہ ہم دکھائیں اس کو اپنی نشانیاں۔ بیشک وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

(۷) موسیٰ (علیہ السلام) نے عرض کی کہ اے میرے رب تو میرے لیے میرے سینے کو کھول دے، آسان فرما تو میرے لیے میرے معاملات کو اور تو میری زبان سے لقنت کو دور کردے تاکہ وہ میری بات کو سمجھیں۔

سوال نمبر 2: درج ذیل میں سے کوئی دس الفاظ کے معانی تحریر کریں؟

(۱) الدوات ۔ (۲) السائحون ۔ (۳) الاصم ۔ (۴) الفلك ۔ (۵) حمید ۔ (۶) مجید ۔ (۷) بضاعة ۔ (۸) صواع ۔ (۹) السحاب ۔ (۱۰) الاعمی ۔ (۱۱) الاصنام ۔ (۱۲) البغال ۔ (۱۳) المبذرین ۔ (۱۴) اعناب ۔ (۱۵) الصخرة ۔

جواب: ۱-چوپائے ۔۲-تازہ دم لوگ ۔۳- بہرے ۔۴- آسمان ۔۵-خوبیوں سراہا۔ ۶- بزرگی والا ۔۷- سامان ۔۸- روشنی ۔۹- بادل ۔۱۰- اندھے ۔۱۱- بت ۔۱۲- خچر۔ ۱۳-فضول خرچی کرنے والے ۔۱۴-انگور ۔۱۵-چٹان

القسم الثانی...... حدیث شریف

سوال نمبر 3: درج ذیل احادیث مبارکہ میں سے کسی دو کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ الفاظ کی تشریح وتوضیح سپرد قلم کریں؟

(۱) عن عبدالله بن أبی أوفی رضی الله عنه أن رسول الله صلی الله علیه وسلم بشر خدیجة رضی الله عنها ببیت فی الجنة من قصب لاصخب فیه ولا نصب ۔

(۲) عن ابن عمر رضی الله عنهما أن رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یخرج من طریق الشجرة ویدخل من طریق المعرس واذا دخل مکة دخل من الثنیة العلیا ویخرج من الثنیة السفلی ۔

(۳) عن عائشة رضی الله عنها قالت خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات غداة وعلیه مرط مرحل من شعر اسود ۔

جواب: ترجمة الاحادیث:

نمبر (۱) حضرت عبداللہ بن اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک ایسے گھر کی خوشخبری دی جو کانوں کا ہوگا

کہ اس میں نہ شور وغل ہوگا اور نہ ہی تھکن۔

نمبر (۲) حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم درختوں کے راستے (مدینہ) سے نکلتے اور درختوں کے راستہ سے داخل ہوتے۔ جب آپ مکہ میں داخل ہوتے تو اوپر والی گھاٹی کی طرف سے داخل ہوتے اور جب آپ مکہ سے باہر نکلتے تو نیچے والی گھاٹی کی طرف سے باہر نکلتے تھے۔

معرس: معرس یہ ایک درخت کا نام ہے۔

ثنیہ علیا: یہ مکہ کی ایک گھاٹی کا نام ہے، جو کہ بلند ہے۔

ثنیہ سفلیٰ: یہ بھی ایک گھاٹی کا نام ہے جہاں سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے باہر نکلتے تھے۔

نمبر (۳) حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے: ایک دن نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے سیاہ رنگ کی بیل بوٹوں والی چادر اوڑھی ہوئی تھی۔

مرط: یہ چادر کو کہتے ہیں۔

مرحل: مرحل یہ اس چیز کو کہتے ہیں جس میں اونٹوں کے پالان کی شکل بنی ہوئی ہو۔

سوال نمبر 4: درج ذیل میں سے کسی دو احادیث مبارکہ پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

(۱) عن ابی هریرة رضی الله عنه قال سمعت رسول الله صلی الله عیله وسلم یقول: "لم یبق من النبوة الا المبشرات" قالوا: وما المبشرات؟ قال: "الرؤیا الصالحة" ۔

(۲) عن ابی هریرة رضی الله عنه أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: "اذا مات الانسان انقطع عمله الا من ثلاث: صدقة جاریة أو علم ینتفع به أو ولد صالح یدعوله" ۔

(۳) عن کعب بن مالک رضی الله عنه أن رسول الله صلی الله

عليه وسلم كان اذا قدم من سفر بدأ بالمسجد فركع فيه ركعتين ۔

جواب: اعراب:

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "لَمْ یَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ" قَالُوْا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: "الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ" ۔

(۲) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٍ جَارِیَةٍ اَوْ عِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْ لَهٗ" ۔

(۳) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِیْهِ رَكْعَتَیْنِ ۔

ترجمہ احادیث:

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبوت میں سے صرف خوشخبری دینے والی چیزیں باقی رہ گئی ہیں۔ انہوں نے دریافت کیا کہ خوشخبری دینے والی چیزوں سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سچے خواب۔

(۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں سوائے تین چیزوں کے صدقہ جاریہ، علم نافع اور صالح اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔

(۳) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس آتے تو آپ پہلے مسجد میں دو رکعت ادا فرماتے تھے۔

سوال نمبر 5: درج ذیل میں سے کسی پانچ الفاظ کے معانی تحریر کریں؟

(۱) البضع (۲) الشعبة (۳) الاماطة (۴) تأيمت (۵) مننة (۶) اللهوات (۷) الأنكاث

جواب:

۱- کئی/ بہت/ کچھ۔ ۲- درجات، مراتب۔ ۳- تکلیف دہ چیز کو دور کرنا۔ ۴- بیوہ خاتون۔ ۵- ایسی علامت جو کسی چیز پر دلیل ہو۔ ۶- منہ کے اندر کا بالائی حصہ۔ ۷- انکاث نکث کی جمع بمعنی دوبارہ کاتنے کے لیے ادھیڑا ہوا کمبل یا خیمہ۔

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اهل سنت) پاکستان

سالانہ امتحان شہادۃ الثانویۃ الخاصہ (ایف اے، سال اول)

برائے طلباء سال ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿دوسرا پرچہ: فقہ واصول فقہ﴾

مقررہ وقت: تین گھنٹے کل نمبر 100

نوٹ: دونوں قسموں سے دو، دو سوال حل کریں۔

القسم الاوّل...... فقه

سوال نمبر 1: البیع ینعقد بالایجاب و القبول اذا کان بلفظ الماضی

(۱) خط کشیدہ قیود کے فوائد تحریر کریں؟ ۵

(۲) بیع میں خیار شرط صرف بائع کے لیے جائز ہے یا مشتری کے لیے یا دونوں کے لیے؟ نیز مدت خیار کے بارے میں اختلاف ائمہ تحریر کریں؟ (۲۰)

سوال نمبر 2: (۱) طلاق صریح اور طلاق کنایہ کی تعریف بمع مثال سپرد قلم کریں؟ (۱۰)

(۲) ظہار کا لغوی واصطلاحی معنی کرنے کے بعد کفارۂ ظہار بیان کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 3: درج ذیل اصطلاحات میں سے کسی پانچ کی تعریفات سپرد قلم کریں؟ (۲۵)

خیار عیب، اقالہ، بیع صرف، بیع فاسد، شفعہ، بیع مضاربۃ، ایلاء، ظہار

القسم الثانی...... اصول فقه

سوال نمبر 4: والعام کل لفظ ینتظم جمعا من الافراد اما لفظا کقولنا

مسلمون ومشرکون واما معنی کقولنا من وما

(۱) عبارت کا ترجمہ کریں نیز عام کو خاص سے مؤخر ذکر کرنے کی کوئی دو وجوہات تحریر کریں؟ (۱۰)

(۲) عام کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں بمع احکام سپرد قلم کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 5: فصل فی المطلق والمقید ذهب اصحابنا الی ان المطلق من کتاب الله تعالی اذا امکن العمل باطلاقه فالزیادة علیه بخبر الواحد والقیاس لایجوز۔

(۱) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر اس کا ترجمہ تحریر کریں؟ (۱۰)

(۲) کتاب اللہ کے مطلق پر خبر واحد اور قیاس سے زیادتی جائز نہ ہونے کی وجہ لکھیں، نیز اس مسئلہ میں امام شافعی کا مؤقف قلمبند کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 6: فصل فی الامر: الامر فی اللغة قول القائل لغیره افعل وفی الشرع تصرف الزام الفعل علی الغیر۔

(۱) مذکورہ عبارت کا ترجمہ وتشریح سپرد قلم کریں؟ (۱۰)

(۲) اشارة النص، عبارة النص، خفی، مشکل، حقیقة متعذره، حقیقة مهجوره میں سے کسی تین اصطلاحات کی تعریف کریں؟ (۱۵)

☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اول) برائے طلباء بابت 2016ء

دوسرا پرچہ: فقہ واصول فقہ

القسم الاول...... فقہ

سوال نمبر 1: البیع ینعقد بالایجاب و القبول اذا کان بلفظ الماضی

(۱) خط کشیدہ قیود کے فوائد تحریر کریں؟

(۲) بیع میں خیار شرط صرف بائع کے لیے جائز ہے یا مشتری کے لیے یا دونوں کے لیے؟ نیز مدت خیار کے بارے میں اختلاف ائمہ تحریر کریں؟

جواب: (۱) قیود کے فوائد:

بیع منعقد ہونے کے لیے ایجاب وقبول ضروری ہے، کیونکہ ایجاب وقبول بیع کا رکن اوّل ہے۔ جب رکن نہ پایا جائے تو بیع منعقد نہیں ہوسکتی، اس لیے کہ بیع کے انعقاد کے لیے ایجاب وقبول کرنا ضروری ہے۔ ایجاب کا معنی ہے اثبات یعنی ثابت کرنا اس کے لیے مختلف الفاظ ہیں مثلاً بِعتُ، اَعطَیتُ وغیرہ۔ جو لفظ اس کے جواب میں آئے گا اس کو ایجاب کہتے ہیں مثلاً اِشتَرَیتُ وغیرہ۔ ایجاب وقبول الفاظ ماضی کے ہونا ضروری ہیں۔ لفظ ماضی کی قید اس لیے لگائی ہے، لفظ حال اور استقبال کو وہ وعدے کے لیے استعمال نہیں کرتے جبکہ بیع تو گویا ایک وعدہ کرنا ہوتا ہے۔ جب ایجاب وقبول پایا گیا تو بیع لازم ہو جائے گی۔

(۲) خیار شرط:

بیع میں خیار شرط بائع اور مشتری دونوں کے لیے ہے اور خیار شرط جائز ہے۔

مدت خیار:

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک خیار کی مدت تین دن یا اس سے کم ہے،

تین دن سے زیادہ جائز نہیں ہے۔

صاحبین کے نزدیک خیار کی مدت تین دن سے زیادہ بھی ہوسکتی ہے۔ البتہ زیادتی کی صورت میں مدت کا مقرر ہونا ضروری ہے۔

سوال نمبر 2: (الف) طلاق صریح اور طلاق کنایہ کی تعریف بمع مثال سپرد قلم کریں؟

(ب) ظہار کا لغوی واصطلاحی معنی کرنے کے بعد کفارۂ ظہار بیان کریں؟

جواب: (الف) طلاق صریح کی تعریف:

طلاق صریح سے مراد ہے مرد کا اپنی عورت کو واضح یعنی صاف الفاظ کے ساتھ طلاق دینا کہ ان الفاظ میں کوئی شک وشبہ باقی نہ ہو۔ ان الفاظ سے طلاق واقع ہو جائے گی۔ مثلاً مرد نے اپنی عورت سے کہا: تجھے طلاق ہے یا کہا: اے طلاق یافتہ تو ان الفاظ سے طلاق واقع ہو جائے گی۔

طلاق کنایہ کی تعریف:

طلاق کنایہ اس کو کہتے ہیں کہ مرد کا اپنی عورت کو کنایہ یعنی ایسے الفاظ کہنا جن کے ساتھ ایک طریقے سے طلاق واقع ہوتی ہو اور ایک طریقے سے طلاق واقع نہ ہوتی ہو۔ مثلاً مرد نے اپنی عورت کو کہا: تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے۔ اب مرد سے پوچھا جائیگا کہ تیری اس سے مراد کیا ہے؟ اگر وہ کہے کہ، میری اس سے مراد یہ ہے تو میرے لیے عزت اور کرامت کے اعتبار سے میری ماں کی مثل ہے، تب طلاق واقع نہیں ہوگی۔ اگر وہ کہے ان الفاظ سے میری مراد یہ ہے: جس طرح مجھ پر میری ماں حرام ہے اسی طرح تو بھی مجھ پر حرام ہے، طلاق واقع ہو جائے گی۔ یہ طلاق، طلاق کنایہ کہلاتی ہے۔

(ب) ظہار کا لغوی واصطلاحی معنی اور کفارۂ ظہار

جواب حل شدہ پرچہ 2015ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر 3: درج ذیل اصطلاحات میں سے کسی پانچ کی تعریفات سپرد قلم کریں؟

خیار عیب، اقالہ، بیع صرف، بیع فاسد، شفعہ، بیع مضاربۃ، ایلاء، ظہار

جواب:۱-خیارِ عیب:

بائع کا مبیع کو عیب بیان کیے بغیر بیچنا یا مشتری کا ثمن میں عیب بیان کیے بغیر کوئی چیز خریدنا اور عیب پر مطلع ہونے کے بعد اس چیز کے واپس کر دینے کے اختیار کو" خیارِ عیب کہتے ہیں۔

۲-اقالہ:

دو شخصوں کے مابین کسی چیز کے بارے میں جو عقد ہوا اس کے اٹھا دینے کو اقالہ کہتے ہیں۔

۳-بیع صرف:

بیع صرف یعنی ثمن کو ثمن کے بدلے بیچنا۔ ثمن سے مراد عام ہے چاہے ثمن خلقی ہو جیسے: سونا اور چاندی وغیرہ یا ثمن غیر خلقی ہو جیسے: نوٹ اور پیسہ وغیرہ۔

۴-بیع فاسد:

اگر رکن بیع (ایجاب وقبول یا چیز کے لینے دینے میں) یا محل بیع (مبیع) میں خرابی نہ ہو بلکہ اس کے علاوہ کوئی خرابی ہو تو وہ بیع فاسد ہے جیسے: مبیع (جو چیز بیچی ہے) کو خریدنے والے کے حوالے کرنے پر قدرت نہ ہو تو یہ بیع فاسد ہوگی۔

۵-شفعہ:

غیر منقول جائیداد کو کسی شخص نے جتنے میں خریدا اتنے میں ہی مالک ہونے کا حق جو دوسرے شخص کو حاصل ہو جاتا ہے، اس کو شفعہ کہتے ہیں۔

۶-بیع مضاربہ:

مضاربہ اس عقد کو کہتے ہیں کہ جس میں ایک شخص کی طرف سے مال ہو اور دوسرے شخص کی طرف سے عمل ہو جبکہ منافع میں دونوں مشترک ہو۔

۷-ایلاء:

شوہر کا یہ قسم کھانا کہ عورت سے قربت نہ کریگا یا چار ماہ تک عورت کے قریب نہ جائیگا'

اس طرح کی قسم کھانے کو ایلاء کہلاتا ہے۔

۸-ظہار:

اپنی زوجہ یا اس کے کسی جز وشائع یا ایسے جز کو جو کل سے تعبیر کیا جاتا ہے یا ایسی عورت سے تشبیہ دینا جو اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہے یا اس کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا جس کی طرف دیکھنا حرام ہے مثلاً کہا: تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے یا تیرا سر یا تیری گردن یا تیرا نصف میری ماں کی پیٹھ کی مثل ہے۔ اس عمل کو ظہار کہتے ہیں۔

القسم الثانی...... اصول فقہ

سوال نمبر 4: **والعام كل لفظ ينتظم جمعا من الافراد اما لفظا كقولنا مسلمون ومشركون واما معنى كقولنا من وما**

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں نیز عام کو خاص سے مؤخر ذکر کرنے کی کوئی دو وجوہات تحریر کریں؟

(ب) عام کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں مع احکام سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) ترجمۃ العبارت:

"عام ہر وہ لفظ ہے جو افراد کی ایک جماعت کو شامل ہو خواہ لفظی طور پر جیسے ہمارا قول مسلمون اور مشرکون یا معناً جیسے ہمارا قول مَنْ اور مَا۔"

عام کو مؤخر کرنے کی وجہیں:

نمبر۱: عام کو خاص سے مؤخر اور خاص کو عام سے مقدم کرنے کی پہلی وجہ یہ ہے کہ خاص بمنزل مفرد کے ہے اور عام بمنزل مرکب کے ہے۔ ظاہر بات ہے کہ مفرد مرکب سے پہلے ہوتا ہے۔

نمبر۲: خاص کو مقدم اس لئے کیا کہ اس کا حکم جمہور کے نزدیک متفق علیہ ہے بخلاف عام کے کہ اس کا حکم جمہور کے نزدیک متفق علیہ نہیں ہے۔

(ب) عام کی اقسام:

عام کی دو اقسام ہیں:

نمبر۱- عام مخصوص البعض: وہ عام ہے جس سے بعض کو خاص کیا گیا ہو۔

نمبر۲- عام غیر مخصوص البعض: وہ عام ہے جس سے کسی فرد کو خاص نہ کیا گیا ہو۔

عام مخصوص البعض کا حکم:

جب عام کے بعض افراد کو خاص کر دیا جائے تو باقی میں تخصیص کا احتمال باقی رہتا ہے لیکن اس کے باوجود اس پر عمل واجب ہوتا ہے۔

عام غیر مخصوص البعض کا حکم:

یہ عام لزوم عمل کے اعتبار سے خاص کی طرح ہوتا ہے مثلاً قرآن پاک میں ہے:

اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَیْدِیَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا

یہاں کلمہ ما عام ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ چور سے جو کچھ سرزد ہوگا اس کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے۔ لہٰذا اگر کسی چور سے چوری کا سامان ہلاک ہو جائے پھر اس کا ہاتھ کاٹا جائے تو مال کی ضمانت نہیں ہوگی' کیونکہ ہاتھ کا کاٹنا اس کے تمام عمل کی سزا ہے۔ ضمان کی صورت میں یہ تمام عمل کی سزا نہیں بنتی بلکہ دونوں سزاؤں کا مجموعہ قرار پائے گا اور یہ قرآن پاک کے عام کے خلاف ہے۔ کلمہ ما کے عام ہونے پر دلیل یہ ہے کہ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب کوئی آدمی اپنی لونڈی سے کہے: اِنْ كَانَ مَا فِیْ بَطْنِكِ غُلَامًا فَاَنْتِ حُرَّةٌ۔ اب اس لونڈی کے ہاں لڑکا یا لڑکی جڑواں پیدا ہوئے تو وہ آزاد نہیں ہوگی' کیونکہ لفظ ما کا تقاضا ہے کہ اس کا پورا حمل لڑکے پر مشتمل ہو جبکہ یہاں آدھا حمل لڑکے پر مشتمل ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ لفظ ما عمومیت کے لیے آتا ہے۔ اگر کوئی کہے کہ ما کی عمومیت پر ایک فقیہ کے قول سے استدلال کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ جس طرح آئمہ فقہاء میں سے ہیں اسی طرح آئمہ لغت میں سے بھی ہیں۔ یہاں ہم نے ان کے امام لغت ہونے کا اعتبار کیا ہے۔

سوال نمبر 5: فَصْلٌ فِی الْمُطْلَقِ وَالْمُقَیَّدِ ذَهَبَ اَصْحَابُنَا اِلٰی اَنَّ الْمُطْلَقَ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی اِذَا اَمْكَنَ الْعَمَلُ بِاِطْلَاقِهٖ فَالزِّیَادَةُ عَلَیْهِ بِخَبَرِ الْوَاحِدِ وَالْقِیَاسِ لَا یَجُوْزُ۔

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر اس کا ترجمہ تحریر کریں؟

(ب) کتاب اللہ کے مطلق پر خبر واحد اور قیاس سے زیادتی جائز نہ ہونے کی وجہ لکھیں، نیز اس مسئلہ میں امام شافعی کا مؤقف قلمبند کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ:

اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں ترجمہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

''یہ فصل مطلق اور مقید کے بیان میں ہے۔ ہمارے اصحاب اس بات کی طرف گئے ہیں کہ کتاب اللہ کے مطلق پر جب عمل کرنا ممکن ہو تو پھر کتاب اللہ پر خبر واحد اور قیاس کے ساتھ زیادتی جائز نہیں ہے۔''

وجہ: کتاب اللہ کے مطلق پر خبر واحد اور قیاس کے ساتھ زیادتی جائز نہیں' کیونکہ خبر واحد اور قیاس ظنی ہیں جبکہ کتاب اللہ قطعی ہے۔ قطعی پر ظنی کی زیادتی نہیں ہو سکتی۔

امام شافعی کا مؤقف: امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک خبر واحد اور قیاس کے ساتھ مطلق کتاب پر زیادتی جائز ہے۔

سوال نمبر 6: فصل فی الامر: الامر فی اللغة قول القائل لغیرہ افعل وفی الشرع تصرف الزام الفعل علی الغیر۔

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ وتشریح سپرد قلم کریں؟

(ب) اشارة النص، عبارة النص، خفی، مشکل، حقیقة متعذرہ، حقیقة مهجورہ میں سے کسی تین اصطلاحات کی تعریف کریں؟

جواب: (الف) ترجمة العبارت:

یہ فصل امر کے بیان میں ہے۔ لغت میں امر قائل کا اپنے غیر کو 'اِفْعَلْ'' کہنا ہے اور

شرع میں غیر پر فعل کے لازم کرنے کا تصرف (امر کہلاتا) ہے۔

تشریح: یہاں سے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ امر کا لغوی اور شرعی معنی بیان فرما رہے ہے۔ امر کا لغوی معنی ہے۔ کسی دوسرے شخص کو یہ کہنا: تو یہ کام کر جبکہ شرع کی اصطلاح میں کسی دوسرے پر فعل کو لازم کرنے کا تصرف امر کہلاتا ہے۔

(ب) اصطلاحات کی تعریف:

اشارۃ النص: وہ نص ہے جس سے ثابت ہونے والا حکم نظم نص سے ہی ثابت ہوتا ہے بغیر کسی زیادتی کے اور تقدیر عبارت کے۔ لیکن من کل الوجوہ ظاہر نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کے لیے کلام کو چلایا جاتا ہے۔

عبارۃ النص: وہ نص ہے جس سے وہ حکم ثابت ہوتا ہے جس کے لیے کلام کو چلایا گیا ہو اور اس کا ارادہ کیا گیا ہو۔

خفی: وہ کلام ہے جس کی مراد مخفی ہو کسی عارضے کی وجہ سے نہ کہ صیغہ کی وجہ سے۔

مشکل: وہ ہے جس میں خفی سے زیادہ خفا ہوتا ہے۔

حقیقۃ متعذرہ: وہ حقیقت ہے جس کے حقیقی معنی پر عمل کرنا متعذر ہو۔

حقیقۃ مہجورہ: وہ حقیقت ہے جس کے حقیقی معنی پر عمل چھوڑ دیا گیا ہو۔

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان

سالانہ امتحان شہادۃ الثانویۃ الخاصہ (ایف اے، سال اول)

برائے طلباء سال ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿تیسرا پرچہ: نحو﴾

مقررہ وقت: تین گھنٹے کل نمبر 100

نوٹ: آخری سوال لازمی ہے باقی میں کوئی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1: (۱) عدل کی تعریف اور اس کی اقسام بمع امثلہ تحریر کریں؟ (۱۰)

(۲) اخر اور جمع کے معدول عنہ ہونے میں کتنے اور کون کون سے احتمالات ہیں؟ ۱۳

(۳) سکران، ندمان اور رحمٰن میں سے کون سا منصرف ہے اور کون سا غیر منصرف؟ بمع دلیل جواب دیں؟ (۱۰)

سوال نمبر 2: (۱) مبتدا کی قسم ثانی کی تعریف اور مثال تحریر کریں؟ نیز وان طابقت مفرد اجاز الامران سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کریں؟ ۱۳

(۲) فی دارہ زید کیوں جائز ہے اور صاحبھا فی الدار کیوں منع ہے؟ ۸

(۳) کن صورتوں میں خبر کو مبتدا پر مقدم کرنا لازم ہے؟ بمع امثلہ سپرد قلم کریں؟ ۱۲

سوال نمبر 3: خبر ما وَلاَ الْمُشَبَّھَتَیْنِ بِلَیْسَ ھو المسند بعد دخولھما وھی لغۃ حجازیۃ

(۱) مذکورہ عبارت کی تشریح کرنے کے بعد بتائیں کہ مَا اور لَا کا عمل باطل ہونے کی کتنی اور کون سی صورتیں ہیں؟ ۱۴

(۲) خط کشیدہ عبارت سے مصنف کی کیا مراد ہے؟ وضاحت کریں؟ ۵

(۳) بدل کی تعریف اور اس کی اقسام مع امثلہ تحریر کریں؟ ۱۴

سوال نمبر 4: درج ذیل میں سے چار جملوں کی ترکیب کریں؟ ۳۴

(۱) الكلام ماتضمن كلمتين بالاسناد

(۲) ويجوز صرفه للضرورة او للتناسب

(۳) وقد يحذف المبتدأ لقيام قرينة جوازا

(۴) ان الله على كل شيء قدير

(۵) طاب زيد نفسا

(۶) قعدت عن الحرب جبنا

☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اول) برائے طلباء بابت 2016ء

﴿تیسرا پرچہ: نحو﴾

سوال نمبر 1: (الف) عدل کی تعریف اور اس کی اقسام بمع امثلہ تحریر کریں؟

(ب) اخر اور جمع کے معدول عنہ ہونے میں کتنے اور کون کون سے احتمالات ہیں؟

(ج) سکران، ندمان اور رحمٰن میں سے کون سا منصرف ہے اور کون سا غیر منصرف؟ بمع دلیل جواب دیں۔

جواب: (الف) عدل کی تعریف:

اسم کا اپنے اصلی صیغے سے نکل کر دوسرے صیغے کی طرف جانا خواہ تحقیقی طور پر جیسے: ثُلٰثُ، مَثْلَثُ یا تقدیری طور پر جیسے: عُمَرُ۔

اقسام عدل: عدل کی دو اقسام ہیں:

۱- عدل تحقیقی۔ ۲- عدل تقدیری

عدل تحقیقی: جس کے وجود اصلی پر منع صرف کے علاوہ کوئی دلیل موجود ہو جیسے: ثُلٰثُ وَ مَثْلَثُ

عدل تقدیری: جس کے وجود اصلی پر منع صرف کے علاوہ اور کوئی دلیل موجود نہ ہو جیسے: عُمَرُ۔

(ب) اخر اور جمع کے معدول عنہ:

اخر غیر منصرف ہے اس میں دو سبب ایک وصف اور دوسرا عدل تحقیقی۔ اس میں عدل تحقیقی اس طرح ہے کہ یہ اخریٰ کی جمع ہے اور اخریٰ آخر اسم تفضیل کی مؤنث ہے۔ قاعدہ

ہے کہ اسم تفضیل کا استعمال تین طریقوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ہوتا ہے: ۱- الف لام کے ساتھ۔ ۲- من کے ساتھ۔ ۳- اضافت کے ساتھ۔ اُخَرُ ان میں سے کسی ایک کے ساتھ مستعمل نہیں ہے تو پتہ چلا کہ ان میں سے کسی ایک سے نکلا ہوا ہے۔ لہٰذا اس میں عدل تقدیری پایا گیا۔

جمع میں عدل تحقیقی اس طرح ہے کہ جمعاء کی جمع ہے اور جمعاء اگر صفتی ہو تو پھر اس کی قیاسی طور پر جمع فُعل کے وزن پر آتی ہے جیسے: حمراء کی جمع حُمْرٌ اگر فعلاء اسمی ہو تو پھر اس کی جمع یا فعالیٰ یا فعلاوات کے وزن پر آتی ہے جیسے: صحراء کی جمع صحاریٰ یا صحروات اور جمع ان میں سے کسی ایک کے وزن پر بھی نہیں ہے۔ لہٰذا پتہ چلا کہ ان میں سے نکلا ہوا ہے۔

(ج) سُکْرَانُ: غیر منصرف ہے' کیونکہ اس میں دو سبب موجود ہیں: الف نون زائدتان اور وصف۔ اس کی مؤنث سکریٰ آتی ہے سکرانہ نہیں آتی۔ لہٰذا دونوں گروہوں کے نزدیک غیر منصرف ہے۔

نَدْمَانٌ: اس کے منصرف ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے، کیونکہ دونوں کے نزدیک شرط نہیں پائی جاتی کہ اس کی مؤنث فعلانۃ آتی ہے فعلیٰ نہیں آتی۔

رَحْمٰنُ: اس میں اختلاف ہے جن کے نزدیک وزن فعلانہ شرط ہے۔ ان کے نزدیک غیر منصرف ہے' کیونکہ اس کی مؤنث فعلانۃ کے وزن پر نہیں آتی اور جو وجود فعلیٰ کے قائل ہیں ان کے نزدیک منصرف ہے کہ اس کی مؤنث فعلیٰ کے وزن پر نہیں آتی۔

سوال نمبر 2: (الف) مبتدا کی قسم ثانی کی تعریف اور مثال تحریر کریں، نیز **وان طابقت مفرد اجاز الامران** سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کریں؟

(ب) **فی دارہ زید** کیوں جائز ہے اور **صاحبھا فی الدار** کیوں منع ہے؟

(ج) کن صورتوں میں خبر کو مبتدا پر مقدم کرنا لازم ہے بمع امثلہ سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) مبتدا کی قسم ثانی کی تعریف:

وہ صیغہ صفت ہے جو حرف نفی یا حرف استفہام کے بعد واقع ہو اور اسم ظاہر کو رفع کرے جیسے: **ماقائم الزیدان، اقائم الزیدان۔**

ان طابقت الخ: ماتن نے یہاں یہ مسئلہ بیان کیا ہے کہ اگر صیغہ صفت مفرد ہونے میں اسم ظاہر کے مطابق ہو تو دونوں امر جائز ہیں کہ صیغہ صفت کو مبتداء بنالیں اور اسم ظاہر کو فاعل قائم مقام خبر کے اور دوسرا یہ کہ صفت خبر مقدم ہو جائے اور مابعد مبتداء مؤخر۔

(ب) فِیْ دَارِہٖ زَیْدٌ:

یہ ترکیب جائز ہے' اس لیے کہ زید مبتدا، جو کہ لفظوں میں مؤخر ہے اور رتبہ اس کا مقدم ہے اور فی دارہ خبر مقدم ہے۔ اس میں ھا ضمیر زید کی طرف لوٹ رہی ہے' جو کہ لفظوں میں تو بعد میں ہے لیکن رتبہ اس کا پہلے ہے تو اس میں صرف لفظاً اضمار قبل الذکر لازم آرہا ہے جبکہ رتبۃً نہیں اور یہ جائز ہے۔

صَاحِبُهَا فِیْ دَارِہٖ:

یہ مثال اس لیے جائز ہے کہ ھا ضمیر دار کی طرف لوٹ رہی ہے اور دار خبر ہے' جو لفظاً اور رتبۃً دونوں طرح بعد میں ہے۔ لہٰذا اس میں دونوں طرح اضمار قبل الذکر لازم آتا ہے' جو کہ جائز نہیں۔ لہٰذا یہ منع ہے۔

(ج) تقدیم خبر کی صورتیں:

چار صورتوں میں خبر کو مبتداء پر مقدم کرنا لازم ہے:

۱- پہلی صورت: جب خبر مفرد ایسی شی پر مشتمل ہو جو صدر کلام کو چاہتی ہو تو خبر کو مقدم کرنا واجب ہے جیسے: اَیْنَ زَیْدٌ۔

۲- دوسری صورت: جب خبر مبتداء کو صحیح بنانے والی ہو تو بھی مقدم کرنا واجب ہے جیسے: فِی الدَّارِ رَجُلٌ۔

۳- تیسری صورت: جب خبر کے متعلق کے لیے مبتداء میں ضمیر ہو تو بھی خبر کو مبتداء پر مقدم کرنا لازم ہے جیسے: عَلَی التَّمْرَۃِ مِثْلُهَا زُبْدًا۔

۴- چوتھی صورت: جب مبتداء کی خبر ان کی خبر واقع ہو تو بھی مقدم کرنا واجب ہے جیسے: عِنْدِیْ اَنَّکَ قَائِمٌ۔

سوال نمبر3: خبر مَا وَلَا الْمُشَبَّهَتَيْنِ بِلَيْسَ هو المسند بعد دخولهما وهی لغة حجازية

(الف) مذکورہ عبارت کی تشریح کرنے کے بعد بتائیں کہ ما اور لا کا عمل باطل ہونے کی کتنی اور کون سی صورتیں ہیں؟

(ب) خط کشیدہ عبارت سے مصنف کی کیا مراد ہے؟ وضاحت کریں؟

(ج) بدل کی تعریف اور اس کی اقسام مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) مذکورہ عبارت کی تشریح:

یہاں سے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ منصوبات کی ایک قسم بیان کر رہے ہے کہ مَا وَلَا مشابہہ لَيْسَ کی خبر بھی منصوب ہوتی ہے۔ مَا وَلَا مشابہہ لَيْسَ کی خبر کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں: مَا وَلَا مشابہہ لَيْسَ کی خبر وہ ہے، جو ان کے داخل ہونے کے بعد مسند ہو جیسے: مَا زَيْدٌ قَائِمًا۔

(ب) خط کشیدہ عبارت توضیح:

اس عبارت سے ماتن نے یہ بیان کیا ہے کہ مَا وَلَا کو عمل دینا یہ اہل حجاز کے نزدیک ہے، کیونکہ بنی تمیم والے تو ان کو عمل ہی نہیں دیتے۔ اس لیے کہ یہ اسم اور فعل دونوں پر داخل ہوتے ہیں۔

(ج) بدل کی تعریف:

بدل وہ تابع ہے، جو نسبت میں مقصود ہو علاوہ متبوع کے۔

اقسام بدل: بدل کی چار قسمیں ہیں:

۱- بدل الکل: جس کا مدلول مبدل منہ کے مدلول کا کل ہو جیسے: جَاءَنِیْ زَيْدٌ اَخُوْكَ۔

۲- بدل البعض: وہ بدل ہے جس کا مدلول مبدل منہ کے مدلول کا جزء ہو جیسے: ضَرَبْتُ زَيْدًا رَأْسَهٗ۔

۳- بدل الاشتمال: وہ بدل ہے جو مبدل منہ کا نہ کل ہو نہ جز بلکہ اس پر مشتمل ہو جیسے: سُلِبَ زَيْدٌ ثَوْبُهٗ۔

۴- بدل الغلط: وہ بدل ہے، جو غلطی کے بعد ذکر کیا جائے جیسے: مَرَرْتُ بِزَيْدٍ حِمَارٍ۔

سوال نمبر4: درج ذیل میں سے چار جملوں کی ترکیب کریں؟

(۱) الکلام ماتضمن کلمتین بالاسناد

(۲) ویجوز صرفه للضرورة او للتناسب

(۳) وقد يحذف المبتدأ لقيام قرينة جوازا

(۴) ان الله علی کل شیء قدیر

(۵) طاب زید نفسا

(۶) قعدت عن الحرب جبنا

(۱) الکلام ماتضمن کلمتین بالاسناد:

الکلام مبتداء ماموصول، تضمن فعل و فاعل کلتمین مفعول به با جاره اسناد مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو۔ تضمن فعل اپنے فاعل، مفعول اور ظرف لغو سے مل کر صلہ۔ موصول اپنے صلہ سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

(۲) ویجوز صرفه للضرورة او للتناسب:

یجوز فعل صرف مضاف ہ مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے مل کر فاعل، للضرورۃ جار و مجرور معطوف علیہ او حرف للتناسب جار مجرور معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرف لغو۔ یجوز فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

(۳) وقد يحذف المبتدأ لقيام قرينة جوازا:

قد حرف تقلیل یحذف فعل مجہول المبتدأ نائب فاعل لقیام لام جار۔ قیام

مضاف قرینۃ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ لام جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو۔ حوزًا صفت موصوف مقدر کی جو کہ حذفًا ہے۔ موصوف صفت مل کر مفعول مطلق یحذف فعل اپنے نائب فاعل ظرف لغو اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۴) اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ:

اِنَّ حرف مشبہ بفعل اللّٰہ اسم علی حرف جار کلّ مضاف شیء مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو مقدم قدیر کا۔ قدیر صیغہ صفت۔ اس میں ھو ضمیر فاعل۔ صیغہ صفت اپنے فاعل اور ظرف لغو مقدم سے مل کر خبر۔ اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۵) طاب زید نفسا:

طاب فعل۔ زید ممیّز نفسا تمیز ممیز تمیز مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۶) قعدت عن الحرب جبنا:

قعدت فعل فاعل عن حرف جار الحرب مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو۔ جبنا مفعول لہ فعل اپنے فاعل مفعول لہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اھل سنت) پاکستان

سالانہ امتحان شہادۃ الثانویۃ الخاصہ (ایف اے، سال اول)

برائے طلباء سال ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿چوتھا پرچہ: منطق وعربی ادب﴾

مقررہ وقت: تین گھنٹے — کل نمبر 100

نوٹ: دونوں قسموں سے دو، دو سوال حل کریں۔

القسم الاوّل...... منطق

سوال نمبر 1: (۱) قول شارح اور معرف کسے کہتے ہیں؟ نیز اس کی اقسام مع امثلہ تحریر کریں؟ (۱۵)

(۲) قضیہ کی تعریف اور قضیہ کی باعتبار موضوع کے اقسام بیان کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 2: **معرف الشیء مایحمل علیه لافادة تصوره وهو علی اربعة اقسام**

(۱) ترجمہ کرنے کے بعد اقسام معرف کی تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟ (۱۰)

(۲) قضیہ شرطیہ کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ مع تعریفات وامثلہ سپرد قلم کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 3: (۱) اشکال اربعہ کی تعریفات وامثلہ تحریر کریں نیز بتائیں کہ ان میں سے اشرف کون سی ہے؟ اور اس کی کیا وجہ ہے؟ ۱۵

(۲) شکل اوّل کی نتیجہ دینے کی کتنی اور کون کون سی شرائط ہیں؟ نیز اس کی ضروب منتجہ کتنی اور کون سی ہیں؟ ۱۰

القسم الثانی...... تاریخ ادب عربی

سوال نمبر 4: (ا) حدیث نبوی کی وضاحت اور عربی ادب پر اس کے اثرات قلمبند کریں؟ (۲۰)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ احادیث کس صحابی نے روایت کیں؟ وجہ بھی تحریر کریں؟ ۵

سوال نمبر 5: (ا) عراقی شاعری کی خصوصیات زینت قرطاس کریں؟ (۱۵)

(۲) ہجونگاری میں جریر کا مسلک اور اس کی ہجونگاری بیان کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 6: (ا) حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی پیدائش اور حالات زندگی بیان کریں؟ (۱۰)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش، پرورش اور بعثت کے بارے میں تفصیلاً وضاحت کریں؟ (۱۵)

☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اول) برائے طلباء بابت 2016ء

﴿چوتھا پرچہ: منطق وعربی ادب﴾

القسم الاوّل...... منطق

سوال نمبر 1: (الف) قول شارح اور معرف کسے کہتے ہیں؟ نیز اس کی اقسام مع امثلہ تحریر کریں؟

(ب) قضیہ کی تعریف اور قضیہ کی باعتبار موضوع کے اقسام بیان کریں؟

جواب: (الف) معرف کی تعریف:

شیء معرف وہ ہوتا ہے جو شیء پر محمول ہوتا کہ شیء کے تصور کا فائدہ دے۔

اقسام معرف: معرف کی چار قسمیں ہیں، جو درج ذیل ہیں:

نمبر ا- حد تام: وہ معرف ہے جو جنس قریب اور فصل قریب پر مشتمل ہو جیسے: حَیَوَانٌ نَاطِقٌ انسان کے لیے۔

نمبر ۲- حد ناقص: وہ معرف ہے جو جنس بعید اور فصل قریب یا صرف فصل قریب پر مشتمل ہو جیسے: جسم ناطق یا فقط ناطق انسان کے لیے۔

نمبر ۳- اسم تام: وہ معرف ہے جو جنس قریب اور خاصہ پر مشتمل ہو جیسے: حَیَوَانٌ ضَاحِكٌ انسان کے لیے۔

نمبر ۴- اسم ناقص: جو جنس بعید اور خاصہ یا صرف خاصہ پر مشتمل ہو جیسے: جِسْمٌ ضَاحِكٌ یا فقط ضَاحِكٌ انسان کے لیے۔

(ب) قضیہ کی تعریف:

وہ قول ہے جو صدق و کذب کا احتمال رکھتا ہو جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ۔

اقسام قضیہ: موضوع کے اعتبار سے قضیہ کی چار اقسام ہیں، جو درج ذیل ہیں:

نمبر۱-قضیہ شخصیہ: وہ قضیہ ہے جس کا موضوع شخص معین اور جزی کی حقیقی ہو جیسے: زَیْدٌ عَالِمٌ۔

نمبر۲-قضیہ طبعیہ: وہ قضیہ حملیہ ہے جس کا موضوع کلی ہو اور اس میں حکم موضوع کے نفس طبیعت پر لگایا جائے جیسے: اَلْاِنْسَانُ نَوْعٌ۔

نمبر۳-قضیہ محصورہ: وہ قضیہ حملیہ ہے جس میں حکم موضوع کے افراد پر لگایا جائے اور افراد کی کمیت کو بیان کیا گیا ہو جیسے: کُلُّ اِنْسَانٍ حَیَوَانٌ۔

نمبر۴: وہ قضیہ حملیہ جس میں حکم موضوعً کے افراد پر ہو اور افراد کی کمیت کو بیان نہ کیا گیا ہو جیسے: اَلْاِنْسَانُ فِیْ خُسْرٍ۔

سوال نمبر2: معرف الشیء مایحمل علیه لافادة تصوره وهو علی اربعة اقسام

(الف) ترجمہ کرنے کے بعد اقسام معرف کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟

(ب) قضیہ شرطیہ کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ مع تعریفات و امثلہ سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) اس کا جواب اسی پرچے کے پہلے سوال کی پہلی جزء ہے، جو پیچھے حل کردی گئی ہے۔

(ب) قضیہ شرطیہ کی اقسام:

قضیہ شرطیہ کی دو اقسام ہیں:

متصلہ: وہ قضیہ شرطیہ ہے جس میں حکم کیا جائے ایک نسبت کے ثبوت کا دوسری نسبت کے ثبوت کی تقدیر پر یا ایک نسبت کی نفی کا دوسری نسبت کے ثبوت پر جیسے: کُلَّمَا کَانَتِ الشَّمْسُ طَالِعَةً کَانَ النَّهَارُ مَوْجُوْدًا یالَیْسَ اَبَتَّةً اِذَا کَانَتِ الشَّمْسُ طَالِعَةً کَانَ اللَّیْلُ مَوْجُوْدًا۔

منفصلۃ: وہ قضیہ شرطیہ ہے جس میں مقدم وتالی کے درمیان تنافی یا عدم تنافی کا حکم کیا جائے جیسے: هٰذَا الْعَدَدُ اِمَّا زَوْجٌ اَوْ فَرْدٌ یالَیْسَ اَلْبَتَّةَ هٰذَا الْعَدَدُ اِمَّا زَوْجٌ اَوْ مُنْقَسِمٌ بِمُتَسَاوِیَیْنِ۔

سوال نمبر3: (الف) اشکال اربعہ کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں نیز بتائیں کہ ان میں سے اشرف کون سی ہے؟ اور اس کی کیا وجہ ہے؟

(ب) شکل اوّل کی نتیجہ دینے کی کتنی اور کون کون سی شرائط ہیں؟ نیز اس کی ضروب منتجہ کتنی اور کون سی ہیں؟

جواب: (الف) اشکال اربعۃ کی تعریفات:

شکل اول: جس میں حداوسط صغریٰ میں محمول اور کبریٰ میں موضوع ہو جیسے: اَلْعَالَمُ مُتَغَیِّرٌ کُلُّ مُتَغَیِّرٍ حَادِثٌ تو نتیجہ آیا کہ اَلْعَالَمُ حَادِثٌ۔

شکل ثانی: جس میں حداوسط صغریٰ اور کبریٰ دونوں میں محمول واقع ہو جیسے: کُلُّ اِنْسَانٍ حَیَوَانٌ وَلَاشَیْءَ مِنَ الْحَجَرِ بِحَیَوَانٍ تو نتیجہ آیا کہ لَاشَیْءَ مِنَ الْاِنْسَانِ بِحَجَرٍ۔

شکل ثالث: جس میں حداوسط صغریٰ اور کبریٰ دونوں میں موضوع ہو جیسے: کُلُّ اِنْسَانٍ حَیَوَانٌ وَ بَعْضُ الْاِنْسَانِ کَاتِبٌ تو نتیجہ آئے گا بَعْضُ الْحَیَوَانِ کَاتِبٌ۔

شکل رابع: جس میں حداوسط صغریٰ میں موضوع اور کبریٰ میں محمول ہو جیسے: کُلُّ اِنْسَانٍ حَیَوَانٌ وَ بَعْضُ الْکَاتِبِ اِنْسَانٌ تو نتیجہ آیا بَعْضُ الْحَیَوَانِ کَاتِبٌ۔

افضل شکل: ان چاروں شکلوں میں سے پہلی شکل سب سے افضل ہے، کیونکہ اس کے نتیجے کی طرف ذہن فوری اور طبعی طور پر منتقل ہو جاتا ہے غور وفکر کی ضرورت نہیں پڑتی۔

(ب) شکل اوّل کے نتیجہ دینے کی شرائط:

شکل اوّل کے نتیجہ دینے کی دو شرطیں ہیں:

نمبر۱-صغریٰ موجبہ ہو۔ نمبر۲- کبریٰ کلیہ ہو۔ اگر یہ دونوں شرطیں یا ان میں سے ایک

بھی نہ پائی گئی تو شکل اوّل نتیجہ نہیں دے گی۔

ضروب منتجہ: عقلی طور پر تو شکل اوّل کی سولہ ضربیں بنتی ہیں لیکن ان میں سے نتیجہ صرف چار ہی دیتی ہیں، اور وہ درج ذیل ہیں:

ضرب اول: صغریٰ اور کبریٰ دونوں موجبہ کلیہ ہوں تو نتیجہ موجبہ کلیہ آتا ہے جیسے:
كُلُّ اِنْسَانٍ حَيْوَانٌ، وَكُلُّ حِيْوَانٍ حَسَّاسٌ۔ نتیجہ آیا كُلُّ اِنْسَانٍ حَسَّاسٌ۔

ضرب ثانی: صغریٰ موجبہ کلیہ اور کبریٰ سالبہ کلیہ ہو تو نتیجہ سالبہ کلیہ آئے گا جیسے: كُلُّ اِنْسَانٍ حِيْوَانٌ ۔ لَا شَيْءَ مِنَ الْحِيْوَانِ بِحَجَرٍ نتیجہ آیا لَا شَيْءَ مِنَ الْاِنْسَانِ بِحَجَرٍ۔

تیسری ضرب: صغریٰ موجبہ جزئیہ اور کبریٰ موجبہ کلیہ ہو تو نتیجہ موجبہ جزئیہ آتا ہے جیسے: بَعْضُ الْحِيْوَانِ فَرَسٌ وَكُلُّ فَرَسٍ صَهَّالٌ ۔ تو نتیجہ آیا بَعْضُ الْحِيْوَانِ صَهَّالٌ۔

چوتھی ضرب: صغریٰ موجبہ جزئیہ ہو اور کبریٰ سالبہ کلیہ ہو تو نتیجہ سالبہ جزئیہ آئے گا جیسے: بَعْضُ الْحِيْوَانِ نَاطِقٌ ۔ لَا شَيْءَ نَاطِقٍ بِنَاهِقٍ تو نتیجہ آیا کہ بَعْضُ الْحِيْوَانِ لَيْسَ بِنَاهِقٍ۔

القسم الثانی...... تاریخ ادب عربی

سوال نمبر 4: (الف) حدیث نبوی کی وضاحت اور عربی ادب پر اس کے اثرات قلمبند کریں؟

(ب) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ احادیث کس صحابی نے روایت کیں؟ وجہ بھی تحریر کریں؟

جواب: (الف) جواب حل شدہ پرچہ 2014ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ب) حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ مرویات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہیں ان کی مرویات کی تعداد 5374 ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہروقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتے تھے جبکہ دیگر صحابہ کرام ہمہ

وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہیں رہتے تھے۔

سوال نمبر 5: (الف) عراقی شاعری کی خصوصیات زینت قرطاس کریں؟

(ب) ہجونگاری میں جریر کا مسلک اور اس کی ہجونگاری بیان کریں؟

جواب: (الف) عراقی شاعری کی خصوصیات:

عراقی شاعری درج ذیل خصوصیات پر مشتمل تھی:

☆ عراق کی اسلامی شاعری بدوی زندگی کی سچی عکاس ہے۔ ☆ نفسیات عرب کی صحیح ترجمان ہے۔ ☆ پاکیزہ جملوں پر مشتمل ہے۔ ☆ واضح اسباب پر مشتمل ہے۔ ☆ نسبت کی صحت میں بالکل مکمل ہے۔

عراقی شاعری تدوین علوم کے قریب تھی، سیاسی اور تاریخی واقعات کے ساتھ اس کا اتصال تھا۔ ان کی شاعری میں بظاہر یگانگت، جمعیت اور صحبت نظر آتی ہے، اگرچہ باطن میں دشمنی اور تفرقہ بازی تھی۔ یہ شاعری ایک دوسرے کی ہجو، مقابلہ ومباحثہ اور قبائل کے باہمی فخر اور خلفاء کی مدح پر مشتمل ہے۔ اس کے لیے عمدہ الفاظ اور پختہ اسلوب کی ضرورت ہے اور ہجوگوئی میں زیادہ تر آباؤ اجداد کے عیوب کو بیان کر دیا جاتا ہے یعنی کمزوری، بخل وغیرہ۔ مدح میں اپنی جوانی کے خونی واقعات بیان کرتے ہیں۔

(ب) ہجونگاری میں جریر کا مسلک:

جواب: حل شدہ پرچہ بابت 2015ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر 6: (الف) حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی پیدائش اور حالات زندگی بیان کریں؟

(ب) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش، پرورش اور بعثت کے بارے میں تفصیلاً وضاحت کریں؟

جواب: (الف) حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی:

جواب: جواب حل شدہ پرچہ بابت 2014ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ب) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے بیان:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارہ ربیع الاول بروز پیر شریف صبح کے وقت مکہ پاک میں عام فیل کے اگلے سال پیدا ہوئے۔

حضور کی پرورش: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی ماں جی کے بطن اطہر میں ہی تھے کہ آپ کے والد ماجد داغ مفارقت دے گئے۔ پھر آپ بھی چھ سال کے نہ ہوئے تھے کہ آپ کی والدہ ماجدہ بھی اللہ سے جاملیں۔ آپ کی پرورش آپ کے دادا جان نے نہایت محبت سے کی۔ دادا جان نے اپنی وفات سے پہلے آپ کے چچا کو وصیت کی کہ وہ آپ کی پرورش کرے۔ دادا کی وفات کے بعد آپ اپنے چچا ابو طالب کی پرورش میں رہے۔ انہوں نے آپ کی پرورش میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تہذیب وتربیت کی خود ذمہ داری لی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پختہ عقل، نرم اخلاق، خوش طبع، پروقار حیات، انتہائی بردبار، کامل صبر، حسن درگزر، راست گو، صادق وامین، قوی دل، مضبوط وطاقتور اور تمام عمدہ صفات سے مکمل فرمایا۔

حضور کی بعثت: جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک چالیس برس ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اعلان نبوت کرنے کا حکم دیا اور معجزہ کی نعمت سے سرفراز فرمایا۔ تین سال تک آپ نے تبلیغ ورسالت کا کام خفیہ طور پر انجام دیا۔ پھر آپ کو اعلانیہ طور پر دعوت کا حکم ہوا۔ چنانچہ آپ نے قبیلہ قریش اور اس کے سرداروں کو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا اور ان کے بتوں کے عیب بیان کیے۔ آپ کے اس عمل کی وجہ سے وہ لوگ آپ کے جانی دشمن بن گئے اور آپ کو طرح طرح کی تکالیف دینے لگے لیکن آپ کے پائے ثبات میں ذرا بھی لغزش نہ آئی۔ نہایت ہی صبر اور بردباری کا مظاہرہ کرتے ہوئے تبلیغ رسالت کا کام فرماتے رہے۔ یہاں تک اسلام دوسرے تمام باطل ادیان پر غالب آگیا۔ لگاتار مشرکین کے ساتھ اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے جہاد کرتے رہے۔ الحاصل اندھیرے دور ہوئے، شرک کے بادل چھٹ گئے اور اللہ کی واحدانیت کا سورج افق کائنات پر طلوع ہوگیا۔

تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان

سالانہ امتحان شہادۃ الثانویۃ الخاصہ (ایف اے، سال اول)

برائے طلباء سال ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿پانچواں پرچہ: سیرت وتاریخ﴾

مقررہ وقت: تین گھنٹے — کل نمبر 100

نوٹ: دونوں حصوں سے دو، دوسوال حل کریں۔

القسم الاوّل...... سیرت

سوال نمبر 1: (۱) غزوۂ احزاب پر ایک نوٹ لکھیں جس میں اس غزوہ کا دوسرا نام اور اس مہینہ کا نام بھی تحریر کریں جس میں یہ غزوہ ہوا؟ (۱۰)

(۲) محدثین واہل سیر کی اصطلاح میں غزوہ اور سریہ کی تعریف قلمبند کریں نیز غزوات وسرایا کی کل تعداد بھی تحریر کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 2: (۱) معجزہ کی تعریف کرتے ہوئے کوئی تین معجزات قلمبند کریں؟ (۱۵)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر پر کوئی تین آیتیں مع ترجمہ تحریر کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 3: (۱) واقعہ بدر پر ایک جامع نوٹ تحریر کریں؟ (۱۵)

(۲) اصحاب صفہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ مختصر مگر جامع نوٹ تحریر کریں؟ (۱۰)

القسم الثانی...... تاریخ

سوال نمبر 4: (۱) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اسم گرامی، کنیت، لقب اور مدت

خلافت لکھیں نیز آپ سے قلیل احادیث مروی ہونے کی وجہ بتائیں؟ ۱۵

(۲) ''افضلیت ابوبکر رضی اللہ عنہ احادیث مبارک کی روشنی میں'' مذکورہ موضوع پر ایک مضمون تحریر کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 5: (۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں گورنروں کے لیے کیا شرائط رکھی تھیں؟ تفصیلاً لکھیں؟ (۱۰)

(۲) اولیاتِ عمر میں سے کوئی پانچ تحریر کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 6: (۱) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی کوئی چار خصوصیات قلمبند کریں، نیز بتائیں کہ آپ کی نمازِ جنازہ کس نے پڑھائی؟ ۱۵

(۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ قلمبند کریں نیز بتائیں کہ آپ کو کس نے شہید کیا اور آپ کی تدفین کہاں ہوئی؟ ۱۰

☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اول) برائے طلباء بابت 2016ء

﴿پانچواں پرچہ: سیرت و تاریخ﴾

القسم الاوّل...... سیرت

سوال نمبر 1: (۱) غزوۂ احزاب پر ایک نوٹ لکھیں جس میں اس غزوہ کا دوسرا نام اور اس مہینہ کا نام بھی تحریر کریں جس میں یہ غزوہ ہوا؟

جواب: ماہِ ذی قعدہ میں غزوۂ احزاب یا غزوہ خندق واقع ہوا۔ بنونضیر جلا وطن ہو کر خیبر میں آ رہے تھے، انہوں نے مکہ میں جا کر قریش کو مسلمانوں سے لڑنے پر ابھارا اور دیگر قبائل عرب کو بھی اپنے ساتھ متفق کر لیا۔ بنوقریظہ پہلے شامل نہ تھے مگر حیی بن اخطب نے آخر کار ان کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا۔ غرض قریش و یہود قبائل عرب بارہ ہزار کی جمعیت کے ساتھ مدینہ کی طرف بڑھے۔ چونکہ اس غزوہ میں تمام قبائل عرب و یہود شامل تھے، اس واسطے اس غزوہ کو غزوہ احزاب کہتے ہیں۔ کفار کی تیاری کی خبر سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا۔ حضرت سلیمان فارسی نے عرض کیا کہ کھلے میدان میں لڑنا مصلحت نہیں، مدینہ اور دشمن کے درمیان ایک خندق کھود کر مقابلہ کرنا چاہیے۔ سب نے اس رائے کو پسند کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو شہر کے محفوظ قلعوں میں بھیج دیا اور خود تین ہزار کی جمعیت کے ساتھ شہر سے نکلے اور اونچائی کی جانب سے سلع کی پہاڑی کو پس پشت رکھ کر خندق کھودی۔ اس لیے اس غزوہ کو غزوۂ خندق کہتے ہیں۔ خندق کھودنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی بغرض ترغیب شامل تھے۔ کفار نے ایک ماہ محاصرہ قائم رکھا۔ وہ خندق کو عبور نہ کر سکتے تھے، اس لیے دور سے تیر اور پتھر برساتے تھے۔ ایک روز قریش کے کچھ سوار عمرو بن عبد وغیرہ ایک جگہ سے جہاں سے اتفاقاً چوڑائی کم رہ گئی تھی،

خندق کو عبور کر گئے۔ عمر مذکور نے مقابلہ پر آنے والے کو طلب کیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور تلوار سے اس کا فیصلہ کر دیا۔ یہ دیکھ کر باقی ہمراہی بھاگ گئے۔ اس غزوہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد معجزے ظہور میں آئے۔

(۲) محدثین و اہل سیر کی اصطلاح میں غزوہ اور سریہ کی تعریف قلمبند کریں نیز غزوات وسرایا کی کل تعداد بھی تحریر کریں؟

جواب: محدثین و اہل سیر کی اصطلاح میں غزوہ وہ جنگ ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذات خود شامل ہوں اور اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بذات خود شامل نہ ہوں بلکہ اپنے اصحاب کو دشمن کے مقابلے میں بھیج دیں، تو وہ سریہ کہلاتا ہے۔ غزوات تعداد میں ستائیس ہیں؛ جن میں سے نو میں قتال وقوع میں آیا۔ سرایا کی تعداد سینتالیس ہے۔

سوال نمبر 2: (۱) معجزہ کی تعریف کرتے ہوئے کوئی تین معجزات قلمبند کریں؟

جواب: وہ امور جو نبی سے خلاف عادت اور عقل کو حیران کرنے والے صادر ہوں' انہیں معجزہ کہا جاتا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چند ایک معجزات درج ذیل ہیں:

معجزات

۱- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخص خصائص معجزات میں سے ایک معجزہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ (علیہ السلام) کو معراج کی عجائبات دکھائے وہ کسی کو بھی نہیں دکھائے گئے۔ آپ کی یہ سیر قرآن پاک سے بھی ثابت ہے: چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ط اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ○

یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت بڑا معجزہ ہے۔

۲- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ یہ بھی ہے آپ نے ایک شخص کو دعوت اسلام دی۔ اس آدمی نے آگے سے جواب دیا کہ میں آپ پر اس وقت ایمان لاؤں گا جب آپ میری بیٹی کو زندہ کریں گے۔ آپ نے فرمایا: مجھے اس کی قبر دکھاؤ؟ اس آدمی نے آپ صلی

اللہ علیہ وسلم کو اپنی بیٹی کی قبر دکھائی۔ آپ نے اس لڑکی کا نام لے کر پکارا۔ لڑکی نے قبر سے نکل کر کہا: لبیک و سعدیک۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی سے فرمایا: کیا تو پسند کرتی ہے کہ تو دنیا میں رہے؟ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قسم ہے اللہ کی میں نے اللہ کو اپنے والدین سے بہتر پایا اور اپنے لیے دنیا سے آخرت کو اچھا پایا۔

۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انصار میں سے ایک جوان نے وفات پائی، اس کی ماں اندھی بڑھیا تھی۔ ہم نے اس نوجوان کو کفنا دیا۔ ماں نے کہا: کیا میرا بیٹا مر گیا ہے؟ ہم نے کہا: ہاں۔ یہ سن کر اس نے یوں دعا مانگی: یا اللہ اگر تجھے معلوم ہے کہ میں نے تیری طرف اور تیرے نبی کی طرف اس امید پر ہجرت کی ہے کہ تو ہر مشکل میں میری مدد کرے گا تو اس مصیبت کی مجھے تکلیف نہ دے۔ ہم وہیں بیٹھے تھے کہ اس جوان نے اپنے چہرے سے کپڑا اٹھایا، کھانا کھایا اور ہم نے بھی اس کے ساتھ کھانا کھایا۔ یہ سب کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل سے تھا۔ آپ کے توسل سے مردے بھی زندہ ہو گئے۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر پر کوئی تین آیتیں مع ترجمہ تحریر کریں؟

جواب: (۱) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ○

ترجمہ: اے ایمان والو! تم اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو۔ تحقیق اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔

(۲) اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ○

ترجمہ: تحقیق وہ لوگ جو تجھے حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر عقل نہیں رکھتے۔

(۳) وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰی تَخْرُجَ اِلَیْهِمْ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ○

ترجمہ: اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ ان کی طرف نکلتے تو ان کے لیے بہتر ہوتا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

سوال نمبر3: (ا) واقعہ بدر پر ایک جامع نوٹ تحریر کریں؟

(۲) اصحاب صفہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ مختصر مگر جامع نوٹ تحریر کریں؟

جواب: (ا) غزوۂ بدر سب سے بڑا غزوہ ہے۔ اس کا سبب عمرو بن حضرمی کا قتل ہے اور قافلہ قریش کا شام کی طرف آنا تھا جس کے دفاع ارادے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالعشیرہ تک تشریف لے گئے تھے۔ امیر قافلہ ابوسفیان تھا۔ اس قافلے میں قریش کا بہت سامال تھا۔ جب یہ قافلہ مقام بدر کے قریب پہنچا تو کوخبر ملی آپ نے فوراً مسلمانوں کو نکلنے کی دعوت دی، اس لیے جلدی سے تیاری کر کے آپ تاریخ 12 رمضان کو بروز ہفتہ مدینے سے نکلے۔ مدینہ منورہ سے ایک میل کے فاصلہ پر مقام بئر عقبہ لشکر گاہ مقرر ہوا۔ یہاں لشکر کا جائزہ لینے کے بعد آپ نے صغیر السن صحابہ ابن عمر، براء بن عازب، انس بن مالک، جابر، زید بن ثابت اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہم کو واپس کر دیا اور باقی کو لے کر روانہ ہوئے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص کے بھائی عمیر جن کی عمر سولہ سال تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے چھپتے رہے، کیونکہ ان کو شہادت کا شوق تھا مگر ڈرتے تھے کہ کہیں چھوٹی عمر کے سبب وہ واپس نہ بھیج دیے جائیں۔ چنانچہ جب پیش ہوئے تو واپسی کا حکم ملا۔ اس پر وہ رونے لگے' لہٰذا حضور (علیہ السلام) نے شمولیت کی اجازت دے دی بلکہ خود انہیں اپنی تلوار کا پرتلہ لگا کر دیا۔ مسلمانوں کو علم نہ تھا کہ فوج قریش سے مقابلہ کرنا پڑے گا' اس لیے فوری نامکمل تیاری کی گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس سواری کا اونٹ موجود ہے وہ سوار ہو کر ہمارے ساتھ چلے۔

آپ کے ساتھ صرف ستر اونٹ، دو گھوڑے اور تین سو تیرہ مجاہدین تھے۔

سواری کے لیے تین تین مجاہدین کو ایک ایک اونٹ ملا۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی اور حضرت مرثد غنوی رضی اللہ عنہما ایک اونٹ پر جبکہ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم دوسرے اونٹ پر باری باری سوار ہوتے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام روحا سے چل کر صفراء کے قریب پہنچے تو آپ نے اپنے چند مجاہدین کو جاسوسی کے لیے اور قافلہ قریش کی خبر لانے کے لیے بھیجا۔ وہ

بدر میں پہنچے تو وہاں سے یہ سن کر آئے کہ قافلہ کل یا پرسوں پہنچے گا۔ ابوسفیان کو شام میں خبر ملی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قافلہ کی واپسی کا انتظار کر رہے ہیں، اس لیے اس نے حجاز کے قریب پہنچ کر ضمضم بن عمر کو بیس مثقال سونے کی اجرت پر مکہ میں قریش کے پاس بھیجا تا کہ ان کو قافلہ بچانے کی ترغیب دے۔ چنانچہ ضمضم بن عمر اونٹ پر سوار ہو کر فوراً روانہ ہوا۔ مکہ پہنچ کر اس نے اونٹ کی ناک اور کان کاٹ دیے تھے، کجاوہ الٹ دیا تھا اور اپنی قمیص پھاڑ دی تھی۔ اس ہیئت کذائی میں وہ اپنے اونٹ پر سوار یوں پکار پکار کر کہہ رہا تھا: ''اے گروہ قریش! قافلہ تجارت اور تمہارا مال ابوسفیان کے ساتھ ہے، محمد اور اس کے اصحاب اس کے سدراہ بنے گئے ہیں۔ میں خیال نہیں کرتا کہ تم اسے بچالو گے۔'' یہ سن کر قریش کہنے لگے: کیا محمد اور اس کے اصحاب یہ گمان کرتے ہیں کہ یہ قافلہ بھی عمر بن حضرمی کی مانند ہو گا؟ ہرگز نہیں۔ اللہ کی قسم انہیں معلوم ہو جائیگا کہ ایسا نہیں۔ الغرض قریش جلدی نکلے اور ان کے اشراف میں سے سوائے ابولہب کے کوئی پیچھے نہ رہا۔ اس نے بھی اپنے عوض ابوجہل کے بھائی عاص بن ہشام کو بھیجا اور چار ہزار درہم جو بطور سود اس سے لینے تھے، اس صلے میں اسے معاف کر دیے۔ امیہ بن خلف نے بھی پیچھے رہ جانے کا ارادہ کیا، کیونکہ اس نے حضرت سعد بن معاذ سے ہجرت کے بعد مکہ مشرفہ میں سنا تھا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے ہاتھ سے قتل ہو گا۔ ابوجہل نے کہا: تو اس وادی مکہ کا سردار ہے اگر تو پیچھے رہ گیا تو دوسرے بھی دیکھا دیکھی پیچھے رہ جائیں گے۔ پس ابوجہل کے اصرار پر وہ بھی ساتھ چل پڑا۔ اللہ تعالیٰ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے نصرت کا وعدہ فرمایا تھا۔ جب جنگ شروع ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ رب العزت سے دعا کی: اے مولا! جو تو نے میرے ساتھ وعدہ فرمایا، اس وعدہ کو پورا فرما اور ہماری مدد فرما۔ آپ کا دعا کرنا ہی تھا کہ آسمانوں سے فرشتے نازل ہوئے جو کسی کو نظر نہ آتے تھے۔ جب بھی کوئی صحابی کسی کو قتل کرنے کا ارادہ کرتا تو ابھی وہ تلوار اٹھاتا تھا کہ پہلے ہی اس کی گردن اتر جاتی۔ ان میں شیطان لعین بھی تھا۔ جب اس نے یہ ماجرہ دیکھا تو وہ فوراً بھاگ گیا اور سب سے کہنے لگا کہ بھاگ جاؤ۔ تم میں سے کوئی بھی مقابلے کے لیے کھڑا رہا تو وہ مارا جائیگا۔ کفار یہ ماجرہ دیکھ کر

میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔ مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی اور کفار مکہ کو شکست ہوئی۔

اصحاب صفہ: مسجد نبوی میں ایک چبوترہ تھا جو صفہ کہلاتا تھا، یہ ان فقراء ومساکین کے لیے تھا جو مال ومنال اور اہل وعیال نہ رکھتے تھے۔ ان ہی کی شان میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ

اہل صفہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی نظر عنایت تھی۔ ایک دفعہ غنیمت میں کثیر تعداد کنیزیں آئی تھیں۔ اس موقع کو غنیمت سمجھ کر آپ کی پیاری صاحبزادی بی بی فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ دونوں خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور ایک خادمہ کے لیے درخواست کی۔ جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ نہیں ہو سکتا کہ تم کو خادمہ دوں اور اہل صفہ بھوکے رہیں۔ ان کے خرچ کے لیے میرے پاس کچھ نہیں۔ میں ان اسیران جنگ کو بیچ کر ان کی قیمت اہل صفہ پر خرچ کروں گا۔

ان کی تعداد عموماً ستر کے قریب ہوتی تھی۔ باہر سے آنے والے لوگ جو مدینہ میں اترتے جن کا شہر میں کوئی رشتہ دار نہ ہوتا تو وہ بھی صفہ میں ٹھہرتے تھے۔

القسم الثانی...... تاریخ

سوال نمبر 4: (۱) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اسم گرامی، کنیت، لقب اور مدت خلافت لکھیں نیز آپ سے قلیل احادیث مروی ہونے کی وجہ بتائیں؟

(۲) ''افضلیت ابوبکر رضی اللہ عنہ احادیث مبارک کی روشنی میں'' مذکورہ موضوع پر ایک مضمون تحریر کریں؟

جواب: (۱) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اسم گرامی، کنیت، لقب اور مدت خلافت حل شدہ پرچہ بابت 2014ء میں ملاحظہ فرمائیں۔ آپ سے قلیل احادیث مروی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ تھوڑا عرصہ ہی زندہ رہے۔ اگر زیادہ عرصہ زندہ رہتے تو آپ کی روایات دیگر صحابہ سے زیادہ ہوتیں اور ہر حدیث کی سند آپ ہی سے لائی جاتی۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں دیگر صحابہ بھی اکثر حاضر رہتے اور احادیث سنتے تھے، انہوں نے جو کچھ سنا وہ اپنی زبان سے بیان کر دیا اور انہوں نے احادیث بیان کرنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا حوالہ نہیں دیا۔

(۲) جواب حل شدہ پرچہ بابت 2015ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر 5: (۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں گورنروں کے لیے کیا شرائط رکھی تھیں؟ تفصیلاً لکھیں۔

(۲) اولیات عمر میں سے کوئی پانچ تحریر کریں؟

جواب: (۱) حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی کو گورنر بناتے تو اس کے لیے چند ایک شرائط رکھتے تھے:

(۱) گھوڑے پر سوار نہ ہونا۔ (۲) میدہ کی روٹی نہ کھانا۔ (۳) باریک لباس نہ پہننا۔

(۴) ضرورت مندوں کے لیے دروازہ کھلا رکھنا۔

(۲) اولیات عمر:

۱- ماہ رمضان میں باجماعت نماز تراویح ادا کرنے کا باقاعدہ اجراء کرنا۔

۲- شراب پینے والوں کو اسی کوڑوں کی سزا دینا۔

۳- بیت المال کا قیام عمل میں لانا۔

۴- ہجو اور مذمت کرنے والوں کو سزائیں دلوانا۔

۵- تاریخ وسن ہجری کا اجراء کرنا۔

سوال نمبر 6: (۱) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی کوئی چار خصوصیات قلمبند کریں، نیز بتائیں کہ آپ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟

(۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ قلمبند کریں نیز بتائیں کہ آپ کو کس نے شہید کیا اور آپ کی تدفین کہاں ہوئی؟

جواب: (۱) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خصوصیات درج ذیل ہیں:

(۱) کسی نبی کی دو بیٹیوں کے ساتھ کسی شخص کا نکاح نہیں ہوا سوائے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے۔ آپ ہی وہ شخصیت ہیں؛ جن کی شادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیوں کے ساتھ ہوئی۔ اسی لیے آپ کو ذوالنورین کہتے ہیں۔

(۲) آپ ان لوگوں میں سے ایک ہیں؛ جنھوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا، سب سے پہلے ہجرت کی اور آپ عشرۂ مبشرہ میں شامل ہیں۔

(۳) آپ ان چھ لوگوں میں سے ہیں؛ جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وصال تک راضی رہے۔

(۴) آپ ان حضرات میں سے ہیں؛ جنھوں نے قرآن کریم کو جمع کیا۔

☆ آپ کی نماز جنازہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی اور دفن بھی کیا، کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو ہی دونوں چیزوں کی وصیت کی تھی۔

(۲) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ۱۷ رمضان ۴۰ھ کو صبح بیدار ہو کر اپنے صاحبزادہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں نے رات خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ امت نے میرے ساتھ کجروی کی ہے اور بہت سخت تنازع پیدا کر رکھا ہے۔ جس پر آپ نے فرمایا: اللہ سے دعا کرو۔ چنانچہ میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی: اے اللہ! تو مجھے ان لوگوں سے نکال کر اچھے لوگوں میں داخل فرما اور میری بجائے ان پر ایسے شریر شخص کو مسلط فرما جو ان سے بھی بدتر ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ابھی یہ دعا فرما ہی رہے تھے کہ ابن نباح مؤذن نے آکر کہا نماز نماز۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے گھر سے لوگوں کو نماز کی دعوت کے لیے روانہ ہوئے تو راستے میں ابن ملجم نے آپ پر تلوار کا ایسا وار کیا جس سے آپ کی پیشانی کنپٹی تک کٹ گئی۔

لوگ قاتل کے پیچھے دوڑے اور اسے پکڑ لیا گیا۔ اس زخم کی وجہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ جمعہ اور ہفتہ کے دن زندہ رہے لیکن اتوار کی رات کو آپ کی روح پرواز کر گئی۔ حضرات حسنین اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم نے آپ کو غسل دیا۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ رات کے وقت ہی آپ کو دارالامارت کوفہ میں دفن کیا گیا۔

تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان

سالانہ امتحان شہادۃ الثانویۃ الخاصہ (ایف اے، سال اول)

برائے طلباء سال ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿چھٹا پرچہ: بلاغت﴾

مقررہ وقت: تین گھنٹے — کل نمبر 100

نوٹ: آخری سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی تین سوال حل کریں۔

سوال نمبر1: فصاحة الكلمة سلامتها من تنافر الحروف و مخالفة القياس و الغرابة

(۱) مذکورہ عبارت کا ترجمہ کرنے کے بعد فصاحت کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں؟ ۱۲

(۲) خط کشیدہ کی تشریح وتوضیح سپرد قلم کریں اور مثالیں ضرور دیں؟ ۱۳

سوال نمبر2: الانشاء اما طلبی او غیر طلبی

(۱) انشاء طلبی و انشاء غیر طلبی کی تعریف کرنے کے بعد انشاء طلبی کی اقسام تحریر کریں؟ (۱۵)

(۲) انشاء غیر طلبی کی اقسام دروس البلاغہ میں مذکور ہیں یا نہیں؟ بصورت دیگر ذکر نہ کرنے کی وجہ سپرد قلم کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر3: (۱) ایجاز، اطناب اور مساواۃ کی تعریفات وامثلہ سپرد قلم کریں؟ ۱۲

(۲) وصل وفصل کی تعریف کریں، نیز بتائیں کہ کتنے اور کون کون سے مقامات میں فصل واجب ہے؟ مع امثلہ تحریر کریں؟ ۱۳

سوال نمبر4: التشبیه الحاق امر بامر فی وصف بأداة لغرض

(۱) مذکورہ عبارت کی تشریح اس انداز سے کریں کہ مشبہ، مشبہ بہ، وجہ تشبیہ اور حرف تشبیہ کی وضاحت ہو جائے؟ ۱۲

(۲) اداۃ تشبیہ بمع امثلہ بیان کرنے کے بعد بتائیں کہ تشبیہ بلیغ کسے کہا جاتا ہے؟ ۱۳

سوال نمبر 5: **تشابه الاطراف هو جعل آخر جملة صدر تاليتها او آخر بيت صدر ما يليه كقوله تعالى فيها مصباح المصباح فى زجاجة الزجاجة كانها كوكب درى**

(۱) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر مصنف کی مراد واضح کریں؟ ۱۲

(۲) محسنات لفظیہ کی کتنی اور کون کون سی اقسام کتاب میں مذکور ہیں؟ تشابہ الاطراف کے علاوہ کسی دو کی وضاحت کریں؟ ۱۳

سوال نمبر 6: درج ذیل میں سے پانچ اصطلاحات کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟ (۲۵)

ابہام، طباق، مقابلہ، تدبیج، تفریق، تقسیم، تجرید، حسن التعلیل

☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اول) برائے طلباء بابت 2016ء

چھٹا پرچہ: بلاغت

سوال نمبر 1: **فصاحة الكلمة سلامتها من تنافر الحروف و مخالفة القياس و الغرابة**

(۱) مذکورہ عبارت کا ترجمہ کرنے کے بعد فصاحت کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں؟

(۲) خط کشیدہ کی تشریح و توضیح سپرد قلم کریں اور مثالیں ضرور دیں؟

جواب: (۱) ترجمۃ العبارت:

''فصاحت فی الکلمۃ'' کلمے کا تنافر حروف، مخالفتِ قیاس اور غرابت سے سالم رہنے کا نام ہے۔

فصاحت کا لغوی معنی: ابانت اور ظہور ہے۔

اصطلاحی معنی: جو کلمہ کلام اور متکلم کی صفت واقع ہو۔

(۲) تنافر حروف:

کلمہ میں ایسے وصف کا ہونا جو زبان پر ثقل کو واجب کرے جیسے: الظش کھردری جگہ کے لیے۔ اَلْھُعْخُعْ وہ گھاس جسے اونٹ چرتے ہیں۔

مخالفت قیاس: کلمے کا قانون حرفی کے مخالف ہونا جیسے: بُوْقٌ کی جمع بوقات آنا حالانکہ قیاس کے مطابق اس کی جمع ابواق آتی ہے۔ اسی طرح مَوْدَدَۃٌ پڑھنا حالانکہ قیاس ادغام کا تقاضا کرتا ہے کہ مودۃ پڑھا جائے۔

غرابت: کلمہ کا مرادی معنی پر ظاہر الدلالت نہ ہونا جیسے: تَکَأْکَأَ بمعنی اِجْتَمَعَ (جمع

ہونا) اِطْلَخَمَّ بمعنی اِشْتَدَّ (سخت ہونا)

سوال نمبر2: الانشاء اما طلبی او غیر طلبی

(الف) انشاء طلبی و انشاء غیر طلبی کی تعریف کرنے کے بعد انشاء طلبی کی اقسام تحریر کریں؟

(ب) انشاء غیر طلبی کی اقسام دروس البلاغہ میں مذکور ہیں یا نہیں؟ بصورت دیگر ذکر نہ کرنے کی وجہ سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) انشاء طلبی:

وہ انشاء ہے جس میں ایسی چیز کو طلب کیا جائے جو طلب کے وقت حاصل نہ ہو۔

انشاء غیر طلبی: وہ انشاء ہے جس سے کسی چیز کی طلب نہ ہو۔

انشاء طلبی کی اقسام: انشاء طلبی کی پانچ قسمیں ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱-امر ۲-نہی ۳-استفہام ۴-تمنی ۵-ندا۔

(ب) انشاء غیر طلبی کی اقسام مذکور نہ ہونے کی وجہ:

انشاء غیر طلبی کی اقسام دروس البلاغہ میں مذکور نہیں ہیں، کیونکہ غیر طلبی کا تعلق علم معانی کی بحث سے نہیں ہے۔ اس لیے مصنفین نے اس کی طرف توجہ نہیں دی۔

سوال نمبر3: (الف) ایجاز، اطناب اور مساواۃ کی تعریفات و امثلہ سپرد قلم کریں؟

(ب) وصل و فصل کی تعریف کریں، نیز بتائیں کہ کتنے اور کون کون سے مقامات میں فصل واجب ہے؟ مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) ایجاز کی تعریف:

عام لوگوں کے عرف سے اتنی کم عبارت کے ساتھ معنی کو ادا کرنا کہ اس سے غرض بھی حاصل ہو جائے جیسے: "قِفَا نَبْكِ مِنْ ذِكْرَى حَبِيبٍ وَّ مَنْزِلِ" اس مثال میں اصل میں حبیبنا اور منزلہ تھا، ضمیروں کو حذف کر دیا گیا کیونکہ غرض ان کے بغیر بھی حاصل ہو جاتی ہے۔

اطناب کی تعریف: زائد عبارت کے ساتھ معنی کو ادا کرنا لیکن یہ زائد عبارت مفید ہو جیسے: "اِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا" اس مثال میں شَيْبًا وغیرہ الفاظ کو اظہار مقصود کے لیے زائد کیا گیا ہے خواہ ان کے بغیر بھی مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔

مساوات کی تعریف: مرادی معنی کو مساوی عبارت کے ساتھ ادا کرنا یعنی درمیانے طبقے والے لوگوں کے عرف کے مطابق عبارت لانا اور یہ وہ لوگ ہیں جو بلاغت کے اعلیٰ مرتبے پر فائز بھی نہ ہوں اور نہایت گرے ہوئے بھی نہ ہوں کہ بات ہی نہ سمجھیں جیسے: "وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ"۔

(ب) وصل کی تعریف:

جملہ کا جملے پر عطف کرنا وصل کہلاتا ہے۔

فصل: اس عطف کو چھوڑ دینا فصل کہلاتا ہے۔

فصل کے مقامات: پانچ جگہ فصل یعنی عطف کو چھوڑنا واجب ہے:

نمبر ا- جب دونوں جملوں کے درمیان مکمل اتحاد ہو یعنی دوسرا جملہ پہلے سے بدل ہو جیسے: "اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّ بَنِيْنَ" اس مثال میں دوسرا جملہ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّ بَنِيْنَ بدل ہے اور دونوں جملوں کے درمیان اتحاد تام ہے۔ لہٰذا فصل کیا گیا۔

دوسرا مقام: جب دونوں جملے ایک دوسرے کی ضد ہوں تو بھی فصل کیا جائیگا۔ مثلاً ایک جملہ خبریہ ہے تو دوسرا انشائیہ جیسے

"وقال رائدهم ارسوا نزاولها
فحتف كل امرء يجرى بمقدار"

اس میں اَرْسُوْا اور نُزَاوِلُهَا کے درمیان عطف چھوڑ دیا گیا' کیونکہ پہلا جملہ انشائیہ ہے اور دوسرا خبریہ۔

تیسرا مقام: جب دوسرا جملہ ماقبل والے جملے سے پیدا ہونے والے سوال کا جواب واقع ہو تو فصل واجب ہے جیسے

زعم العواذل انني في غمرة

صدقوا ولكن غمرتي لا تنجلي

اس شعر میں پہلے جملے یعنی زَعَمَ الخ اور دوسرے جملے یعنی صَدَقُوْا الخ کے درمیان عطف کو چھوڑ دیا گیا ہے کیونکہ دوسرا جملہ پہلے جملے سے پیدا ہونے والے سوال کا جواب واقع ہو رہا ہے۔ اس مقام پر سوال کیا جاتا ہے کہ ان دو جملوں کے درمیان کمال اتصال کا شبہ ہے۔

چوتھا مقام: جب ایک جملے سے پہلے اپنے دو جملے گزر جائیں کہ اس تیسرے جملے کا ان میں سے کسی ایک پر عطف کرنا صحیح ہو اور دوسرے پر عطف صحیح نہ ہو جیسے:

وتظن سلمی اننی ابغی بها   بدلاً اراها فی الضلال تهیم

اس شعر میں تیسرے جملے یعنی اَرَاهَا کا عطف تَظُنُّ پر تو درست ہے لیکن اَبْغِی پر درست نہیں ہے لہٰذا تَظُنُّ پر بھی عطف چھوڑ دیں گے تاکہ کوئی اَبْغِی پر ہی عطف نہ کر دے۔

پانچواں مقام: جب کسی مانع کی وجہ سے دو جملوں کو کسی ایک حکم میں شریک کرنے کا قصد نہ کیا جائے جیسے: "وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ قَالُوْا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ اَللّٰهُ یَسْتَهْزِئُ بِهِمْ" اس مثال میں اَللّٰهُ یَسْتَهْزِئُ کا عطف اِنَّا مَعَكُمْ پر درست نہیں ہے، کیونکہ عطف کرنے سے لازم آتا ہے کہ یہ بھی منافقین کا قول ہے حالانکہ ایسا نہیں۔ اسی طرح قَالُوْا پر بھی اس کا عطف کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ اس سے لازم آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان "اَللّٰهُ یَسْتَهْزِئُ بِهِمْ" اس وقت کے ساتھ متعلق ہے جب وہ اپنے شیطانوں کے پاس جاتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کا استہزاء کسی وقت سے مقید نہیں ہے۔

سوال نمبر 4: التشبیه الحاق امر بامر فی وصف بأداة لغرض

(الف) مذکورہ عبارت کی تشریح اس انداز سے کریں کہ مشبہ، مشبہ بہ، وجہ تشبیہ اور حرف تشبیہ کی وضاحت ہو جائے؟

(ب) اداۃ تشبیہ بمع امثلہ بیان کرنے کے بعد بتائیں کہ تشبیہ بلیغ سے کہا جاتا ہے؟

جواب: (الف) عبارت کی تشریح:

اس عبارت میں مصنفین تشبیہ کی تعریف بیان فرما رہے ہیں۔ تشبیہ کا مطلب ہے ایک امر کو دوسرے امر کے ساتھ کسی وصف میں کسی حرف کے ذریعے کسی غرض کی وجہ سے ملانا۔ پہلے امر یعنی شی کو مشبہ اور دوسرے کو مشبہ بہ کہتے ہیں اور وصف کو وجہ شبہ جبکہ حرف کو اداۃ التشبیہ یا حرف تشبیہ کہتے ہیں جیسے: العلم کالنور فی الهدایة۔ اس مثال میں علم مشبہ ہے نور مشبہ بہ ہے اور ہدایت وجہ شبہ ہے جبکہ کاف اداۃ تشبیہ ہے۔

(ب) اداۃ تشبیہ:

جو لفظ تشبیہ کے معنی پر دلالت کرے اس کو اداۃ تشبیہ کہتے ہیں جیسے: کاف، کَاَنَّ اور جو ان کے معنی میں ہو۔ کاف کی مثال جیسے: زَیْدٌ کَالْاَسَدِ۔ کَاَنَّ کی مثال جیسے: کَاَنَّكَ اَسَدٌ۔ کبھی ایسا فعل ذکر کیا جاتا ہے جو تشبیہ کی خبر دیتا ہے جیسے: "وَاِذَا رَاَیْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا" اس مثال میں حسبت فعل تشبیہ کا معنی ظاہر کر رہا ہے۔

تشبیہ بلیغ: جب حرف تشبیہ اور وجہ شبہ محذوف ہو تو اس کو تشبیہ بلیغ کہتے ہیں جیسے: وَجَعَلْنَا الَّیْلَ لِبَاسًا۔

سوال نمبر 5: تَشَابُهُ الْاَطْرَافِ هُوَ جَعْلُ اٰخِرِ جُمْلَةٍ صَدْرَ تَالِیَتِهَا اَوْ اٰخِرِ بَیْتٍ صَدْرَ مَا یَلِیْهِ کَقَوْلِهٖ تَعَالٰی: فِیْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ کَاَنَّهَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر مصنف کی مراد واضح کریں؟

جواب: مراد مصنفین:

اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور مراد درج ذیل ہیں:

یہاں سے حضرات مصنفین محسنات لفظیہ یعنی جو باتیں الفاظ میں حسن پیدا کرتی ہیں کو پہلی قسم یعنی تشابہ اور اطراف کی تعریف و وضاحت کر رہے ہیں۔ تشابہ الاطراف یہ ہے

کہ جملے کے آخر کو بعد میں آنے والے جملے کا صدر بنانا یا شعر کے آخری لفظ کو آنے والے شعر کا شروع والا کلمہ بنانا تشابہ الاطراف کہلاتا ہے۔ جیسے: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''فِيهَا مِصْبَاحٌ الخ'' اس مثال میں ''فِيهَا مِصْبَاحٌ'' پہلا جملہ ہے۔ مِصْبَاحٌ آخری کلمہ ہے اور اَلْمِصْبَاحُ فِي الزُّجَاجَةِ دوسرا جملہ ہے جن کا صدر پہلے جملے کا آخری لفظ ہے اسی طرح فی زجاجۃ میں دوسرا کلمہ اَلزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا الخ کے شروع میں لایا گیا۔ شعر کی مثال جیسے

إِذَا نَزَلَ الْحَجَّاجُ ارضًا مَرِيْضَةً — تتبع اقصی دائها فشفاها
شَفَاهَا مِنَ الدَّاءِ الْعُضَالِ الَّذِيْ بِهَا — غُلَامٌ إِذَا هَزَّا الْقَنَاةَ سُقَاهَا

اس میں پہلے شعر کے آخری کلمے شَفَاهَا کو دوسرے شعر کے شروع میں لایا گیا اور یہی تشابہ الاطراف ہے۔

(ب) محسنات لفظیہ کی کتنی اور کون کون سی اقسام کتاب میں مذکور ہیں؟ تشابہ الاطراف کے علاوہ کسی دو کی وضاحت کریں؟

جواب: محسنات لفظیہ کی نو اقسام ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱- تشابهه الاطراف ۔ ۲- جناس ۔ ۳- تصدير ۔ ۴- سجع ۔
۵- مالا يستحيل بالانعكاس ۔ ۶- عكس ۔ ۷- تشريع ۔
۸- موازبه ۔ ۹- ائتلاف اللفظ مع اللفظ

دو قسموں کی وضاحت:

عکس: کلام کے کسی جزء کو مقدم کر کے الٹ کر دینا جیسے: خَرُّ الْكَلَامِ كَلَامُ الْخَرِّ ۔

ائتلاف اللفظ مع اللفظ: یعنی عبارت کے الفاظ مانوسہ اور غیر مانوسہ ہونے میں ایک ہی نوع سے یعنی مانوس اور غیر مانوس ہونے میں ایک دوسرے کے موافق ہوں جیسے: تَاللهِ تَفْتَأُ تَذْكُرُ يُوْسُفَ ۔ اس مثال میں قسم کا حرف تاء ہے، جو حروف قسمیہ میں غیر مانوس ہے اور اس کے بعد تَفْتَأُ لایا گیا جو استمراری فعلوں میں سے سب سے زیادہ غیر مانوس ہے۔

سوال نمبر 6: درج ذیل میں سے پانچ اصطلاحات کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟

ابہام، طباق، مقابلہ، تدبیج، تفریق، تقسیم، تجرید، حسن التعلیل

جواب: ابہام: یعنی کلام میں ایسا لفظ بولنا جو دو متضاد وجہوں کا احتمال رکھتا ہو جیسے

بارك الله للحسن — وللبوران فی الختن
یا امام الهدیٰ طفرت — ولكن بنيت من

ان اشعار میں بنیت من دو متضاد باتوں کا احتمال رکھتا ہے کہ عظمت کی وجہ سے مدح ہو یا حقارت کی وجہ سے مذمت ہو یعنی لڑکی والا عظیم آدمی ہے یا ذلیل آدمی ہے۔

طباق: ایسے دو معنوں کو جمع کرنا جو ایک دوسرے کے مقابلہ میں ہوں جیسے: ''وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدًا'' اس میں ایقاظ اور رقود متضاد الفاظ ہیں۔

تدبیج: یعنی رنگوں کے الفاظ کا باہم مقابل ہونا اور یہ بھی طباق کی ایک قسم ہے جیسے:

تردی ثياب الموت حمرا فما اتی
لها الليل الاوهما من سندس خضر

تفریق: ایک قسم کی دو چیزوں کے درمیان فرق بیان کرنا جیسے:

مانوال الغمام وقت الربيع — كنوال الامير يوم سخاء
فنوال الامير بدرة عين — ونوال الغمام قطرة ماء

اس شعر میں امیر اور بادل کی سخاوت کے درمیان فرق بیان کیا گیا۔

تجرید: ایک صفت والی بات سے ایک دوسری بات جو صفت میں اس کی مثل ہو مبالغہ کے لیے نکالی جائے کہ یہ صفت پہلی بات میں کامل طور پر پائی جائے جیسے: لی من فلان صديق حميم۔ یعنی فلاں آدمی میرا اتنا گہرا دوست ہے کہ اس سے اس کی مثل اور دوست بھی بنائے جاسکتے ہیں۔

حسن التعلیل: کسی وصف کے لیے علت غیر حقیقیہ کا دعویٰ کیا جائے لیکن اس میں کوئی نادر اور عجیب بات ہو جیسے:

وَلَوْ لَمْ تَكُنْ فِيْهِ الْجَوْزَاءُ خِدْمَتَهُ
لَمَا رَأَيْتَ عَلَيْهَا عِقْدُ مُنْتَطِقٍ

مقابلہ: دو یا زیادہ معانی لائے جائیں پھر ان کے مقابل ان کے الفاظ لائے جائیں جیسے: فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَّلْيَبْكُوا كَثِيرًا ۔

اس مثال میں فَلْيَضْحَكُوا کے مقابلہ میں وَلْيَبْكُوا اور قلیل کے مقابلہ میں کثیر ہے۔

☆☆☆☆☆

عنوانات حدیث، تخریج اور موضوعاتی فہرستوں سے آراستہ
امام طبرانی کی منفرد مرویات

امام سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی الشامی
ابوالقاسم الطبرانی (المتوفی ۳۶۰ ھ)

حضرت علامہ ابوالفضل محمد شفیق الرحمان قادری رضوی

شبیر برادرز ®
زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006